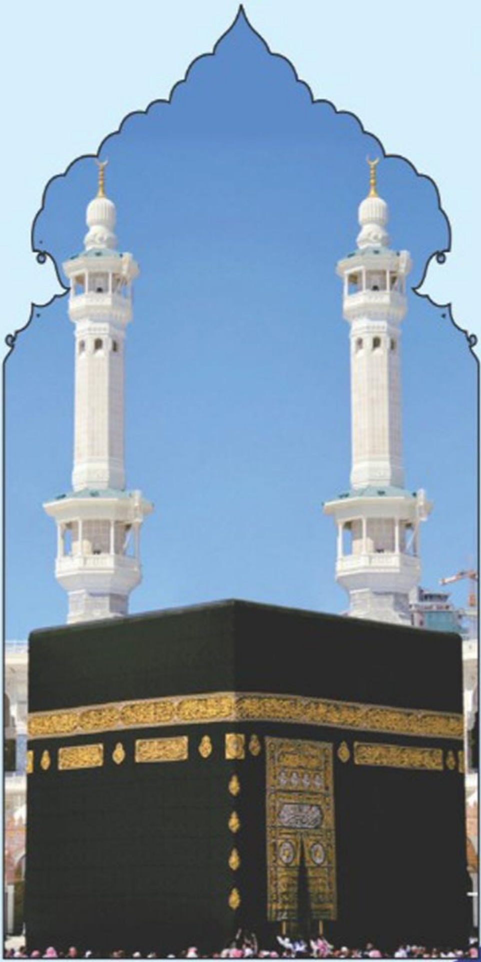

مُسلسل اِشاعت کے 59 سال

عالمی مجلس تحفظِ ختمِ نبوت کا ترجمان

ماہنامہ

لولاک

ملتان

بانی

Email: khatmenubuwwat@ymail.com

نومبر 2022ء | ربیع الثانی ۱۴۴۴ھ

شمارہ: ۱۱ | جلد: ۲۶

خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرۂ مبارک کا تذکرہ

ماہِ ستمبر میں ختمِ نبوت کانفرنسوں کی بہاریں

عظیم الشان تاریخ ساز تحفظِ ختم نبوت کانفرنس سیالکوٹ

عظیم الشان تحفظِ ختم نبوۃ کانفرنس لیاقت باغ راولپنڈی

تاریخ تحفظِ ختم نبوت کا سنہرا باب...

پیر مہر علی شاہ گولڑوی رحمہ اللہ

ملکوال میں ختمِ نبوت کانفرنس اور چار نو مُسلم افراد کی دستار بندی

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

ماہنامہ

لولاک

ملتان

شمارہ: ١١   جلد: ٢٦

بیاد

امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ — مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ
مجاہد ملت مولانا محمد علی جالندھریؒ — مناظر اسلام مولانا لال حسین اخترؒ
حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ — خواجۂ خواجگان حضرت مولانا خان محمد صاحبؒ
حضرت مولانا عبدالرحمن میانویؒ — فاتح قادیان حضرت مولانا محمد حیاتؒ
شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد عبداللہؒ — حضرت مولانا محمد شریف جالندھریؒ
حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ — شیخ الحدیث حضرت مولانا مفتی احمد الرحمنؒ
حضرت مولانا عبدالرحیم اشعرؒ — پیر طریقت حضرت مولانا شاہ نفیس الحسینیؒ
حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانویؒ — حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندرؒ
حضرت مولانا مفتی محمد جمیل خانؒ — حضرت مولانا محمد شریف بہاولپوریؒ
حضرت مولانا سعید احمد صاحب جلالپوری شہیدؒ — صاحبزادہ طارق محمودؒ
مولانا محمد اکرم طوفانیؒ

مجلسِ منتظمہ

مولانا غلام رسول دینپوری	مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی
علامہ احمد میاں حمادی	مولانا فقیر اللہ اختر
مولانا مفتی حفیظ الرحمن	مولانا محمد طیب فاروقی
مولانا قاضی احسان احمد	مولانا محمد اسحاق ساقی
مولانا مفتی محمد راشد مدنی	مولانا محمد وسیم اسلم
مولانا محمد حسین ناصر	چوہدری محمد اقبال
مولانا محمد قاسم رحمانی	مولانا عبدالرزاق
مولانا عبدالرشید غازی	مولانا محمد اویس

بانی: مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا تاج محمود رحمۃ اللہ علیہ

زیر سرپرستی: حضرت مولانا حافظ محمد ناصر الدین خاکوانی صاحب

زیر سرپرستی: حضرت مولانا سید سلیمان یوسف بنوری صاحب

نگرانِ اعلیٰ: حضرت مولانا عزیز الرحمن جالندھری

نگران: حضرت مولانا اللہ وسایا

چیف ایڈیٹر: حضرت مولانا عزیز احمد

حضرت مولانا مفتی محمد شہاب الدین پوپلزئی

ایڈیٹر: صاحبزادہ حافظ مبشر محمود

مرتب: مولانا عزیز الرحمن ثانی

کمپوزنگ: یوسف ہارون

ناشر: عزیز احمد   مطبع: تشکیل نو پرنٹرز ملتان
مقام اشاعت: جامع مسجد ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان

رابطہ: عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ
حضوری باغ روڈ، ملتان فون: 0333-8827001, 061-4783486

بسم اللہ الرحمن الرحیم!

کلمۃ الیوم

ماہ ستمبر میں ختم نبوت کانفرنسوں کی بہاریں	مولانا اللہ وسایا	03

مقالات ومضامین

خاتم الانبیاء ﷺ کے چہرۂ مبارک کا تذکرہ	مولانا عبدالصمد محراب پور	06
اللہ سے بخشش طلب کرنے کے چند دعائیہ کلمات	مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی	09
انتخاب لاجواب	حافظ محمد انس	10
ایک سبق آموز اور عبرتناک واقعہ	جناب اسلم لودھی	13
مناظرۃ الہند الکبریٰ یعنی ہندوستان کا عظیم مناظرہ (قسط:10)	مولانا رحمت اللہ کیرانوی/مولانا غلام رسول	15

شخصیات

تاریخ تحفظ ختم نبوت کا سنہرا باب......پیر مہر علی شاہ گولڑویؒ	مولانا شاہ عالم گورکھپوری	21
شیخ الحدیث حضرت مولانا ظفر احمد قاسم وہاڑی	مولانا اللہ وسایا	24

ردقادیانیت

محاسبہ قادیانیت جلد ۱۹ کا دیباچہ	مولانا اللہ وسایا	29
مولانا ظفر علی خان اور فتنۂ قادیانیت (آخری قسط)	حکیم عنایت اللہ نسیم سوہدروی	33
جنگ یمامہ میں شہید صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی تعداد	مولانا عتیق الرحمٰن	37

متفرقات

ملکوال میں ختم نبوت کانفرنس اور چار نو مسلم افراد کی دستار بندی	جناب مسعود حجازی	38
عظیم الشان، تاریخ ساز تحفظ ختم نبوت کانفرنس سیالکوٹ	علامہ محمد اویس فاروقی	40
عظیم الشان تحفظ ختم نبوت کانفرنس لیاقت باغ راولپنڈی	مولانا محمد طارق	42
تاریخ ساز تحفظ ختم نبوت کانفرنس سرگودھا کی کارروائی	مولانا مفتی محمد جہانگیر حیدر	44
فقیدالمثال ختم نبوت کانفرنس بہاول پور	مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی	47
تبصرۂ کتب	مولانا اللہ وسایا	48
جماعتی سرگرمیاں	ادارہ	50

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کلمۃ الیوم

ماہ ستمبر میں ختم نبوت کانفرنسوں کی بہاریں

الحمدللہ وحدہ والصلوٰۃ والسلام علیٰ من لا نبی بعدہ، امابعد!

اللہ رب العزت کی عنایت کردہ توفیق کے ساتھ اس سال ماہ ستمبر۲۰۲۲ء میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے ملک بھر میں ختم نبوت کانفرنسوں، سیمینارز، کنونشنز، ریلیاں اور آگاہی پروگرام کے لئے بھرپور محنت کی۔ ذیل میں اس کا ہلکا سا نقشہ ملاحظہ فرمائیں:

۱...... یکم ستمبر ختم نبوت کانفرنس باغ جناح کراچی

۲...... ۳؍ستمبر ختم نبوت کانفرنس تہکال پشاور

۳...... // ختم نبوت کانفرنس خٹک چوک پشاور

۴...... ۴؍ستمبر ختم نبوت پروگرام گوجرانوالہ

5...... // ختم نبوت کانفرنس خزانہ شوگرملز پشاور

۶...... // ختم نبوت پروگرام پاکپتن

۷...... // ختم نبوت کانفرنس ساہیوال

8...... ۵؍ستمبر ختم نبوت پروگرام گوجرانوالہ

9...... // مشاورتی اجلاس علماء کرام جامعہ اشرفیہ لاہور

۱۰ // ختم نبوت کانفرنس کمیر

۱۱...... ۶؍ستمبر ختم نبوت کانفرنس کوہاٹ

۱۲...... // ختم نبوت ختم نبوت کانفرنس جامعہ اشرفیہ لاہور

۱۳...... ۷؍ستمبر سالانہ ختم نبوت کانفرنس قصہ خوانی بازار پشاور

۱۴...... // ختم نبوت کنونشن ریلوے جامع مسجد محمود فیصل آباد

ملک بھر میں ختم نبوت ریلیاں

۱۵...... ۷ستمبر ختم نبوت موٹرسائیکل ریلی ملتان، دفتر مرکزیہ سے آغاز، خانیوال روڈ رشید آباد پر اختتام

۱۶...... 〃 ختم نبوت کانفرنس حافظ آباد

۱۷...... ۸ستمبر ختم نبوت کانفرنس جھنگ

۱۸...... 〃 ختم نبوت کانفرنس نوشہرہ

۱۹...... 〃 ختم نبوت کانفرنس چارسدہ

۲۰...... ۹ستمبر ختم نبوت کانفرنس ملکوال

۲۱...... 〃 ختم نبوت کانفرنس نظام پور پشاور

۲۲...... ۱۰ستمبر ختم نبوت کانفرنس بنوں ۲۳...... ختم نبوت کانفرنس لکی مروت

۲۴...... 〃 ختم نبوت کانفرنس انجمن اسلامیہ کمپلیکس سیالکوٹ

۲۵...... ۱۱ستمبر ختم نبوت کانفرنس حویلیاں

۲۶...... 〃 ختم نبوت علماء کنونشن راولپنڈی

۲۷...... 〃 ختم نبوت کانفرنس لاوہ ضلع چکوال

۲۸...... ۱۲ستمبر ختم نبوت کانفرنس دعولہ (تلہ گنگ)

۲۹...... ۱۳ستمبر دعوتی پروگرام واہ کینٹ ۳۰...... دعوتی پروگرام حضرو

۳۱...... ۱۴ستمبر ختم نبوت کانفرنس میلسی

۳۲...... ۱۵ستمبر دعوتی پروگرام...... ۳۳......دعوتی پروگرام اٹک، ۳۴......جنڈ، ۳۵......ٹیکسلا

۳۶...... 〃 ختم نبوت کانفرنس وہاڑی

۳۷...... ۱۶ستمبر ختم نبوت کانفرنس یزمان ۳۸...... ختم نبوت کانفرنس احمد پور شرقیہ

۳۹...... ۱۷ستمبر ختم نبوت کانفرنس اوچ شریف ۴۰...... ختم نبوت کانفرنس حاصل پور

۴۱...... 〃 ختم نبوت کانفرنس چک ۶۷ فیروزہ ۴۱...... ختم نبوت کانفرنس مبارک پور

۴۳...... ۲۴ستمبر ختم نبوت کانفرنس لیاقت باغ راولپنڈی

۴۴...... ۲۵ستمبر ختم نبوت کانفرنس لالہ موسیٰ

۴۵...... ۲۹ستمبر ختم نبوت کانفرنس سرگودھا

۴۶...... ۳۰ستمبر ختم نبوت کانفرنس مانگا منڈی ۴۷...... ختم نبوت کانفرنس بدین

۴۸...... 〃 ختم نبوت کانفرنس چک ۸۷ سرگودھا

۴۹...... 〃 ختم نبوت کانفرنس حیدرآباد ۵۰...... ختم نبوت کانفرنس سناواں

ان پچاس کانفرنسوں و پروگرامات میں حضرت امیر مرکزیہ، مولانا حافظ ناصرالدین خاکوانی، صاحبزادہ عزیز احمد، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مولانا عزیزالرحمٰن ثانی، مولانا محمد راشد مدنی، مولانا قاضی احسان احمد اور فقیر راقم نے شرکت کی۔ غرض یہ کہ کہیں کوئی بزرگ، کہیں کوئی۔ یوں ایک ماہ میں اہم پروگرام جن میں مرکزی اکابر نے نمائندگی فرمائی اس کی فہرست پیش کی ہے۔ جہاں مقامی جماعتوں اور مبلغین حضرات نے اپنے اپنے طور پر پروگرام کیے انہیں بھی شامل کیا جائے تو صرف ایک ماہ میں سینکڑوں عوامی پروگرام منعقد ہوئے۔

بڑی کانفرنس کراچی، ساہیوال، لاہور، سیالکوٹ، پشاور، چارسدہ، بنوں، کوہاٹ، نوشہرہ، راولپنڈی، سرگودھا، جھنگ، لاوہ، حافظ آباد، حاصل پور، اوچ شریف، احمد پور شرقیہ، لالہ موسیٰ، منڈی، بدین، حیدرآباد تو بہت ہی دلفریب نظاروں کی حامل تھیں۔

اللہ رب العزت کے فضل وکرم سے ایک ہلکی سی اجمالی قلم برداشتہ تبلیغی رپورٹ عرض کی ہے۔ یوں حق تعالیٰ کے کرم سے یہ سلسلہ جاری ہے۔ بہاول پور، بھلوال، فیصل آباد، چناب نگر کی کانفرنسیں ابھی سر پر ہیں۔ دعا فرمائیں حق تعالیٰ ہم سب کو بیش از بیش خدمت تحفظ ختم نبوت کی توفیق سے سرفراز فرمائیں۔ آمین!

ذیل میں نشرواشاعت کے ایک مخصوص شعبہ کی بھی رپورٹ ملاحظہ ہو:

شعبہ نشرواشاعت

محاسبہ قادیانیت کی جلد ۲۵ تک کا کام پایہ تکمیل کو پہنچ چکا ہے، **فالحمدللہ اولاً و آخراً!**

☆...... احتساب قادیانیت کی ساٹھ (۶۰) جلدوں میں کل شائع شدہ کتب ورسائل:	۷۷۶
☆...... محاسبہ قادیانیت کی پچیس (۲۵) جلدوں میں کل شائع شدہ کتب ورسائل:	۳۸۱
<u>کل تعداد کتب ورسائل</u>	<u>۱۱۵۷</u>
☆...... احتساب قادیانیت ساٹھ (۶۰) جلدوں میں تکرار کے حذف کے بعد تعداد مصنفین:	۳۴۶
☆...... محاسبہ قادیانیت پچیس (۲۵) جلدوں میں تکرار کے حذف کے بعد تعداد مصنفین:	۱۸۴
<u>کل تعداد مصنفین</u>	<u>۵۳۰</u>

گویا اب تک احتساب قادیانیت کی ۶۰ ساٹھ اور محاسبہ قادیانیت ۲۵ پچیس، کل ۸۵ جلدوں میں ۵۳۰ مصنفین کے کل قدیم ونایاب ۱۱۵۷ کتب ورسائل شائع کرنے کی سعادت حاصل کر چکے ہیں۔ الحمدللہ!

خاتم الانبیاء ﷺ کے چہرۂ مبارک کا تذکرہ

مولانا عبدالصمد محراب پور

۱...... ’’والضحیٰ والّیل اذا سجیٰ‘‘ ترجمہ: قسم ہے دن کی روشنی کی اور رات کی جب چھا جائے۔

فائدہ: بعض نے کہا ہے والضحیٰ سے مراد حضور ﷺ کا چہرہ مبارک ہے اور والّیل سے مراد آپ ﷺ کی زلفیں ہیں یہ تفسیر کرنا بعید از عقل نہیں۔　(الکبیر ج۱۱ ص۱۹۱، روح المعانی ج۱۵ ص۱۷۱، مواہب الرحمٰن ج۱۰ ص۵۴۲)

۲...... آپ ﷺ کے جمال مبارک کی کماحقہ تعبیر کرنا ممکن نہیں۔ نور مجسم کی تصویر کشی الفاظ کے احاطے باہر ہے۔ چنانچہ امام قرطبیؒ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ کا پورا جمال ظاہر نہیں کیا گیا ورنہ انسان حضور ﷺ کو دیکھنے کی طاقت ہی نہ رکھتا۔ حسن وجمال کی الفاظ میں تعبیر کرنا ناممکن ہے مجسم نور کی کھینچے کوئی تصویر ناممکن۔

۳...... رخ مصطفیٰ ہے وہ آئینہ کہ اب ایسا دوسرا آئینہ　　نہ ہماری چشم خیال میں نہ دکان آئینہ ساز میں

۴...... حضور ﷺ کا جمال وکمال عام طور سے مستور تھا جیسا کہ شاہ ولی اللہؒ نے لکھا ہے۔ (خصائل نبوی ص۱۸)

۵...... آپ ﷺ کا چہرہ انور تمام ظاہری وباطنی محاسن سے مزین تھا۔　(سیرت المصطفیٰ ج۳ ص۳۷۴)

۶...... نبی حسین ہوتا ہے۔ اللہ پاک نے حضور ﷺ کو کتنی خوبصورتی دی اس کو یوں سمجھیں سیدنا آدم علیہ السلام سے لے کر سیدنا عیسیٰ علیہ السلام تک ایک لاکھ چوبیس ہزار کم وبیش انبیاء علیہم السلام آئے۔ (مشکوٰۃ باب الانبیاء) ہر نبی کے چہرے کو حسن کا پھول سمجھیں۔ ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء علیہم السلام کے حسن کے ایک لاکھ چوبیس ہزار پھول اکھٹے کریں۔ اکٹھا کر کے ان کا ایک گلدستہ بنائیں۔ اس گلدستہ کا نام محمد ﷺ تھا۔　(خطبات شاہین ختم نبوت ص۴۲)

۷...... حضرت انور شاہ کشمیریؒ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ کے چہرہ انور پر رب کریم کے انعامات اور رحمتوں کی اتنی بارش ہوتی تھی کہ کوئی آدمی نظر ٹکا کر ثبوت کے چہرے کو دیکھ نہیں سکتا تھا۔ (خطبات شاہین ص۴۲)

۸...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے زائد کسی کو حسین اور خوب صورت نہیں دیکھا گویا کہ آفتاب آپ کے چہرہ مبارک میں گھومتا ہے اور تبسم فرماتے تو دندان مبارک کی چمک دیواروں پر پڑتی تھی۔ (نسیم الریاض ج۱ ص۳۳۸، سیرۃ المصطفیٰ ج۳ ص۴۸۹، فتح الباری، ج۶ ص۵۷۳، ترمذی ج۲ ص۲۰۶)

۹...... ابواسحاق کہتے ہیں کہ ایک شخص نے حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ کیا حضور ﷺ کا چہرہ مبارک تلوار کی طرح صاف شفاف تھا؟ انہوں نے کہا کہ نہیں بلکہ بدر کی طرح روشن گولائی لئے ہوا تھا۔

(بخاری ج۱ ص۵۰۲، شمائل ترمذی ص۲، ترمذی ج۲ ص۲۰۵)

فائدہ: تلوار کی تشبیہ میں یہ نقصان تھا کہ اس سے زیادہ طویل ہونے کا شبہ پیدا ہوتا تھا نیز اس کی

چمک میں سفیدی غالب ہوتی ہے نورانیت نہیں اس لئے حضرت براء نے تلوار سے انکار کر کے چاند سے تشبیہ دی۔ یہ تشبیہات سب تقریبی ہیں۔ ورنہ ایک چاند کیا ہزار چاند میں بھی حضور ﷺ جیسا نور نہیں ہوسکتا ایک عربی شاعر کہتا ہے۔ اگر تجھے ممدوح کو عیب لگانا ہے تو اسے چودھویں رات کے چاند سے تشبیہ دے دے۔ اس کے عیب لگانے کے لئے یہ ہی کافی ہے۔ (خصائل نبوی ص۱۳)

۱۰...... حضرت جابر بن سمرہ فرماتے ہیں کہ میں نے ایک بار حضور ﷺ کو چاندنی کی رات دیکھا کہ آپ ﷺ نے سرخ جوڑا پہنا ہوا تھا۔ میں ایک نظر آپ ﷺ کی طرف کرتا اور ایک نظر چاند کی طرف کرتا۔ بالآخر میں یہ فیصلہ کر پایا کہ آپؐ چاند سے زیادہ خوبصورت، حسین وجمیل اور منور ہیں۔

(المعجم الکبیر ج۱ص ۸۲۸ رقم الحدیث ۱۸۱۲)

دیر وحرم میں روشنی شمس وقمر سی ہے تو کیا مجھ کو تو تم پسند ہو اپنی نظر کو کیا کروں

۱۱...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ اس قدر صاف شفاف حسین وخوبصورت تھے گویا چاندی سے آپ کا بدن ڈھالا گیا ہے۔ (شمائل ترمذی ص۲)

۱۲...... حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ حسن وجمال میں سب سے زیادہ خوب صورت تھے، سب سے اچھے اخلاق والے تھے۔ (بخاری ج۱ص ۵۵۲، مسلم ج۲ص ۲۵۸)

۱۳...... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ان کے پاس تشریف لائے اس حال میں کہ بہت خوش تھے اتنے کہ ان کے چہرے کی لکیریں خوشی سے چمک رہی تھیں۔ (بخاری ج۱ص ۵۰۲)

۱۴...... حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب خوش ہوتے تھے تو آپ ﷺ کا چہرہ انور چمک اٹھتا تھا۔ ایسا معلوم ہوتا تھا جیسے چاند کا ٹکڑا ہے اور ہم آپ کی خوشی اسی سے پہچان لیتے تھے۔ (المعجم الکبیر ج۱ص ۲۹۱، بخاری ج۱ص ۵۰۲، نسیم الریاض ج۱ص ۳۳۹)

۱۵...... حضرت ابوعبیدہ کہتے ہیں میں نے معوذ بن عفراء کی صاحبزادی حضرت ربیع بنت معوذ سے کہا۔ آپ ہمارے سامنے حضور ﷺ کا حلیہ بیان کریں تو انہوں نے فرمایا کہ میرے بیٹے اگر تم حضور ﷺ کو دیکھ لیتے تو یہی سمجھتے کہ چمکتا ہوا سورج دیکھ لیا ہے۔ (فتح الباری ج۶ص ۵۷۳، مشکوٰۃ، الطبرانی والدارمی)

۱۶...... حضرت علی رضی اللہ عنہ امام الانبیاء ﷺ کی صفت حسن بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔ آپ ﷺ کو اچانک دیکھتا تو مرعوب ہوجاتا ہوں (یعنی آپ کا وقار اس قدر زیادہ تھا کہ اوّل بار دیکھنے والا رعب کی وجہ سے خوف زدہ ہوجاتا تھا۔ البتہ جو شخص پہچان کر میل جول کرتا تھا وہ آپ کے اخلاق کریمہ اور اوصاف جمیلہ کا عاشق ہوکر آپ کو محبوب بنا لیتا تھا۔ آپ کا حلیہ بیان کرنے والا صرف یہ کہتا کہ میں نے حضور ﷺ جیسا باجمال وباکمال نہ حضور ﷺ سے پہلے دیکھا نہ بعد میں دیکھا۔ (شمائل ترمذی ص۱)

۱۷...... حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

واحسن منک لم تر قطّ عینی واجمل منک لم تلد النساء

میری آنکھ نے آپ سے زائد حسین نہیں دیکھا اور آپ سے زائد جمیل وخوبصورت عورتوں نے نہیں جنا۔

خلقت مبرّءً من کل عیب کانّک قد خلقت کما تشآء

آپ ہر عیب سے پاک پیدا کئے گئے ہیں گویا کہ آپ حسب منشاء پیدا کئے گئے۔

شمائل میں مذکور ہے کہ حضرت حلیمہ نے کہا جس روز ہم نے آپ ﷺ کو لیا کبھی بھی ہم کو چراغ کی ضرورت نہیں رہی۔ آپ کے چہرے کی روشنی چراغ سے زیادہ نورانی تھی۔ اگر ہم کو کسی جگہ چراغ کی ضرورت پڑتی تو ہم آپ کو وہاں لے جاتے تھے آپ کی برکت سے تمام مقامات روشن ہو جاتے۔ (مظہری ج۸ ص ۳۶۷)

۱۸...... حضرت ام معبد رضی اللہ عنہا نے حضور ﷺ کا حلیہ بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ تمام لوگوں سے زیادہ خوبصورت دور سے چمکتے ہوئے دیکھائی دیتے تھے۔ لہجہ میٹھا تھا قریب سے انتہائی حسین معلوم ہوتے تھے اور بول میٹھے تھے۔ (نسیم الریاض ج ۱ ص ۳۴۰، المعجم الکبیر ج۲ ص ۱۵۷)

۱۹...... حضرت جریر سے روایت ہے کہ انہوں نے ابو طفیل صحابی رضی اللہ عنہ کو کہا کیا آپ نے حضور ﷺ کو دیکھا تھا فرمایا جی ہاں کہ آپ سفید خوبصورت چہرے والے تھے ابو طفیل کا انتقال ۱۰۰ ھ میں ہوا اور صحابہ میں سب سے آخر میں وفات پانے والے یہ ہی تھے۔ (مسلم شریف ج۲ ص ۲۵۸)

۲۰...... حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے جس وقت حضور ﷺ کا آخری دیدار نصیب ہوا وہ وقت تھا جب کہ حضور ﷺ نے مرض الوفات میں پیر کے دن صبح کی نماز کے وقت دولت کدہ کا پردہ اٹھایا کہ صحابہ کرامؓ کی نماز کا آخری معائنہ فرمالیں۔ اس وقت آپ ﷺ کا چہرہ صفائی اور انوار اور چمک میں گویا مصحف کا ایک پاک صاف ورق تھا۔ (شمائل ترمذی ص ۲۶ باب وفات رسول ﷺ)

۲۱...... ابی ہالہ فرماتے ہیں کہ آپ کا چہرہ مبارک ماہ بدر کی طرح چمکتا تھا۔ (نسیم الریاض ج ۱ ص ۳۴۱)

۲۲...... جب آپ ﷺ گفتگو کرتے تو دونوں دانوں سے نور نکلتا تھا۔ (رواہ ابن عباسؓ المعجم الکبیر ج۸ ص ۲۸۰)

۲۳...... ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں اپنے چچا کے ساتھ مکہ شریف آیا، بیت اللہ میں عباس رضی اللہ عنہ سے ملاقات ہوئی اور سب سے جو چیز میں نے حضور ﷺ سے پہلے دیکھی وہ یہ تھی آپ سے خوشبو مہک رہی تھی۔ آپ کے اوپر دو سفید چادریں تھی گویا وہ چودھویں کا چاند ہے۔ (المعجم الکبیر ج۷ ص ۲۴۲)

۲۴...... ابو اسحاق سبعی ہمدان کی ایک عورت سے نقل کرتے ہیں کہ اس عورت نے کہا میں نے حضور ﷺ کے ساتھ حج کئے۔ ابو اسحاق نے کہا کہ حضور ﷺ کا حلیہ بیان کرو، عورت نے کہا کہ چودھویں رات کے چاند کی طرح تھے اتنے حسین کہ اس جیسا نہ پہلے کسی نے دیکھا ہوگا نہ بعد میں دیکھے گا۔ (فتح الباری ج ۶ ص ۵۷۳)

اللہ سے بخشش طلب کرنے کے چند دعائیہ کلمات

مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب کوئی بندہ گناہ کا مرتکب ہو جائے تو اٹھ کر اچھی طرح وضو کر کے دو رکعتیں پڑھے۔ پھر اللہ تعالیٰ سے بخشش طلب کرے۔ اللہ تعالیٰ بخش دیتے ہیں۔ پھر آپ نے سورۃ آل عمران کی آیت تلاوت فرمائی:

’’والذین اذا فعلو فاحشۃً او ظلموا انفسھم فاستغفروا لذنوبھم ومن یغفر الذنوب الا اللہ‘‘ (آل عمران:۱۳۴)

ترجمہ: یعنی جو لوگ صریح گناہ کر بیٹھتے ہیں یا اپنی جانوں پر کسی قسم کی زیادتی کرتے ہیں پھر اللہ پاک سے اپنے گناہوں کی معافی مانگتے ہیں۔ اللہ کے سوا کون گناہ بخشتا ہے۔

۲...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے اپنے اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی نقل کرتے ہوئے فرمایا: ’’جب کوئی گناہ کرتا ہے پھر کہتا ہے: اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتے ہیں میرے بندہ سے گناہ ہوا ہے وہ جانتا ہے کہ اس کا پروردگار ہے جو گناہوں کو معاف کرتا ہے اور گناہوں پر سزا دیتا ہے۔ پھر دوبارہ گناہ کا مرتکب ہو جاتا ہے اور اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ کہتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں میرے بندہ سے گناہ ہوا ہے۔ وہ جانتا ہے کہ اس کا پروردگار ہے جو گناہ کو معاف کرتا ہے اور سزا بھی دیتا ہے۔

پھر گناہ کا مرتکب ہو جاتا ہے اور اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ کہتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں میرے بندہ سے گناہ ہوا ہے۔ وہ جانتا ہے کہ اس کا پروردگار ہے جو گناہوں کو معاف کرتا ہے اور سزا بھی دیتا ہے۔ جو چاہو کرو میں نے تمہیں بخش دیا ہے۔

۳...... کئی ایک صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے نبی کریم ﷺ کا ارشاد گرامی نقل کیا فرمایا مجلس کا کفارہ یہ کلمات ہیں:

’’سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ وَبِحَمْدِکَ اَشْھَدُ اَنْ لَااِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ اَسْتَغْفِرُکَ وَاَتُوْبُ اِلَیْکَ‘‘

۴...... حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، حضور ﷺ نے فرمایا کہ میں دن میں ستر بار سے زیادہ توبہ کرتا ہوں۔

۵...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں ہر روز اللہ تعالیٰ سے سو بار توبہ اور استغفار کرتا ہوں (کلمات توبہ واستغفار:

’’استغفر اللہ الذی لاالٰہ الّاھو الحیّ القیوم واتوب الیہ‘‘ (عمل الیوم واللیلۃ)

انتخاب لاجواب

حافظ محمد انس

اڑن کھٹولا: اب سے چند سال (اوراب نصف صدی) قبل مشرقی پاکستان کے مشاعروں میں ان (ارم لکھنوئی) کا ساتھ رہا، یہ سات دن کا طوفانی دورہ بھی یاد رہے گا، صبح کو چل کر دوپہر کے قریب ہوائی جہاز سے ڈھاکہ پہنچے وہاں شب میں مشاعرہ پڑھا۔ دوسرے دن چٹا گانگ میں جا دھمکے، وہاں کے مشاعرے سے فارغ ہوکر ڈھاکہ آئے اور تیسرے دن ہوائی جہاز سے ایشرڈی کے لئے روانہ ہوئے۔ پچیس منٹ کا سفر، اس کے بعد چند میل کار میں، پھر ریل میں جو بیٹھے ہیں تو شب میں آٹھ بجے کے بعد کہیں جا کر سید پور پہنچے۔ سید پور کا مشاعرہ پڑھ کر رات ہی میں ٹرین کے ذریعہ کھلنا کے لئے چل پڑے اور چودہ پندرہ گھنٹہ کے مسلسل سفر کے بعد کھلنا پہنچے۔ وہاں کے مشاعرے میں شرکت کرکے دوسرے روز صبح کو کار میں جیسور کے ہوائی اڈہ پر آئے وہاں سے ہوائی جہاز پکڑا اور تیسرے پہر کو ڈھاکہ پہنچنا ہوا، اسی شب میں شاعروں اور مشاعروں کے معاملہ میں مشرقی پاکستان کے قطب جناب حبیب انصاری کے دولت کدے پر دعوت اور شعروسخن کی محفل میں بہت رات گئے تک جاگتے رہے۔ دوسرے روز ڈھاکہ سے کراچی کو واپسی ہوئی۔ وہ جو بچپن میں اڑن کھٹولوں کے قصے اور زمین کی طنابیں کھنچ جانے اور اولیاء اللہ کے طے ارض کی کراماتیں پڑھا کرتے تھے۔ اس سفر میں ایسا ہی معاملہ پیش آیا۔ (یادرفتگاں ج۱ص۷۳)

خدا کی مرضی: امجد مرحوم صوفی منش شاعر تھے، شاعروں کی عام زندگی کے برخلاف پاکیزہ زندگی رکھتے تھے، مذہبیت ان کی گھٹی میں پڑی تھی، غزلیں اور نظمیں بھی کہیں، ان کی نعتیہ غزل، جس کا مطلع ہے:

کس چیز کی کمی ہے مولا تری گلی میں　　دنیا تری گلی میں، عقبیٰ تری گلی میں

خاصی مشہور ہے، مگر طبیعت کو سب سے زیادہ مناسبت اس ''رباعی'' سے تھی، فرماتے ہیں:

تقدیر سے کیا گلہ خدا کی مرضی　　جو کچھ بھی ہوا، ہوا خدا کی مرضی
امجد ہر بات میں کہاں تک کیوں کیوں　　ہر ''کیوں'' کی ہے انتہا خدا کی مرضی

(ایضاً ص۱۰۲)

تنابز القاب: جناب ماہر القادری مدیر ''فاران'' نام بگاڑنے کی مثالیں دیتے ہوئے لکھتے ہیں:

''میرا نام منظور حسین ہے، گاؤں کے لوگ مجھے منجورا کہہ کر پکارتے تھے۔ گاؤں میں معشوق علی کو

مسّو، عترت حسین کو اترو ا، عصمت اللہ کو اسمو، فیض بخش کو فجو، محمد بخش کو ممدو، عبید اللہ خاں کو باد اللہ خاں، مجتبیٰ خاں کو مجے خاں، رام سہائے کو رمیسا، رام چند کو رمچندا، فتح اللہ کو فتّو، باقر خاں کو بتو، رضیہ کو رجو اور سکینہ کو سکوّ کہتے تھے۔'' (یادرفتگاں ج ا ص ۴۴،۴۵)

بشیر درانی کا ایک شعر: ان کی غزلوں میں سادگی کے ساتھ شوخی پائی جاتی ہے۔ایک شعر ہے:

مجھے بزم سے اٹھا دو یہ نہیں مگر گوارا
کبھی اس طرف اشارہ کبھی اس طرف اشارہ

شوخی وظرافت: علامہ حیرت بدایونی کی طبیعت میں شوخی اور ظرافت بھی تھی فرماتے ہیں:

قورمہ کھلایئے یا دال گزر جاتی ہے
رہیے میکہ میں یا سسرال گزر جاتی ہے
کمپنی کھولئے یا ٹال گزر جاتی ہے
ابن ادم کی بہرحال گزر جاتی ہے

(یادرفتگاں ج ا ص ۲۰۷)

ناموں کا انگریزی مخفف

ذوالفقار علی بخاری کا انگریزی میں مخفف:		زیڈ.اے بخاری
ڈاکٹر محمد دین تاثیر	//	ایم.ڈی تاثیر
احمد دین اظہر	//	اے.ڈی اظہر
رزاق بخش قادری	//	آر. بی قادری
ابوطالب نقوی	//	اے.ٹی نقوی
وہاب الدین عباسی	//	ڈبلیو عباسی
محمد بشیر احمد	//	ایم. بی احمد
مرزا مظفر احمد (قادیانی)	//	ایم.ایم احمد
کوئین نصرت جہاں بیگم	//	سی.این.جی بیگم

(یادرفتگاں ج ا ص ۲۵۲،۲۵۳)

(نوٹ: مرزا قادیانی کی بیوی کا نام بھی نصرت جہاں تھا اور وہ قادیان کی ملکہ یعنی کوئین تھی، کوئین نصرت جہاں۔ اس کا انگریزی مخفف بھی سی، این، جی ہوگا۔)

ایک کوئی اور: ایک بار شکیل (بدایونی) نے مجھ (ماہر القادری) سے سنجیدگی کے ساتھ دریافت کیا۔ یہ بتایئے اردو میں کون شاعر زندہ جاوید ہیں۔ میں اس پر سوچنے لگا۔ شکیل اور دوسرے احباب میرے چہرے کو غور سے دیکھ رہے تھے اور میرے منہ سے جواب سننے کے منتظر تھے۔ دوستوں کی اس محفل پر سنجیدگی

طاری تھی۔ میں نے کہا: ’’غالب، اقبال اور ایک کوئی اور‘‘

میرے جواب پر تمام احباب نے قہقہ لگایا اور شکیل تو ہنسی کے مارے دوہرے ہوئے جاتے تھے بار بار کہتے ’’ایک کوئی اور‘‘ کا جواب نہیں۔ (یادرفتگاں ج۱ص ۳۲۴،۳۲۵)

ذیابیطس: ذیابیطس کے مریض کو اللہ تعالیٰ چوٹ اور زخم سے محفوظ رکھے۔ یہ مرض زخم کے اندمال کا دشمن ہے۔ (ایضاً ص ۳۲۶)

دیوار قہقہہ: ’’شوکت تھانوی جب تک خاموش رہتے بڑے ہی سنجیدہ اور متین نظر آتے۔ مگر جب بولتے تو پتہ چلتا کہ وہ تو بلبل ہزار داستان ہیں۔ علمی مجلس (ٹیبل ٹاک) کے تو وہ بادشاہ تھے۔ دوسروں کی کیسی کیسی نقلیں اتارتے، کیسے کیسے مزیدار لطیفے سناتے۔ اپنی نقلوں اور لطیفوں وچٹکلوں سے پوری محفل کو ’’دیوار قہقہہ‘‘ بنادیتے۔ (ایضاً ص ۳۴۵)

وسیع القلب: شوکت تھانوی کی مرض ڈاکٹروں نے بتائی کہ ان کا دل بڑھ گیا ہے۔ بستر مرگ پر بھی ان کی طبیعت نے شوخی دکھلائی، کہنے لگے: ’’ڈاکٹر کہتے ہیں کہ تم وسیع القلب ہوگئے ہو۔‘‘ (ایضاً ص ۳۴۶)

مولانا ظفر علی خان: ’’ان کا سب سے بڑا دینی کارنامہ ’’قادیانیت‘‘ کے خلاف ان کا قلمی جہاد ہے۔ قادیان کے اس جھوٹے نبی اور اس کے بیٹے مرزا بشیرالدین محمود کو انہوں نے اپنی نظموں میں ننگا کر کے چوراہے پر کھڑا کردیا ہے۔ قادیانیت کے خلاف ان کی ایک ایک نظم ان کے لئے سند شفاعت اور مغفرت کا پروانہ ہے۔‘‘ (ایضاً ۴۰۶)

مقصد ولادت مصطفی ﷺ وتحفظ ختم نبوت کانفرنس

۷؍اکتوبر ۲۰۲۲ء کو جامع مسجد زینب تاندلہ روڈ محلہ اشرف آباد سمندری میں عظیم الشان کانفرنس منعقد ہوئی۔ جس کی نگرانی مولانا مفتی خلیل احمد نے کی، جبکہ صدارت قاری محمد جعفر فاروقی نے کی۔ نعتیہ کلام مولانا محمد عثمان اجمل اور قاری محمود اشرف نے پیش کیا۔ کانفرنس سے پیر جی مولانا عتیق الرحمٰن خلیفہ مجاز مولانا سید نفیس الحسینی شاہؒ، مولانا محمد وسیم اسلم جنونی مبلغ مجلس تحفظ ختم نبوت ملتان کے خصوصی بیانات ہوئے۔ نقابت کے فرائض مولانا معاویہ اکرم نے انجام دیئے۔ الزینب فاؤنڈیشن کے نوجوان کارکنان نے انتظامات میں بھرپور تعاون کیا۔

نیز ۷؍اکتوبر کا خطبہ جمعتہ المبارک مولانا مفتی عبدالجبار اور قاری محمد عمران کی زیرنگرانی جامع مسجد محمدی کھدروالا سمندری میں مولانا محمد وسیم اسلم ملتان نے ارشاد فرمایا۔

ایک سبق آموز اور عبرت ناک واقعہ

جناب اسلم لودھی

انسان کو جیسے ہی اپنی زندگی میں عروج حاصل ہوتا ہے تو بیشتر لوگ اپنی اوقات ہی بھول جاتے ہیں، انہیں نہ مرنا یاد رہتا ہے اور نہ قیامت کے دن اپنے خالق کے سامنے پیش ہونے والے وہ لمحات یاد رہتے ہیں جہاں انسانوں کے اعمال کو ترازو میں تولا جائے گا۔ وہاں نہ کوئی سفارش کام آئے گی اور نہ ہی کوئی عزیز رشتہ دار مدد کو پہنچے گا۔ وہاں صرف اور صرف اپنے اعمال کام آئیں گے جو دنیا میں رہتے ہوئے اس نے کئے ہوں گے۔ یہ عہدے اور کرسیاں دنیا میں ہی رہ جاتی ہیں، قبر میں اترتے ہی انسان اپنا نام اور کام کھو بیٹھتا ہے سب اسے میت کے نام سے پکارتے ہیں۔

ایسا ہی ایک عبرت ناک واقعہ میری نظر سے گزرا۔ میں نے سوچا جس واقعے نے مجھے اپنا گریبان دیکھنے پر مجبور کیا ہے کیوں نہ زمین پر رہنے والے ناخداؤں کو یہ واقعہ یاد دلاؤں کہ انسان کا ہر عمل اس کی آخرت سنوارنے اور برباد کرنے کا موجب بنتا ہے۔ یہ واقعہ میں اپنے قارئین سے شیئر کرنے کی جسارت کر رہا ہوں:

''ملک غلام محمد (سابق گورنر جنرل) کی قبر آج بھی گورا قبرستان میں موجود ہے۔ جو کراچی میں عیسائیوں کا مشہور قبرستان ہے۔ ہوا کچھ یوں کہ یہ سابق گورنر جنرل ۱۲ر ستمبر ۱۹۶۶ء کو لقوا، بلڈ پریشر اور فالج کے ہاتھوں ۶۱ سال کی عمر میں لاہور میں فوت ہوا تھا، اس کی وصیت تھی کہ مرنے کے بعد اسے سعودی عرب میں دفن کیا جائے۔ لہٰذا لاہور سے کراچی لا کر اس کی لاش کو اماناً گورا قبرستان میں دفن کر دیا گیا۔ پھر کچھ عرصہ بعد وصیت کے مطابق اس کی نعش کو سعودی عرب منتقل کرنے کے لئے ایک فوجی افسر، ایک ڈاکٹر، کچھ پولیس اہلکار، دو گورکن اور اس کے قریبی رشتے داروں کے سامنے جب قبر کو کھولا گیا تو وہ لوگ یہ منظر دیکھ کر خوفزدہ ہو گئے کہ سابق گورنر جنرل پاکستان کے تابوت کے گرد ایک سانپ چکر لگا رہا ہے، گورکن نے اس سانپ کو لاٹھی سے مارنے کی جتنی بار بھی کوشش کی، ہر بار سانپ اس کے وار سے بچ جاتا تھا۔ پولیس انسپکٹر نے اپنے پستول سے چھ کی چھ گولیاں سانپ پر داغ دیں۔ مگر سانپ کو ایک بھی گولی نہ لگ سکی۔ پھر وہاں موجود ڈاکٹر کی ہدایت کے مطابق سانپ کو مارنے کے لئے قبر میں زہریلا سپرے کیا گیا، دو گھنٹے کے بعد جب دوبارہ قبر کھولی گئی تو

سانپ اسی طرح قبر میں زندہ موجود تھا اور سابق گورنر جنرل کے تابوت کے گرد چکر لگا رہا تھا۔

پھر باہمی صلاح مشورے سے اس عبرتناک قبر کو بند کر دیا گیا اور اگلے روز ایک مشہور مقامی اخبار میں ایک چھوٹی سی خبر شائع ہوئی کہ سابق گورنر جنرل کو سعودی عرب منتقل نہ کیا جاسکا اور اب وہ یہیں کراچی کے گورا قبرستان مین ہی دفن رہیں گے۔

قارئین کرام! اس گورنر جنرل کو مسلمانوں کے قبرستان میں جگہ کیوں نہ مل سکی؟ یہ بھی ایک عبرتناک حقیقت ہے، اس شخص نے اپنے عہدے پر رہتے ہوئے قادیانیوں کو خوش کرنے کے لئے ۱۹۵۳ء کی تحریک ختم نبوت کے دوران تقریباً کئی ہزار مجاہدین کو لاہور میں شہید کروایا تھا، اس نے قادیانیوں کو نوازنے کے لئے تمام قانونی اور اخلاقی حدیں پار کر ڈالیں۔ جس کے نتیجے میں اس کی قبر عبرت کا نشان بن چکی ہے۔''

الحمدللہ! ہم مسلمان ہیں اور صحیح العقیدہ بھی ہیں، ہمارا ایمان ہے کہ حضرت محمد ﷺ اللہ تعالیٰ کے آخری نبی ہیں ان کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔ اگر اس کے باوجود کوئی سرپھرا انسان نبوت کا دعویٰ کرتا ہے تو وہ میری نظر میں واجب القتل ہے۔ ہم نہ پہلے مرزائیت کو مانتے تھے اور نہ اب مانتے ہیں۔ ہم پیروکار ہیں مجید نظامی مرحوم کے۔ جنہوں نے دوٹوک الفاظ میں قادیانیت کو نہ صرف رد کیا بلکہ اپنے اداریے (نوائے وقت اداریہ ۲۹ر جون ۱۹۷۴ء) میں واضح طور پر لکھا کہ مرزائی نوائے وقت سے برابری کے سلوک کی امید نہ رکھیں۔ نوائے وقت ان مرزائیوں کا ترجمان نہیں بلکہ سواد اعظم کا اخبار ہے۔ اس اخبار کا عقیدہ بھی وہی ہے جو سواد اعظم کا عقیدہ ہے۔ اس عقیدے کی حفاظت ہم سب کی ذمہ داری ہے۔

اللہ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ میں اسی عظیم اور نظریاتی اخبار کا کالم نگار ہوں جس نے نہ صرف قادیانیت کے فتنے کی ہر لمحے نفی اور مذمت کی بلکہ تحریک پاکستان میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا اور ان تمام اکابرین میں نوائے وقت بھی اپنے قائدین سمیت شامل ہے جنہوں نے قیام پاکستان کی عظیم جدوجہد میں بھرپور کردار ادا کیا۔ قصہ مختصر یہ کہ آج بھی کچھ لوگ اپنی آخرت کو بھول کر قادیانیت کے فروغ میں پیش پیش دکھائی دیتے ہیں، انہیں گورنر جنرل غلام محمد کے اعمال، کردار اور قبر کی اندرونی حالت سے عبرت حاصل کرنی چاہئے ورنہ ان کا انجام بھی غلام محمد جیسا ہی ہوگا۔

بدقسمتی سے ابتداء ہی میں حضرت قائداعظم محمد علی جناح اور نوابزادہ لیاقت علی خان کی شہادت کے بعد حکومتی ایوانوں پر ایسے ایمان فروش لوگوں کا قبضہ رہا جنہوں نے اپنے اقتدار کو قائم رکھنے کے لئے قادیانیت کے فتنے کی پرورش اور افزائش کرتے رہے۔ (نوائے وقت لاہور ۲۶ر ستمبر ۲۰۲۲ء ص ۹)

مناظرۃ الہند الکبریٰ یعنی ہندوستان کا عظیم مناظرہ

قسط نمبر 10 ...... متکلم اسلام مولانا رحمت اللہ کیرانویؒ ...... ترجمہ: مولانا غلام رسول دین پوری

مباحثہ کا آغاز

’’شیخ رحمت اللہ‘‘: کھڑے ہوئے اور اپنے دعویٰ کے اثبات میں ’’پادری فنڈر‘‘ کی مشہور کتاب ’’میزان الحق‘‘ کے حوالے سے گفتگو شروع فرمائی (جسے عام عیسائی ’’الہامی کتاب‘‘ سمجھتے ہیں۔ ’’شیخ‘‘ نے چاہا کہ ذرا اس کے الہامی ہونے کی حقیقت کھل جائے، اور ’’نسخ‘‘ کے موضوع سے انحراف بھی نہ ہونے پائے اس لئے) آپ نے ’’میزان الحق‘‘ کے پہلے باب کی دوسری فصل کی یہ دو عبارتیں پیش کیں!

(۱): پہلی عبارت (مطبوعہ نسخہ ۱۸۵۰ء ص ۱۱۴ کی) یہ ہے: ’’اس باب (یعنی نسخ) میں قرآن اور اس کے مفسر دعویٰ کرتے ہیں کہ جس طرح زبور کے آنے سے تورات منسوخ ہوئی، اور انجیل کے آنے سے تورات اور زبور دونوں منسوخ ہوگئیں، اسی طرح انجیل بھی قرآن کے ظاہر ہونے سے منسوخ ہوگئی‘‘۔

(۲): دوسری عبارت (مطبوعہ نسخہ ۱۸۵۰ء ص ۲۰ کی) یہ ہے: ’’پھر اس حالت میں محمدیوں کا دعویٰ بے اصل و بے جا ہے، جو کہتے ہیں: کہ زبور تورات کو، اور انجیل ان دونوں کو منسوخ کرتی ہے‘‘۔

’’شیخ رحمت اللہ‘‘ نے ’’میزان الحق‘‘ کی یہ دونوں عبارتیں پیش کر کے فرمایا کہ: آپ جو اس دعویٰ کو قرآن اور قرآن کے مفسرین کی طرف منسوب کرتے ہیں، حالانکہ نہ تو قرآن پاک میں کسی جگہ ایسا ذکر آیا ہے اور نہ قرآن پاک کی کسی تفسیر میں یہ بات مذکور ہے بلکہ اس کے برخلاف ’’شاہ عبدالعزیز محدث دہلویؒ‘‘ کی تفسیر ’’فتح العزیز‘‘ میں ’’سورۂ بقرہ‘‘ کی آیت ’’**ولقد اٰتینا موسی الکتاب و قفّینا من بعدہ بالرسل**‘‘ کی تفسیر کے تحت لکھا ہوا ہے:

’’اور لائے ہم پیچھے موسیٰ کے بہت سے رسولوں کو کہ حضرت یوشع اور حضرت الیاس اور حضرت الیسع اور حضرت شموئیل اور حضرت داؤد اور حضرت سلیمان اور حضرت اشعیا اور حضرت یرمیا اور حضرت یونس اور حضرت عزیر اور حضرت حزقیل اور حضرت زکریا اور حضرت یحییٰ (علیہم السلام) اور سوا ان کے چار ہزار آدمی تھے، یہ سب موسیٰ علیہ السلام کی شریعت پر گزرے ہیں (یعنی عمل کرتے تھے) اور ان کے بھیجنے سے اسی شریعت کے احکام کا جاری کرنا مقصود تھا جو بنی اسرائیل کی سستی اور کاہلی سے مندرس اور متروک اور ان کے علماءِ بد کی تحریفات سے متغیر ہو چکے تھے‘‘۔

اور دوسری کتاب ’’تفسیر حسینی‘‘ میں ’’سورۂ نساء‘‘ کی آیت ’’و اٰتینا داوٗد زبورا‘‘ کی تفسیر میں یوں لکھا ہے: ’’اور ہم نے داؤد کو کتاب دی جس کا نام ’’زبور‘‘ تھا، وہ کتاب جنابِ الٰہی کے حمد وثنا پر مشتمل اور اوامر ونواہی سے خالی تھی، بلکہ داؤد کی شریعت وہی تورات کی شریعت تھی‘‘۔

’’شیخ کیرانویؒ‘‘ نے ان دونوں تفسیروں کے حوالے سے یہ ثابت کیا کہ ہمارے قرآن پاک کے مفسرین نے کہیں بھی یہ دعویٰ نہیں کیا کہ فلاں کتاب فلاں کی ناسخ ہے، آپ نے مزید فرمایا کہ: اسی طرح ہماری دوسری اسلامی کتب میں موجود ہے، مثلاً:

ا......مولوی عبدالحکیم سیالکوٹیؒ نے ’’شرح مواقف‘‘ کے حاشیہ میں لفظ ’’رسول‘‘ کی شرح میں لکھا ہے: ’’**الکتاب لایجب ان یکون ناسخا لان داوٗد کان صاحب کتاب کلہ ادعیة علیٰ ما قالوا.** ‘‘یعنی کتاب اللہ ضروری نہیں کہ وہ ناسخ ہو، اس لئے کہ حضرت داود علیہ السلام علماء کی تصریح کے مطابق ایسی کتاب والے تھے، جو پوری کی پوری کتاب دعاؤں پر مشتمل تھی‘‘۔

۲......اور ابن حجر مکیؒ ’’قصیدہ ہمزیہ‘‘ کی شرح میں لکھتے ہیں: ’’**قال الامام فی تفسیرہ ان الرسل لا یبقی بعد موسیٰ کلھم علی شریعة** ‘‘۔یعنی امام نے اپنی تفسیر میں کہا ہے کہ: موسیٰ علیہ السلام کے بعد سارے رسول انہیں کی شریعت پر باقی رہے۔

’’شیخ رحمت اللہؒ‘‘ نے یہ حوالے پیش کئے اور فرمایا کہ:

دیکھئے! یہ حوالے آپ کے دعوے کی تردید کرتے ہیں۔

’’پادری فنڈر‘‘: نے (بجائے جواب دینے کے شیخ کیرانویؒ سے سوال کرتے ہوئے) کہا کہ: آپ لوگ انجیل کے منسوخ ہونے کے قائل ہیں یا نہیں؟ پہلے اس کا جواب دیں!

’’شیخ رحمت اللہ‘‘: نے جواب میں فرمایا کہ: بلاشبہ ہم انجیل کے منسوخ ہونے کے اس معنی کے اعتبار سے قائل ہیں جو ہماری اصطلاح (اسلام کی اصطلاح) کے مطابق ہے جس کی تشریح آگے چل کر میں کروں گا۔ مگر آپ کا یہ دعویٰ (جو قرآن اور مفسرین قرآن کی طرف منسوب ہے) دونوں جگہ غلط ہے تمہارا کام حوالے کا صحیح نقل کرنا ہے نا کہ غلط دعویٰ کرنا۔ اور وہ بھی ایک جگہ نہیں دو جگہ۔ یہ تو بہت بڑا الزام اور فریب ہے۔

’’پادری فنڈر‘‘ نے (پہلے ہی حوالہ میں حواس باختہ ہوکر) کہا: کہ ہم نے بعض ان مسلمانوں سے جن کے ساتھ بحث کا اتفاق ہوا ہے سنا، کہ وہ انجیل کو منسوخ کرتے ہیں۔

’’شیخ رحمت اللہ‘‘: نے (پادری صاحب کے اس سطحی جواب پر) فرمایا: یہ کتنی ناانصافی کی بات ہے؟ بلکہ آپ کے انصاف سے بہت ہی بعید ہے کہ کسی ایک مسلمان سے یہ بات سن لیں اور اسے قرآن اور

تفسیروں کی طرف منسوب کر دیں! بہر حال! آپ نے یہ دعویٰ غلط کیا ہے ''کہ زبور تورات کے لئے ناسخ اور انجیل سے منسوخ ہے''۔

''پادری فنڈر'': نے کہا: ہاں! یہ تو غلط ہے! (اس بات کے تسلیم کرنے کے بعد پادری صاحب ایسے گرے کہ پھر نہ سنبھل سکے)۔ اب حاضرین (مسلم ومسیحی سب حضرات) نے مان لیا کہ ''پادری فنڈر'' کی کتاب ''میزان الحق'' الہامی نہیں بلکہ اس میں ہر قسم کا رطب ویابس بھرا ہوا ہے۔ یہ ''شیخ رحمت اللہ'' کی پہلی کامیابی ہے۔

''شیخ رحمت اللہ'': نے (پادری صاحب سے نسخ کا معنی ومفہوم دریافت کرتے ہوئے) فرمایا: آپ نے ''نسخ'' کا معنی ومفہوم جو اہلِ اسلام کی اصطلاح میں مقرر ہے اس کو اور اس کے محل کو (یعنی اس بات کو کہ کہاں کہاں نسخ واقع ہوتا ہے؟) کسی اسلامی کتاب میں دیکھا ہے یا نہیں؟ اور اس سلسلہ میں اہلِ اسلام کی اصطلاح کیا ہے؟ کیا آپ کو معلوم ہے؟

''پادری فنڈر'': نے کہا: آپ بیان کیجئے!

''شیخ رحمت اللہ'': نے (نسخ کی تفصیلات بیان کرتے ہوئے) فرمایا: ہمارے نزدیک ''نسخ'' صرف احکام یعنی اوامر ونواہی میں ہوا کرتا ہے (مطلب یہ کہ خدا تعالیٰ نے پہلے ایک حکم عطا فرمایا اس پر عمل ہو ہی رہا تھا کہ پھر خدا تعالیٰ نے اس کی جگہ دوسرا حکم دے دیا اور فرمایا اب پہلے حکم پر عمل نہیں ہوگا دوسرے حکم پر عمل ہوگا) جیسا کہ تفسیر ''معالم التنزیل'' میں لکھا ہوا ہے: ''والنسخ انما یعترض علی الاوامر و النواھی دون الاخبار'' (یعنی نسخ صرف اوامر ونواہی میں ہوتا ہے، اخبار میں نہیں) اور ہم لوگ خبروں اور قصوں میں ہرگز ''نسخ'' کے قائل نہیں ہیں اور نہ ہی عقلی وقطعی امور (جیسے خدا تعالیٰ موجود ہے وغیرہ) میں نسخ جائز مانتے ہیں اور نہ ہی امورِ حسیہ (جیسے دن روشن ہے، رات تاریک ہے وغیرہ) میں نسخ کے قائل ہیں۔

اور ''اوامر ونواہی'' میں بھی (نسخ کے اعتبار سے) تفصیل ہے۔ کیونکہ سب سے پہلے تو یہ جاننا ضروری ہے کہ وہ ''امر اور نہی'' ایسے حکمِ عملی (واجب العمل) سے متعلق ہو جو وجود اور عدم کا احتمال رکھتا ہو، وہ حکم جو واجب العمل ہو جیسے خدا تعالیٰ پر ایمان لانا (یا اس کے پیغمبروں پر ایمان لانا وغیرہ)۔ یا وہ حکم جو ممتنع العمل ہو جیسے اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرانا وغیرہ۔ اس میں ہم ہرگز نسخ کے قائل نہیں۔

پھر وہ حکمِ عملی جو وجود وعدم کا احتمال رکھتا ہو اس کی بھی دو قسمیں ہیں: (۱): پہلی قسم امرِ مؤبد ہے (یعنی دائمی اور ہمیشہ باقی رہنے والا حکم): جیسے خدا تعالیٰ کا فرمان مبارک قرآن پاک میں ہے: ''ولا تقبلوا لھم شھادۃ ابدا'' (یعنی نہ مانو ان کی گواہی کبھی بھی)۔ تو اس قسم میں بھی ہم نسخ کے قائل نہیں۔

(۲): دوسرا قسم غیر مؤبد (یعنی غیر دائمی جس کی کوئی مدت بیان نہ کی گئی ہو)

پھر اس کی بھی دو قسمیں ہیں:

(۱): پہلا قسم امر موقت: جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ''فاعفوا و اصفحوا حتی یأتی اللّٰه بامرہ'' (سوتم درگزر کرو، اور خیال میں نہ لاؤ! جب تک نہ بھیجے اللہ اپنا حکم) اس قسم میں بھی وقتِ معین ومقرر سے پہلے ہم نسخ روا نہیں رکھتے۔

(۲): دوسرا قسم ہے غیر موقت: اس کا دوسرا نام حکم مطلق بھی ہے: تو اس قسم میں بلا شبہ ہم نسخ کے قائل ہیں مگر اس طور پر کہ اللہ تعالیٰ کے علم میں یہ بات طے شدہ تھی کہ فلاں وقت تک یہ حکم نافذ العمل رہے گا۔ اور جب اس حکم کے ختم ہونے کا وقت آئے گا تو خدا تعالیٰ کی طرف سے اس کی جگہ دوسرا حکم آجائے گا۔ لیکن اس پہلے حکم میں وقت کا بیان نہیں ہوا تھا۔ تو جب وہ وقت آ پہنچا اور خدا تعالیٰ کا دوسرا حکم آ گیا جو بظاہر پہلے حکم کے مخالف معلوم ہوتا ہے تو اب اس دوسرے حکم کے آجانے سے پہلے حکم کا وقت بیان ہو گیا، یعنی پہلے حکم کی انتہاء معلوم ہوگئی۔ تو یہ دوسرا حکم پہلے حکم میں کوئی تغیر نہیں کرتا بلکہ پہلے حکم کا وقت اور اس کے عمل کی انتہاء بتاتا ہے کہ پہلا حکم ختم ہو گیا، یہ مطلب ہے اہلِ اسلام کی اصطلاح میں نسخ کا۔ تو اس دوسرے حکم میں گو بہ ظاہر ہم کم علم انسانوں کے نزدیک تبدیلی معلوم ہوتی ہے مگر حقیقت میں اور خدا تعالیٰ کی نسبت پہلے حکم کی مدت کا بیان ہے نہ کہ تبدیلی۔

اس کی مثال بلا تشبیہ یوں سمجھیں! (کیونکہ اللہ تعالیٰ کی ذات ان مثالوں سے کہیں وراء الوراء ہے)

(۱): ایک مثال تو یہ ہے کہ کوئی امیر اور حاکم کسی شخص کو حکم دے کہ تو یہ کام کرتا رہ! اور بظاہر اس کے لئے کوئی مدت مقرر نہ کرے، پھر اس امیر یا حاکم نے دل میں یہ بات ٹھہرالی کہ میں سال بھر تک اس سے یہ کام لوں گا، تو سال بھر اس سے خدمت لی پھر اسے خدمت سے معزول کر دیا۔ اب بظاہر اس معزول شخص کے نزدیک یہ تبدیلی ہے مگر حقیقت میں اس امیر یا حاکم کی نسبت یہ تبدیلی نہیں۔

(۲): یا دوسری مثال اس طرح ہے کہ ''موسمِ گرما'' میں وقت کے حکام کی طرف سے کچہری کے ملازمین کو صبح کے وقت کچہری میں حاضر ہونے کا حکم صادر ہوتا ہے، اور حکام کے ذہن میں یہ بات ٹھہری رہتی ہے کہ گرمی کے موسم میں یہ دستور رہے گا (گو ظاہر میں اس کی تصریح نہ کریں) مگر جب گرمی کا موسم گزر گیا تو اب ''نظام الاوقات'' بدل دیا اور کوئی دوسرا حکم صادر کر دیا۔ تو اب بظاہر ملازمین کے نزدیک یہ تبدیلی ہے لیکن درحقیقت حکام کے ہاں دوسرا حکم پہلے حکم کے لئے تبدیلی نہیں بلکہ پہلے حکم کی مدت کو بیان کرنے کے لئے ہے کہ حکام کی پہلے سے منشاء (جو ان کے دل میں ٹھہری ہوئی تھی) یہی تھی۔ بعینہ اہلِ اسلام کے نزدیک

’’نسخ‘‘ کا یہی مطلب ہے کہ پہلے حکم شرعی کا وقت یہاں تک تھا وہ ختم ہوگیا اب اس کی جگہ دوسرا حکمِ شرعی آ گیا۔لہٰذا دوسرا حکم پہلے حکم کی مدت کو بتانے اور بیان کرنے کے لئے کافی ہے۔

مثالیں تو اور بھی دی جاسکتیں ہیں دانشمند اور اہلِ فہم طبقے کے لئے اس قدر کافی ہیں۔

الحاصل: مذکورہ تقریر کے مطابق اہلِ اسلام کے ’’اصطلاحی نسخ‘‘ سے ایسے حکم عملی ’’مطلق عن الوقت‘‘ کی مدت کی انتہاء کا بیان مراد ہے جو وجود و عدم وجود کا احتمال رکھتا ہو اور ہمارے وہم وخیال میں اس کا دوام سمجھا جاتا ہو،فافہم!

’’پادری فنڈر‘‘: نے (اس موقعے پر سوال کرتے ہوئے) کہا: کہ ان معنوں کے اعتبار سے ’’انجیل‘‘ کا کون کون سا حکم (اس اصطلاح کے مطابق) منسوخ ہے؟۔

’’شیخ رحمت اللہؒ‘‘: نے برجستہ فرمایا: جیسے طلاق کا ناجائز ہونا،اور اس طرح کے دیگر احکام۔

’’پادری فنڈر‘‘: نے کہا: کیا آپ کے نزدیک ان معنوں (یعنی اہلِ اسلام کی اصطلاح) میں مکمل طور پر ساری انجیل منسوخ نہیں ہے؟

’’شیخ رحمت اللہؒ‘‘: نے فرمایا: نہیں! کیونکہ ’’انجیل مرقس‘‘ کے باب ۱۲ کی آیت ۳۰،۳۱ میں یہ حکم بھی ہے: ’’اور تو خداوند کو جو تیرا خدا ہے،اپنے سارے دل اور اپنی ساری جان سے،اور اپنی ساری عقل سے،اور اپنے سارے زور سے پیار کر! اول حکم یہی ہے۔اور دوسرا جو اس کے مانند ہے یہ ہے کہ تو اپنے پڑوسی کو اپنے برابر پیار کر،ان سے بڑا اور کوئی حکم نہیں ہے‘‘۔

ہم انجیل کے ان دونوں حکموں کو منسوخ نہیں بتلاتے۔

’’پادری فنڈر‘‘: نے (اس موقعہ پر) کہا: کہ انجیل تو ہرگز قطعی طور پر منسوخ نہیں ہوسکتی کیونکہ ’’انجیل لوقا‘‘ کے اکیسویں باب کی آیت ۲۳ میں ’’مسیح‘‘ کا یہ قول لکھا ہوا موجود ہے:

’’آسمان اور زمین ٹل جائیں گے پر میری باتیں نہیں ٹلیں گی‘‘۔

’’ڈاکٹر محمد وزیر خان‘‘: نے اس کے جواب میں کہا: کہ (عیسیٰ علیہ السلام کا یہ قول) حکمِ عام نہیں ہے بلکہ یہ صرف ’’پیشین گوئی‘‘ کی حد تک ہے جو حضرت مسیح علیہ السلام نے اس آیت سے قبل ذکر فرمائی ہے اور اس کا معنی ومطلب یہ ہے کہ ’’اگر بالفرض آسمان اور زمین ضائع ہوجائیں پر میری باتیں اس ’’پیشین گوئی‘‘ کی بابت زائل نہ ہوں گی‘‘۔

ظاہر ہے اس کلام کا تعلق انجیل کی منسوخی یا عدم منسوخی سے قطعاً نہیں ہے۔

’’پادری فنڈر‘‘: نے پھر کہا: کہ (مسیح علیہ السلام کا یہ قول خاص) نہیں! عام ہے۔

’’ڈاکٹر صاحب‘‘: نے اس پر’’ڈوالی‘‘اور’’رچرڈمینٹ‘‘ کی تفسیر کی وہ عبارت جو’’انجیلِ متی‘‘ کے چوبیسویں باب کی آیت ۳۵ کی شرح کے ذیل میں لکھی ہے، دکھائی! کیونکہ یہ عبارت’’لوقا کی انجیل‘‘ کے اکیسویں باب کی آیت ۳۳ کے مطابق ہے (اور مفسرین وشارحین کی عادت ہے کہ جولفظ یا فقرہ مکرر آتا ہے پہلی جگہ اس کی تفسیر اور شرح کر دیتے ہیں) اور اس عبارت کا ترجمہ یوں ہے کہ:

’’بشپ (پادری) پیرس کہتا ہے کہ اس کی مراد یہ ہے کہ میری پیشین گوئیاں یقیناً پوری ہوں گی‘‘۔

اسی طرح’’ڈین اسٹائن ہوب‘‘اس آیت کی تفسیر میں یہ کہتا ہے کہ:

’’اگرچہ آسمان اور زمین اور سب چیزوں کی بہ نسبت تبدیل کے قابل نہیں ہیں تو بھی ایسی استوار نہیں ہیں، جیسے میری پیشین گوئیاں ان چیزوں کی بابت استوار ہیں، وہ سب مٹ جائیں گی پر میری باتیں ان پیشین گوئیوں کی بابت ہرگز نہ بدلیں گی، اور جو بات کہ اب میں نے بیان کی ہے اس کا ایک شوشہ مطلب سے متجاوز نہ ہوگا‘‘۔

فائدہ:’’حاشیہ میں’’ڈاکٹر محمد وزیر خان‘‘ کی یہ بات مندرج ہے جس کا نقل کرنا فائدہ سے خالی نہیں وہ یہ کہ’’ڈاکٹر صاحب‘‘ فرماتے ہیں کہ: مباحثہ کے دونوں جلسوں کے مکمل ہونے کے بعد کششیش، ولیم، گلین جو ملاقات کے لئے تشریف لائے تو’’ڈاکٹر صاحب‘‘ نے انہیں یہ دونوں قول دکھلائے اور دریافت کیا کہ: ایمان اور انصاف سے فرمایئے! کہ ان دونوں قولوں سے میرا دعویٰ ثابت ہوتا ہے یا پادری صاحب کا مدّ عا؟ وہ حضرات دیکھ کر بولے: کہ حقیقت یہ ہے کہ پادری صاحب زبردستی کرتے تھے۔ پھر جب’’لیڈلی صاحب‘‘ (مترجم سرکاری) سے ملاقات ہوئی، ان کو بھی یہ دونوں قول دکھلائے، انہوں نے غور سے دیکھا، اور ایک اور تفسیر اپنے کتب خانہ سے نکال کرلائے، اس میں دیکھا اور کہا کہ: بلاشبہ’’پادری فنڈر‘‘سخن پروری کرتا تھا‘‘۔

بہر حال! دیکھئے!’’پادری فنڈر‘‘ کے پاس اس مسئلہ میں اگر کوئی دلیل تھی تو فقط یہی تھی، الحمد للہ! وہ بھی بالکل بے جان نکلی۔

’’پادری فنڈر‘‘: نے کہا: ان مفسرین کی عبارت اور ان کا یہ کہنا ہمارے دعویٰ کے خلاف نہیں ہے، کیونکہ یہ مفسر حضرات یہ نہیں کہتے کہ یہ پیشین گوئیاں تو زائل نہ ہوں گی اور باقی سب کچھ زائل ہو جائے گا۔

’’ڈاکٹر محمد وزیر خان‘‘: نے کہا: کہ یہاں اس بات کا لکھنا درس سے کیا تعلق رکھتا تھا؟ جو مفسر اس کی تصریح کرتا۔

’’پادری فنڈر‘‘: نے (اسے تسلیم نہ کیا اور سینہ زوری سے) کہا: نہیں! یہ عام ہے، خاص نہیں۔

جاری ہے!!!!!

تاریخ تحفظ ختم نبوت کا سنہرا باب ...... پیر مہر علی شاہ گولڑویؒ

مولانا شاہ عالم گورکھپوری

پیران پیر حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کے خاندان کے چشم و چراغ حضرت مولانا پیر مہر علی شاہ صاحب گولڑویؒ کو خالق کائنات اللہ رب العزت نے تحفظ ناموس رسالت ﷺ اور تحفظ ختم نبوت کے قابل رشک خدمت کے لئے منتخب فرمایا تھا۔ علم و عمل کے پیکر حضرت پیر مہر علی شاہ صاحبؒ کی پیدائش ۱۸۳۹ء میں بتائی جاتی ہے اور آپ کی وفات ۱۹۳۷ء میں ہوئی۔ اور اپنے وطن گولڑہ میں مدفون ہیں۔ آپ نے مقامی تعلیم سے فراغت کے بعد جب ارض مقدس میں قیام کا ارادہ کیا تو وہاں سرخیل علمائے دیوبند حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکیؒ سے بھی تصوف و سلوک میں کسب فیض کیا ہے۔ اس طرح آپ حضرت مولانا محمد قاسم نانوتویؒ اور حضرت مولانا رشید احمد گنگوہیؒ کے پیر بھائی ہوتے تھے۔

حضرت پیر صاحبؒ کو نہ ہم نے دیکھا ہے اور نہ آپ نے دیکھا، میرے سامعین میں سے شاید کسی نے ان کو نہیں دیکھا ہوگا لیکن پیر صاحب ان خوش نصیبوں میں سے ہیں جن کو آج بھی ان کی تحریرات کی روشنی میں دیکھا جاسکتا ہے۔ ان کی تقاریر اور بیانات کی روشنی میں دیکھا جاسکتا ہے۔ ان کو ان کے علم اور رسوخ فی العلم کی روشنی دیکھا جاسکتا ہے۔ ان کے عمل بالکتاب والسنۃ کے باب میں ان کو دیکھا جاسکتا ہے۔ ان کو قرآن وسنت سے مستنبط تصوف اور سلوک کے میدان میں دیکھا جاسکتا ہے۔

حضرت پیر صاحب کے قلم سے لکھے ہوئے جملوں اور الفاظ کی روشنی میں ان کو ایسے ہی دیکھا اور سمجھا جاسکتا ہے جیسے کہ لوگ ان کو ان کی حیات عارضی اور زندگی میں دیکھا کرتے اور سمجھا کرتے تھے۔ پیر صاحب کے منہ سے جو کلمات نکل کر دنیاوی کاغذ پر ثبت ہوگئے، ان پاکیزہ کلمات کی روشنی میں آج بھی ان کو ویسے ہی دیکھا اور سمجھا جاسکتا ہے جیسے کہ لوگ ان کو دنیاوی زندگی میں دیکھا اور سمجھا کرتے تھے۔

آپ ان کی تصنیفات کو پڑھئے تو معلوم ہوتا ہے کہ وہ مادرزاد ولی تھے، دنیا سے جیسی بے رغبتی ان کو اوائل عمر تھی ویسی ہی بے رغبتی عمر کے اخیر حصہ میں بھی دیکھنے میں آتی ہے۔ ان کی سوانح عمری لکھنے والوں نے لکھا ہے اور بہت کچھ لکھا ہے کہ ان کو شہر اور شہرت سے طبعی دوری تھی، سات سال کی عمر میں گھر سے نکل کر ویرانے میں وقت گذارنے کو پسند کرتے تھے، آج آپ کو ان کی تحریروں کی روشنی میں ان کو دیکھیں، ان کے الفاظ اور جملوں کی تابانی اور صدق بیانی میں دکھیں تو معلوم ہوگا کہ کہ واقعی پیر صاحب کو جیسا کہ ان کے لکھنے

والوں نے لکھا ہے وہ ویسے ہی تھے۔ بدبخت مرزا قادیانی کا حال یہ ہے کہ آج بھی اس کی تحریرات زمین کا بوجھ اور اس کے پیروکاروں کے لئے سوہان روح بنی ہوئی ہیں مرزا قادیانی کو اس کی تحریروں کی روشنی میں دنیا کی کوئی طاقت اور حکومت نہ آج تک عزت دے سکی ہے اور مستقبل میں کبھی عزت دے سکے گی، مرزا قادیانی کی تحریریں ہمیشہ مرزائیوں کے گلے کی ہڈی بنی رہے گی۔ آپ اس کی تحریروں کو اٹھا کر دیکھئے کہ جب بھی پیر صاحب کا نام لکھتا ہے تو اس کی زبان کی طرح اس کا قلم بھی ٹیڑھا ہو جاتا ہے۔ منہ سے گالیوں کی جھاگ نکلتی ہے۔ منہ بھر بھر کے پیر صاحب کو گالیاں بکتا ہے۔ لیکن سنت نبوی ﷺ کے سچے پیروکار، عاشق زار، حضرت پیر صاحبؒ کا حال یہ ہے کہ دو جملہ فرما کر مرزا کی ساری غلاظت اس کے منہ پر دے مارتے ہیں اور فرماتے ہیں ''بتر زانم کہ خواہی گفت آنی۔ کبھی خواجہ حافظ کے الفاظ میں اس کو سبق سکھاتے ہیں، بدم گفتی وخور سندم عفاک اللہ نکو گفتی۔ اے مرزا قادیانی آپ مجھے برا کہنا چاہتے ہو، جی بھر کے کہلو، کہ میں تو اس سے زیادہ برا ہوں۔ لیکن سنو! براہ کرم کتاب اللہ میں سنت رسول اللہ ﷺ میں اور اجماع امت میں دخل نہ دو۔ پیر صاحب یہ بھی فرماتے ہیں کہ گالیوں کو ہماری ذات تک محدود رکھیں لیکن ہمارے منہ سے جو کلمات نکلتے ہیں ان کو گالیاں نہ دیں کیونکہ آپ کے مخالفین یعنی ہمارے منہ سے وآیات قرآنیہ واحادیث نبویہ بھی نکلتی رہتی ہیں۔ بدبخت مرزا قادیانی کے کلمات سنئے وہ پیر صاحب کے بارے میں لکھتا ہے'' ھو خبیثٌ و خبیثٌ ما یخرج من شَفَتیه '' کہ وہ پلید ہے اور جو کچھ اس کے منہ سے نکلتا ہے وہ پلید ہے۔ حضرت پیر صاحب فرماتے ہیں کہ واہ صاحب کہیں آپ اپنے ان کلمات کی وجہ سے ماخوذ نہ ہو جائیں۔

اللہ اکبر! اپنے ایسے بدترین دشمن کے مقابلے میں اسے کہتے ہیں سنت نبوی ﷺ پر عمل کرنا۔

پیر صاحبؒ نے مرزا قادیانی کے لاف وگزاف اور ڈینگیں مارنے والی کتاب کے ایک ایک سطر کو لے کر ایسا معقول اور علمی جواب دیا ہے کہ دنیا آج بھی کسی کورٹ وکچہری میں مقدمہ داخل کر کے حق وباطل کا فیصلہ کر سکتی ہے۔ شمس الہدایۃ، سیف چشتیائی، ضمیمہ سیف چشتیائی، ہدایت الرسول، وغیرہ آپ کی تمام کتابیں آپ پڑھ جائیں ان میں مرزا قادیانی پر ایسی علمی گرفت ملے گی کہ مرزا قادیانی جلتے توے پر مچھلی کی مانند تڑپ کر رہ جاتا تھا لیکن کسی ایک گرفت کا جواب اس سے نہیں بن پڑتا تھا، بلکہ کمال کی بات ہے اور پیر صاحب کی زندہ کرامت ہے کہ آج بھی اس کے متبعین سے جواب نہیں بن سکتا۔ حضرت پیر صاحب کی تصانیف میں ایک لفظ بھی ایسا نہیں ملے گا کہ آپ اسے مرزا قادیانی کی شان میں گستاخی یا گالی کہہ سکیں۔ نہایت نرم، عطر وعنبر سے دھلی ہوئی زبان، شستہ وسلیس انداز بیان، خالص علمی اور عام فہم تعبیرات، کا مرقعہ ہیں۔ گو کہ پیر صاحب کا مشغلہ تصنیف وتالیف کا نہیں تھا جس کا وہ بار بار، دوران تصنیف اظہار بھی فرماتے ہیں کیوں کہ اس میں یک

گونہ شہرت وناموری کا شائبہ پایا جاتا ہے اس لئے پیر صاحب تصنیفات وتحریرات سے گریزاں رہنے کو ترجیح دیتے تھے لیکن خداداد ملکہ اور تائید ربانی، اسے کہتے ہیں کہ یہ کتابیں ملت اسلامیہ کا صدیوں سے سرمایہ بنی ہوئی ہیں۔ اور تمام مکاتب فکر کے لوگ پیر صاحبؒ کی تصنیفات کو قدر کی نگاہوں سے دیکھتے ہیں۔

پیر صاحب ان خوش نصیبوں میں سے ہیں کہ تحفظ ختم نبوت کے میدان میں مقبول خدمات کی بنا پر رہتی دنیا تک بھلائے نہیں جاسکتے، آج اس پوری صدی میں تحفظ ختم نبوت کے موضوع پر تصنیف پانے والی کتابوں میں اگر دیکھا جائے تو ہر دوسری تیسری کتاب میں پیر مہر علی شاہ صاحب کا ذکر خیر ضرور ملے گا۔ اسی طرح تحفظ ختم نبوت کے اسٹیج کا ہر دوسرا تیسرا خطیب ومقرر پیر صاحب کا ذکر ضرور کرے گا۔ بغیر پیر صاحب کے تذکرے کے ردقادیانیت کی تاریخ ادھوری مانی جائے گی۔

۲۵/اگست ۱۹۰۰ء کا دن اس صدی کی اسلامی تاریخ میں ایک ایسا یادگار دن ہے کہ جس میں مرزا قادیانی کے خلاف، مشترکہ ہندوستان کے تمام مکاتب فکر کے علماء اور صلحاء، اہل مدارس اور اہل خانقاہ، کیا انفرادی اور کیا اجتماعی، سب کے سب پیر صاحب کے ہاتھ پر جمع نظر آتے ہیں۔ تاریخ میں ایسے واقعات بہت کم آتے ہیں کہ جس میں پوری ملت اسلامیہ اپنے تمام تر اختلافات کو بالائے طاق رکھ کر ایک پلیٹ فارم پر جمع ہوجائے۔ انہی نادر وکم یاب تاریخ میں سے ۲۵/اگست ۱۹۰۰ء کی تاریخ بھی ہے۔ جس میں لاہور کی شاہی مسجد میں حاضر ہوکر پیر صاحب مرزا قادیانی کو للکارا، مگر وہ اپنی دعوت ودعوے کے باوجود پیر صاحب کے سامنے آنے کی ہمت نہ کرسکا۔ اس طرح سے یہ دن مرزائیت کی رسوائی کے لئے خاص ہوکر رہ گیا۔ اور تمام مسلمان ۲۵/اگست کے دن کو جشن فتح کے نام سے مناتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو تحفظ ختم نبوت کی خدمت کے لئے قبول فرمائے اور حضرت پیر صاحب کے علمی ذخائر سے مستفید ہونے کی توفیق نصیب فرمائے، آمین۔ تحفظ ختم نبوت وردقادیانیت کے موضوع پر پیر صاحب کی جملہ تصنیفات، احتساب قادیانیت ترتیب جدید'' میں مرکز التراث الاسلامی دیوبند سے شائع ہوچکی ہیں۔

کنری میں قادیانی خاندان کا قبول اسلام

کنری کی قادیانی فیملی سے تعلق رکھنے والے ایچ ایس ٹی ٹیچر رانا نوید احمد ولد رانا سعید نے اپنی اہلیہ دو بیٹوں محمد عمر اور محمد عثمان نے اسلام کی حقانیت آشکار ہونے پر قادیانیت سے تائب ہوکر بعد نماز عصر جامع بخاری مسجد میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کنری کے مقامی رہنماؤں اور نمازیوں کی موجودگی میں کلمہ طیبہ پڑھ کر خطیب بخاری مسجد کنری مفتی اسد اللہ کے ہاتھ پر اسلام قبول کر کے دائرہ اسلام میں داخل ہونے کا اعلان کیا اس موقع پر نمازیوں کی بڑی تعداد نے ان کو گلے لگا کر اسلام قبول کرنے پر مبارکباد دی۔

شیخ الحدیث حضرت مولانا ظفر احمد قاسم وہاڑی

مولانا اللہ وسایا

حضرت مولانا ظفر احمد قاسم صاحب ۹ رستمبر ۲۰۲۲ء فجر کی نماز کے بعد نشتر ہسپتال ملتان میں وصال فرمائے آخرت ہوگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون!

مولانا ظفر احمد قاسم کبیروالا کے علاقہ موضع کرم پور بستی کگڑ ہٹہ کے رہائشی جناب میاں حافظ عبدالحق صاحب قوم سیال کے ہاں ۱۹۴۵ء کے اواخر میں پیدا ہوئے۔ جناب حافظ عبدالحق صاحب بہت پختہ اور نظریاتی مسلمان تھے۔ حضرت مولانا احمد علی لاہوری رحمۃ اللہ علیہ کی بیعت نے آپ میں دینداری کو اعمال وعقائد دونوں کے لحاظ سے اور پختہ کردیا تھا۔ اس نورانی ماحول میں مولانا ظفر احمد قاسم نے آنکھیں کھولیں۔ اپنے مرید صادق حافظ عبدالحق صاحب کو حضرت لاہوری نے ظفر احمد کو قرآن مجید حفظ کرانے کا حکم دیا اور دعا فرمائی۔ ظفر احمد صاحب نو ماہ گیارہ دن میں حافظ ظفر احمد قاسم ہوگئے۔ سکول میں بھی چند جماعتیں پڑھیں۔ خط آپ کا بڑا پختہ تھا۔ اپنے علاقہ کے نامور دینی ادارہ دارالعلوم کبیروالا میں درس نظامی کی آپ نے تعلیم حاصل کی۔ دوران تعلیم ایک سال کے اندر اندر والد گرامی اور والدہ کا وصال ہوگیا۔ یتیمی وتنگ دستی وغربت کے باوجود تعلیم کو جاری رکھا۔ آپ کے استاذ محترم مولانا عبدالمجید لدھیانوی رحمۃ اللہ علیہ کا کہنا تھا کہ والدین اور اساتذہ کی بے لوث مستعدانہ خدمت کے صدقہ میں حق تعالیٰ شانہ نے مولانا ظفر احمد قاسم کو چار چاند لگائے۔

ایک روایت یہ ہے کہ آپ کے والدین نے دودھ کے جانور پال رکھے تھے۔ مولانا ظفر احمد صبح سائیکل پر دودھ لاکر دوکانداروں کو دیتے اور خود مدرسہ تعلیم کے لئے چلے جاتے، شام کو واپسی پر سائیکل اور برتن لے کر گھر حاضر ہوجاتے۔ سالہا سال یہ معمول جاری رکھا۔ طالب علمی کے دوران بھی آپ علاقہ کی سماجی ومعاشرتی خدمات میں نمایاں حصہ لیتے رہے۔ بلکہ آپ کی مستعدی اس زمانہ میں بھی مثالی درجہ رکھتی تھی۔ حضرت لاہوری رحمۃ اللہ علیہ تو ان کے والد گرامی کے زمانہ سے ان کی دعوت پر علاقہ میں تشریف لاتے۔ دوران تعلیم مولانا ظفر احمد نے اپنے علاقہ میں حضرت مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادی رحمۃ اللہ علیہ کو بلایا۔ تقریر کرائی اور پھر ان سے ایسے قریب ہوئے کہ بقیہ عمر حضرت قاضی صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے انہیں اپنے معتمدین کی فہرست میں رکھا۔ مولانا ظفر احمد قاسم فرماتے تھے کہ حضرت قاضی رحمۃ اللہ علیہ تشریف لائے کرایہ کے لئے چند روپے میں نے آپ کو پیش کرنے چاہے حضرت قاضی صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ میاں تم طالب ہو۔ تم سے

کرایہ کا کیا لینا ہے۔ قاضی صاحب نے یہ بات کچھ ادا سے کہی کہ زندگی بھر جب مولانا ظفر احمد قاسم اسے بیان کرتے آبدیدہ ہوجاتے اور ان کی معاملہ فہمی اور برخوردار نوازی کے نہ صرف قائل رہے، بلکہ عمر بھر حضرت قاضی صاحب کی زلفوں کے اسیر رہے۔

اپنی علالت کے آخری دنوں عیادت کے موقعہ پر بیان کیا کہ ہمارے علاقہ میں دو دریاؤں راوی اور چناب کے درمیانی علاقہ کے ایک قصبہ میں حضرت لاہوری کے ایک مرید اور حافظ عبدالحق (والد گرامی مولانا ظفر احمد) کے پیر بھائی تھے۔ وہ اس علاقہ کے پٹواری خانہ میں پٹواری تعینات تھے۔ انہوں نے اس علاقہ میں حضرت امیر شریعت، مولانا محمد علی جالندھری، مولانا عبدالستار تونسوی اور دوسرے حضرات کا وقت لے کر جلسہ کا اعلان کر دیا۔ برسات کا موسم تھا دونوں دریاؤں کا پانی ایسے چڑھا کہ دونوں طرف کے لوگوں کا جلسہ میں آنا دشوار ہوگیا۔ مولانا ظفر احمد فرماتے تھے کہ میں پیدل کا میلوں کا سفر کر کے اس جلسہ میں موجود تھا۔ شام کو علماء آگئے۔ لیکن اگلے دن لوگوں کا دریاؤں کا جھیل کر آنا دوبھر نظر آرہا تھا۔ شام کو حضرت امیر شریعت سے صورت حال عرض کی آپ نے دعا فرمائی اور فرمایا اللہ تعالیٰ بھلی فرمائیں گے۔ اگلے دن دیکھا تو دریا اتنے اترے ہوئے تھے کہ دونوں طرف کے علاقوں کی خلقت آسانی سے دریا عبور کر کے جلسہ میں حاضر باش تھی۔ سامعین کے ٹھٹھ لگے ہوئے تھے۔ عظمت صحابہ پر حضرت تونسوی رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا تو امیر شریعت ''واہ میرے بہادر جوان'' فرما کر حوصلہ دیتے تو رنگ بندھ جاتا۔ دوسرے روز آخری بیان حضرت امیر شریعت کا ہوا اور جلسہ دونوں دن مثالی طور پر کامیاب رہا۔

اسی طرح قریب کے علاقہ میں تمام اکابر کے جلسوں پر پہنچ جانا، جنازوں میں شرکت، اساتذہ اور بزرگوں کی خدمت وزیارت کے لئے مستعدی یہ مولانا ظفر احمد کی طبیعت کا جز بن گئی تھی۔

حضرت مولانا علامہ عبدالخالق بانی مہتمم دارالعلوم کبیر والہ، حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانوی، مولانا منظور الحق، مولانا علی محمد، مولانا صوفی سرور صاحب ایسے یگانہ روز حضرات سے آپ نے درس نظامی مکمل کیا۔ ۱۹۶۶ء میں دارالعلوم کبیر والہ سے دورہ حدیث کیا۔ دورہ تفسیر حضرت مولانا محمد عبداللہ درخواستی سے کیا۔ اسی سال دورہ تفسیر کے دوران شعبان المعظم میں شجاع آباد میں مولانا قاضی احسان احمد صاحب کا انتقال ہوا تو آپ تعلیم کے دوران رخصت لے کر جنازہ میں جا شریک ہوئے۔ فراغت کے بعد حضرت شاہ عبدالقادر رائے پوری رحمۃ اللہ علیہ کے خلیفہ مجاز سید نیاز احمد شاہ گیلانی کے مدرسہ میں آپ نے کئی سال تدریس کی۔ یومیہ اٹھارہ اٹھارہ اسباق بھی پڑھاتے تھے۔ اس کے بعد دارالعلوم کبیر والا اپنی مادر علمی میں تشریف لائے۔ یہاں صرف ونحو کی کتب پڑھائیں۔ اس میں آپ کے لئے اعزاز کی بات یہ ہے کہ دارالعلوم کے صرف ونحو

کے نامور استاذ جو ماہر اور امام فن شمار ہوتے تھے۔ ان کے قائم مقام کے طور پر آپ نے خدمات سرانجام دیں اور ان کے منصب کی لاج رکھی۔ زہے نصیب!

اس عرصہ میں دارالعلوم عیدگاہ کی جامع مسجد کی تعمیر نو اور توسیع ہوئی۔ اس کی توسیع کے لئے آپ کی مثالی خدمات کا ایک زمانہ شاہد عدل ہے۔ تعمیر میں میٹریل کی فراہمی کے لئے آپ نے انتھک شبانہ روز محنت کی جو آپ کے لئے صدقہ جاریہ ہے۔ کنڈ سرگانہ کبیر والہ کے مولانا بشیر احمد خاکی تھے، جو مولانا ظفر احمد قاسم کے چچا زاد بھائی تھے۔ دونوں رشتہ دار، دونوں ہم سبق، دونوں ایک دوسرے کے بہنوئی اور دونوں ایک دوسرے کے سالے تھے۔ دونوں ایک دوسرے کی اولاد کے ماموں اور دونوں کی بیٹیاں ایک دوسرے کی بہو بھی تھیں۔ یہ مثالی رشتہ یوں بھی قائم رہا کہ مولانا بشیر احمد خاکی بھی دارالعلوم میں آپ کے ساتھ خدمات کے دوران شورکوٹ شہر جمعہ خطبہ کے لئے تشریف لاتے۔ یہاں آپ کو جھنگ روڈ پر مدرسہ کے لئے قدرت نے جگہ کا انتظام کر دیا۔ شورکوٹ میں کوئی دینی ادارہ نہ تھا۔ آپ نے جامعہ عثمانیہ کے نام سے ادارہ کی بنیاد رکھی۔ آگے چل کر اپنے بھائی کی مدد کے لئے مولانا ظفر احمد قاسم بھی شورکوٹ آ گئے۔ تدریس کے ساتھ ساتھ تعمیر کے لئے بھی بھرپور صلاحیتوں کے ساتھ وقف کار رہے۔ اس دوران ٹھینگی کالونی وہاڑی کچھی برداری کے ایک زمیندار نے آپ کو جامعہ کے لئے زمین دی۔ حق تعالیٰ کی عنایت کردہ توفیق کے ساتھ آپ نے جامعہ خالد بن ولید کے نام سے ادارہ کی نیو اٹھائی۔ ہمارے مخدوم و مخدوم زادہ مولانا عبیداللہ انور نے جامعہ کا نام تجویز فرمایا اور تعمیر کے لئے تبرّکاً رقم بھی عنایت کی۔ کام کا کیا آغاز ہوا کہ دیکھتے ہی دیکھتے کوہ قامت عمارات، فلک بوس درسگاہیں، دارالاقامہ، مہمان خانہ اور وقیع و وسیع جامع مسجد بننے اور مکمل ہونے لگیں۔

مولانا ظفر احمد قاسم بہت ہی باصلاحیت اعلیٰ ذوق، گہری نظر اور بلند سوچ کے انسان تھے۔ سلیقہ مندی ان سے سبق لیتی تھی۔ اتنا ذرخیر دماغ تھا کہ جو کام جماعتوں کے کرنے میں بھی ان کے لئے گراں لگتا تھا۔ اکیلے اس کام کو ایسے آگے رکھ لیتے تھے کہ پھرکی کی طرح گھومتے تکمیل کے مراحل طے لیتا۔ مولانا جہاں بیدار مغز انسان تھے، وہاں وہ بہت حوصلہ مند بھی تھے۔ بڑی بڑی مہمات کو حوصلہ مندی سے سر کر لیتے۔ مقدر اور نصیب کے اتنے بخت ور تھے کہ جس دشوار کام کو ہاتھ لگاتے گویا پتھروں کو پانی کر دیتے۔ جس طرف کا رخ کرتے بڑھتے چلے جاتے۔ قدرت حق ان پر مہربان تھی۔ انجمن کا کام اکیلے شخص نے کر دکھایا۔ دل کے غنی یا دریا دل تھے۔ جہاں کہیں ضرورت سمجھتے، مسجد، مدرسہ، انجمن، جماعت افراد کی مدد کرنے میں پیش پیش رہتے اور پھر اس رازداری کے ساتھ کہ دائیں ہاتھ کے دینے کی بائیں ہاتھ کو بھنک نہ پڑنے دیتے۔ آپ نے کئی خیر کے کام ایسے کئے ہوں گے جو ان کے اور ان کے مالک حقیقی کے درمیاں راز ہیں۔ اتفاق واتحاد

کے حامی تھے۔ جماعتوں وافراد کی تو تکار کو کم کرنے کے لئے لگے رہتے اور خود بھی اختلاف رائے کے اظہار میں کسی رو رعایت کے مستحق نہ تھے۔ دوسرے کے استدلال کو اڑنگے پر لاکر پٹخنی دینا ان کے سامنے پانی کا گلاس بہانے سے بھی زیادہ آسان تھا۔ اختلاف رائے میں اتنے سخی واقع ہوئے تھے کہ ان کے سامنے کوئی پہلو آئے اور آپ اسے سنوارنے کے لئے سینہ نہ تانیں۔ ناممکن نہیں تو مشکل ضرور ہوتا تھا۔

آپ اختلاف کیا کرتے، قوت استدلال سے منوانے کی بھی کمی نہ رہنے دیتے۔ ان کی اپنی ترجیحات ہوتی تھیں اور وہ ان کو حرف آخر قرار دیتے تھے۔ ان کے استاذ اور ہمارے مخدوم مولانا عبدالمجید لدھیانوی فرماتے تھے۔ مولانا ظفر احمد آپ اپنی ترجیحات کو اتنا ضروری قرار دیتے ہیں کہ اپنے مخالف بڑھا لیتے ہیں۔ کیوں نہیں تسلیم کرتے کہ ضروری نہیں کہ جو آپ کی ترجیح ہو ہر ایک کی وہی ہو۔ آپ ایسے تصور کر کے ایسے سرپٹ دوڑتے ہیں کہ دوسروں میں چشمک پیدا ہو جاتی ہے اور لطف یہ کہ بات خود مولانا ظفر احمد نے مجھے سنائی کہ حضرت یہ فرماتے تھے۔ مولانا کی طبیعت کی ساخت ایسے تھی کہ خواب خوب انہیں نظر آتے تھے اور پھر وہ انہیں حقیقت بنانے کے درپے ہو جاتے۔ ہے کوئی ہمت کی حد یا جنوں کا ٹھکانہ کہ وہ خوابوں کو حقیقت کا روپ دیتے اور واقف کار تصدیق کریں گے کہ اس میں مبالغہ نہیں۔

فقیر کی معلومات کی حد تک مولانا زاہد الراشدی مدظلہم اور فقیر راقم کو زیادہ تر اپنی ترجیحات میں ساتھ رکھنے کے لئے فون پر خاصا وقت عنایت کیا کرتے تھے۔ جو قضیہ سامنے آتا اس کے حل کے لئے اپنے پر دھن سوار کر لیتے تھے۔ ان کے دلائل کا توڑ تو ہمالیہ سر کرنے کے مترادف ہوتا تھا۔ اس لئے فقیر تو فون پر ان کی تائید میں اپنی خیر وعافیت سمجھتا تھا اور ان کے دلائل کے سامنے واقعی یہ پرامن راستہ تھا۔ جو سلامتی سے سر مو نہ ہٹتا تجربہ میں آیا۔

جب ملتان تشریف لاتے ہمیشہ نہیں تو اکثر ضرور دفتر تشریف لاتے۔ حالات پر تبادلہ خیال ہوتا۔ اپنی سناتے ہماری سننی ضروری نہ تھی۔ نماز پڑھی، اخبار دیکھا، چائے کا کپ لیا، نئی طبع شدہ کتاب لائبریری کے لئے لیتے۔ لائبریری میں درج کرانے سے قبل اسے جستہ جستہ یا حرف بحرف ضرورت کے تحت ضرور مطالعہ فرماتے اور تبصرہ ورائے گرامی سے بھی نوازتے۔ اس سے حوصلہ افزائی یا اصلاح کا کوئی نہ کوئی پہلو ضرور نمایاں ہوتا۔ بہت محبتوں والے انسان تھے۔ تمام دینی جماعتوں کے کاموں میں درجہ بدرجہ حصہ لیتے۔ ملتان، چناب نگر، لاہور تک کی ختم نبوت کانفرنسوں میں کئی کئی بسوں کے قافلے لے کر تشریف لائے بہت سارے حضرات سے توقعات باندھیں تعاون کے لئے بھی فیاضی سے دست سخاوت دراز کیا، لیکن ان کے بے راہ روی پر باخبر ہوئے تو ان سے علیحدگی میں بھی دیر نہ لگاتے۔

وفاق المدارس نے تمام مکاتب فکر کے مدارس کے تنظیمات کو ایک پلیٹ فارم دیا۔ بعض حضرات نے اس پر تحریر و تقریر کے ذریعہ نقد قائم کیا۔ ایک صاحب نے مولانا ظفر احمد صاحب کے جامعہ کے اجتماع میں اس پر صدر وفاق حضرت مولانا سلیم اللہ خان رحمۃ اللہ علیہ پر نقد کیا تو آپ نے شیر غرّاں کی طرح اس مقرر پر ایسے وار کیئے کہ ہمیشہ سے پلہ چڑھا لیا۔ یہ ان کی اپنے اکابر پر اعتماد کی بلندی کا عالم تھا۔ اکابر سے محبت اور وابستگی میں بھی وہ اپنی مثال آپ تھے۔

مولانا ظفر احمد قاسم خوبیوں کا گلدستہ تھے۔ ان کی بناوٹ وسجاوٹ دلفریب تھی اور وہ خود دیدہ زیب تھے۔ اپنے زمانہ کا شاید کوئی عالم دین بزرگ رہنما، سرکاری افسر، گورنمنٹ ملازم، سیاست داں، خطیب ودانشور ایسا نہ تھا جسے وہ اپنے ادارہ میں کھینچ کر نہ لے گئے ہوں۔ بیرون ممالک بھی اپنے محبین کا وسیع حلقہ قائم کیا۔ انہیں تعلق بنانا بھی آتا تھا اور نبھانا بھی جانتے تھے۔ تعلقات کے نشیب وفراز کے ماہر ہی نہ تھے۔ بلکہ ان نشیب وفراز کی نئی ترتیب قائم کرنے کے بھی ماہر تھے۔

حضرت علامہ خالد محمود صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق حضرت مولانا محمد عبداللہ رائے پوری نے اور مولانا ظفر احمد قاسم کے متعلق مولانا عبدالمجید لدھیانوی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ شکر ہے کہ یہ اہل حق کے ساتھ وابستہ تھے۔ دوسری راہ پر ہوتے تو فتنہ سامانیوں سے دنیا گھبرا اٹھتی اور یہ واقعہ ہے۔ دونوں ذہین وفطین تھے اور صاحب صلاحیت تیز طبع وبیدار مغز ان دنوں سے بہت ہی یادیں وابستہ تھیں۔ فقیر راقم کا دونوں سے نیازمندی کا تعلق تھا۔ مولانا ظفر احمد قاسم تو ہم عمر اور ہمدرس بھی تھے۔ اپنے کو ان کے ساتھ چمٹانے کی سعی یہ ٹاٹ کا ریشم میں پیوند لگانے والی بات ہے۔ ورنہ وہ ہر لحاظ سے بڑے ہی بڑے تھے۔ البتہ یہ اتفاق ہے کہ ردقادیانیت پر علامہ خالد محمود صاحب کی پندرہ کتب ورسائل کی جمع ترتیب تخریج اور کمپوزنگ سے فراغت کے بعد معاً ہی مولانا ظفر احمد قاسم پر یہ تحریر لکھنا نصیب ہوگئی۔ ان حضرات سے نسبت ہزاروں سعادتوں کا آخرت میں باعث بنے گی خدا کرے ایسے ہو۔ **وما ذالک علی اللہ بعزیز!**

حضرت لاہوری، حضرت مولانا عبید اللہ انور، حضرت سید نفیس الحسینی، حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانوی اور حضرت حافظ ناصرالدین خاکوانی سے یکے بعد دیگرے بیعت کا تعلق رہا۔ مؤخرالذکر تین حضرات سے خلافت کا بھی اعزاز حاصل کیا۔ وفاق المدارس کے صدر شیخ الاسلام حضرت مولانا محمد تقی عثمانی صاحب سے بھی خلافت ملی، تہجد، تلاوت، کے ہمیشہ پابند رہے۔ حرمین شریفین کی متعدد بار حاضری سے بہرہ ور ہوئے۔ اپنے جامعہ کی مسجد میں فقط فجر کی نماز کی امامت میں قرآن مجید کے تین ختم کیئے۔ آخری وقت بھی ذکر اللہ کرتے ہوئے۔ **ارجعی الی ربک راضیة مرضیہ** کے منصب سے سرفراز ہوئے۔ زہے نصیب!

محاسبہ قادیانیت جلد۱۹ کا دیباچہ

مولانا اللہ وسایا

اجمالی فہرست رسائل مشمولہ ...... محاسبہ قادیانیت جلد۱۹

۱......	مناظرہ مابین قادیانی مربی داؤد احمد و حافظ غلام محمد	جناب ماسٹر میاں اللہ بخش	۷
۲......	اصلاح الخیال احوال مسیح البغال	جناب حافظ عبدالغفار راشد دہلوی	۲۳
۳......	مراق مرزا	مکتبہ سعودیہ حدیث منزل کراچی	۴۵
۴......	مجلس تحفظ ختم نبوت شمالی امریکہ شکاگو	مولانا محمد عبداللہ سلیم شکاگو	۵۱
۵......	خاتم الانبیاء ﷺ اور بزرگان امت	مولانا گل محمد توحیدی	۶۱
۶......	حضور کے بعد ہر قسم کی نبوت بند ہے خواہ تشریعی ہو یا غیر تشریعی	مولانا محمد انور مبلغ ختم نبوت کوئٹہ	۸۳
۷......	انگریز کا خود کاشت پودا یعنی مرزا غلام احمد قادیانی	مولانا ابوالیسر محمد زاہد افغانی	۹۱
۸......	تحفہ مرزائیاں	حضرت مولانا محمد غوث	۱۰۵
۹......	شطحیات مرزا قادیانی	// // //	۱۱۵
۱۰......	محاسبہ قادیانیت	حضرت مولانا مشتاق احمد چنیوٹی	۱۲۳
۱۱......	قادیانی تفسیر صغیر کا تنقیدی جائزہ	// // //	۱۷۹
۱۲......	قادیانیوں سے تعلقات کی شرعی حیثیت	// // //	۲۴۹
۱۳......	مرزا قادیانی کے دعوے	// // //	۲۷۱
۱۴......	علامہ اقبال اور قادیانیت	// // //	۲۹۳
۱۵......	منہاج نبوت اور مرزا قادیانی	// // //	۳۲۳
۱۶......	قادیانیت کی ناکامیوں کی مختصر روئداد	// // //	۴۰۹
۱۷......	قادیانیت کے دو چہرے	// // //	۴۵۹
۱۸......	قادیانیوں کے چند عمومی مغالطوں کا جواب	// // //	۵۹۵

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ وحدہٗ والصلوٰۃ والسلام علیٰ من لا نبی بعدہٗ. امابعد!

محض اللہ رب العزت کی عنایت کردہ توفیق سے ’’محاسبہ قادیانیت‘‘ کی جلد نمبر۱۹ پیش خدمت ہے۔اس جلد میں درج ذیل حضرات کے رشحات قلم شامل اشاعت ہیں۔

۱...... ماسٹر میاں اللہ بخش کا ایک مرتب کردہ رسالہ ’’مناظرہ مابین قادیانی مربی داؤد احمد وحافظ غلام محمد‘‘ اشاعت پذیر ہے۔ ۱۳؍اکتوبر ۱۹۸۲ء کو عنایت پور بھٹیاں نزد چناب نگر میں قادیانی مربی داؤد احمد سے مسلمان عالم دین خطیب وامام عنایت پور بھٹیاں حافظ مولانا غلام محمد کا مناظرہ ہوا۔ قادیانی مناظر کا بولو رام ہوگیا۔ مسلمان مناظرہ کی فتح یابی کا ثالث حضرات نے تحریری اعلان کیا۔ اس مناظرہ کی رپورٹ پر مشتمل یہ رسالہ ہے جو چالیس سال بعد دوبارہ اس جلد میں شائع ہورہا ہے۔

۲...... جناب حافظ عبدالغفار راشد دہلوی نے ایک رسالہ ’’صیانۃ الایمان رد مسیح قادیان‘‘ لکھا، جس پر ایک قادیانی خلیل نے اشتہار ’’معیار الاخبار‘‘ روزنامہ مفید روزگار ۲۴؍نومبر ۱۹۱۸ء میں شائع کیا۔ اس کے جواب میں مولانا حافظ عبدالغفار راشد دہلوی نے ’’اصلاح الخیال احوال مسیح البغال‘‘ تحریر کیا۔ اس جلد میں یہ رسالہ شامل اشاعت ہے۔ افسوس کہ پہلا رسالہ ’’صیانۃ الایمان رد مسیح قادیان‘‘ ہمیں تاحال دستیاب نہیں ہوا۔ **لعلّ اللہ یحدث بعد ذالک امرا!** اس طرح اس رسالہ کے آخر پر ’’باقی آئندہ‘‘ درج ہے۔ وہ شائع ہوا یانہ، وہ بھی ہمیں میسر نہ آیا۔ جوملا پیش خدمت ہے۔

۳...... ’’مراق مرزا‘‘ نامی ایک رسالہ مولانا حافظ حبیب اللہ امرتسری کا ہم ’’احتساب قادیانیت‘‘ جلد ۳ میں شائع کرچکے ہیں۔ اس کے علاوہ کسی اور کا ’’مراق مرزا‘‘ کے نام پر ایک مضمون اخبار اہل حدیث سوہدرہ میں ۸؍اپریل ۱۹۵۲ء کو شائع ہوا، جسے حافظ عبدالغفار سلفی کی فرمائش پر مکتبہ سعودیہ اہل حدیث منزل کراچی نے شائع کیا۔ یہ رسالہ بھی محاسبہ کی اس جلد میں شائع کررہے ہیں۔

۴...... ’’مجلس تحفظ ختم نبوت شمالی امریکہ شکاگو (قیام کے اسباب، اغراض ومقاصد)‘‘ نامی رسالہ جو مولانا محمد عبداللہ سلیم امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت شکاگو کا مرتب کردہ ہے۔ ’’محاسبہ قادیانیت‘‘ کی اس جلد میں شامل ہے۔

۵...... ’’خاتم الانبیاء ﷺ اور بزرگان امت‘‘ یہ رسالہ مولانا گل محمد توحیدی کا مرتب کردہ ہے، جسے ادارہ دعوت وارشاد چنیوٹ نے شائع کیا تھا۔ ’’محاسبہ قادیانیت‘‘ کی اس جلد میں پیش خدمت ہے۔

۶...... ’’حضور کے بعد ہر قسم کی نبوت بند ہے خواہ تشریعی ہو یا غیر تشریعی‘‘ مجلس تحفظ ختم نبوت کوئٹہ کے مولانا محمد انور مبلغ تھے۔ آپ نے ختم نبوت کامل سے انتخاب کرکے یہ رسالہ شائع کیا جو محاسبہ کی اس جلد میں شامل اشاعت ہے۔ مولانا محمد انور جلال پور پیروالا کے علاقہ کے تھے۔ کوئٹہ میں ربع صدی سے زائد مجلس کے مبلغ رہے۔

۷...... ''انگریز کا خود کاشت پودا یعنی مرزا غلام احمد قادیانی'' یہ رسالہ اپریل ۱۹۷۹ء مولانا ابوالیسر محمد زاہد افغانی، زروبی، صوابی، مردان نے تحریر کیا تھا۔ یہ اس جلد میں شامل اشاعت ہے۔ راقم نے اس میں بعض تصرفات بھی کئے۔

۸...... ''تحفہ مرزائیاں'' نامی رسالہ جناب مولانا محمد غوث صاحب نے جناب مولوی محی الدین وکیل کی فرمائش پر فروری ۱۹۲۳ء میں تحریر کیا، جسے آج ۲۰۲۲ء میں ایک سو سال مکمل ہو گیا ہے۔ مطبع فیض الکریم چھتہ بازار سے شائع ہوا۔ شہر کا نام درج نہیں۔

۹...... ''شطحیات مرزا قادیانی'' مؤلفہ مولانا محمد غوث صاحب۔ یہ بھی فروری ۱۹۲۳ء کا تحریر کردہ ہے۔ محاسبہ قادیانیت کی اس جلد میں شامل اشاعت کرنے سے خوشی ہو رہی ہے کہ ایک صدی قبل کی تحریر آج پھر زندہ ہو گئی ہے۔

۱/۱۰...... جناب آغا شورش کاشمیری کے ہفت روزہ چٹان سے مولانا مشتاق احمد چنیوٹی مرحوم نے ''محاسبہ قادیانیت'' کے نام پر آغا مرحوم کے نظم ونثر کو جمع کیا۔ نثر کا بیشتر حصہ وہ تھا جو ''مرزائیل'' نامی کتاب میں شائع ہوا جسے ہم ''احتساب قادیانیت'' جلد ۲۷ میں شائع کر چکے ہیں۔ اس کو حذف کر کے باقی ماندہ نثر ونظم کو یہاں پر جمع کر دیا ہے۔ کاش آغا مرحوم کے چٹان سے رد قادیانیت پر مکمل ریکارڈ کو کوئی بندۂ خدا جمع کرنے کی ہمت باندھے۔

۲/۱۱...... ''قادیانی تفسیر صغیر کا تنقیدی جائزہ'' حضرت مولانا مشتاق احمد چنیوٹی نے اپنے استاذ حضرت مولانا منظور احمد چنیوٹی کے حکم پر قادیانی سربراہ مرزا محمود کی نام نہاد تفسیر صغیر پر تنقیدی جائزہ تحریر کیا۔ یہ بھی محاسبہ کی اس جلد نمبر ۱۹ میں شامل اشاعت ہے۔

۳/۱۲...... ''قادیانیوں سے تعلقات کی شرعی حیثیت'' حضرت مولانا مشتاق احمد چنیوٹی مرحوم کا رسالہ بھی اس محاسبہ قادیانیت کی جلد ۱۹ میں شامل اشاعت ہے۔

۴/۱۳...... ''مرزا قادیانی کے دعوے'' یہ رسالہ بھی مولانا مشتاق احمد چنیوٹی مرحوم کا مرتب کردہ شامل جلد ہذا نمبر ۱۹ ہے۔

۵/۱۴...... ''علامہ اقبال اور قادیانیت'' از مولانا مشتاق احمد چنیوٹی یہ رسالہ بھی محاسبہ کی اس جلد ۱۹ میں شامل ہے۔ آپ نے یہ کتاب آغا شورش کی کتاب ''تحریک ختم نبوت'' اور جناب متین خالد صاحب کی کتاب ''اقبال اور قادیانیت'' سے ماخوذ کر کے مرتب کی۔

۶/ ۱۵...... ''منہاج نبوت اور مرزا قادیانی'' تالیف مولانا مشتاق احمد چنیوٹی۔ آپ نے اکتالیس ''معیار نبوت'' لکھ کر اس کسوٹی پر مرزا قادیانی کو کذاب ثابت کر دیا ہے۔ محاسبہ جلد ۱۹ میں یہ رسالہ بھی شامل اشاعت ہے۔

۷/ ۱۶...... ''۱۸۸۴ء سے ۲۰۰۸ء تک، قادیانیت کی ناکامیوں کی مختصر روئداد'' مرتبہ مولانا مشتاق احمد چنیوٹی۔ یہ رسالہ بھی محاسبہ قادیانیت کی اس جلد ۱۹ میں پیش خدمت ہے۔

۸/ ۱۷...... ''قادیانیت کے دو چہرے'' یہ کتاب مولانا مشتاق احمد چنیوٹی کی مرتب کردہ ہے۔ پہلے ملتان مجلس احرار اسلام کے تحت ''قادیانی تضادات'' کے نام سے مختصر طور پر شائع ہوئی۔ اس میں اضافہ جات کر کے حضرت مولانا مشتاق احمد صاحب چنیوٹی نے اسے دوبارہ مرتب کیا جسے لندن ختم نبوت اکیڈمی سے جناب الحاج عبدالرحمٰن یعقوب باوا نے شائع کیا۔

۹/ ۱۸...... ''قادیانیوں کے چند عمومی مغالطوں کا جواب'' مولانا مشتاق احمد چنیوٹی مرحوم کا مرتب کردہ رسالہ یہ بھی محاسبہ قادیانیت کی جلد ۱۹ میں شامل اشاعت ہے۔

گویا محاسبہ قادیانیت کی جلد انیس میں:

۱......	جناب ماسٹر میاں اللہ بخش	کا	۱	رسالہ
۲......	جناب حافظ عبدالغفار راشد دہلوی	کا	۱	رسالہ
۳......	مکتبہ سعودیہ حدیث منزل کراچی	کا	۱	رسالہ
۴......	مولانا محمد عبداللہ سلیم شکاگو	کا	۱	رسالہ
۵......	مولانا گل محمد توحیدی	کا	۱	رسالہ
۶......	مولانا محمد انور مبلغ مجلس ختم نبوت کوئٹہ	کا	۱	رسالہ
۷......	مولانا ابوالیسر محمد زاہد افغانی، زروبی، صوابی	کا	۱	رسالہ
۸......	مولانا محمد غوث	کے	۲	رسائل
۹......	حضرت مولانا مشتاق احمد چنیوٹی	کے	۹	رسائل
	گویا نو حضرات کے	کل	۱۸	رسائل

محاسبہ قادیانیت کی اس جلد میں شامل اشاعت ہیں۔ اللہ رب العزت قبول فرمائیں۔

محتاج دعاء: (فقیر) اللہ وسایا، ملتان

مولانا ظفر علی خان اور فتنۂ قادیانیت

آخری قسط　　　　حکیم عنایت اللہ نسیم سوہدروی

مولانا ظفر علی خان کا مکتوب مفتوح بنام جارج پنجم شہنشاہ ہند تاجدار انگلستان

مولانا ظفر علی خان پہلے فرد ہیں جنہوں نے سب سے پہلے احرار قادیاں تبلیغی کانفرنس میں قادیانیوں کو اقلیت قرار دینے کی قرارداد پیش کی اور آپ نے اسی سلسلہ میں جارج پنجم کو بھی تاریخی مکتوب مفتوح تحریر کیا۔ جو زمیندار کی ۲۴رنومبر ۱۹۳۴ء کی اشاعت میں شائع ہوا۔ جسے ضبط کرلیا گیا اور زمیندار کی بھی ضمانت ضبط کر کے مزید پانچ ہزار روپیہ کی ضمانت طلب کرلی گئی۔ اس تاریخی مکتوب کو ذیل میں درج کیا جارہا ہے۔ (اصل خط انگریزی میں تھا جس کا ترجمہ بھی ساتھ ہی شائع ہوا تھا)

حضور والا! اس حیثیت سے کہ میں توحید کا ایک فرزند ہوں جس کے فرائض میں مسائل سیاسیہ پر قلم اٹھانا داخل ہے اور اس حیثیت سے کہ مجھے ہندوستان کے ان آٹھ کروڑ مسلمانوں کے عمیق ترین مذہبی احساسات پر عبور ہے جو حضور کو اپنا فرماں روا تسلیم کرتے ہیں، مجھے اجازت دیجئے کہ ایسے نازک اور اہم مسئلہ کے متعلق جس نے آج کل مسلمانان ہند کو بے حد پریشان کر رکھا ہے، حضور کی خدمت میں کچھ گزارش کروں۔

آپ اچھی طرح جانتے ہیں کہ ہم فرزندان اسلام جو قرآن مجید کو خدا کا آخری پیغام مانتے ہیں اور ان کتب سماوی پر بھی یقین رکھتے ہیں جو اس سے قبل نازل ہوچکی ہیں اور معتقدات مذہبی کے سلسلہ میں بہت سے امور ایسے ہیں جو ہمارے اور مسیحی اقوام کے درمیان قدر مشترک کا حکم رکھتے ہیں۔ مثلاً ہمارا یہ مذہبی عقیدہ ہے کہ بائبل بھی آسمانی کتاب ہے اور ہم حضرت عیسیٰ اور حضرت موسیٰ علیہما السلام کے اولوالعزم پیغمبروں کی حیثیت سے بدرجہ غائت احترام کرتے ہیں۔ مسیحیوں کی طرح ہمارا بھی عقیدہ ہے کہ حضرت مریم صدیقہ کے بطن سے حضرت مسیح معجزانہ طور پر انسانی ابوت کے منت کش ہوئے بغیر پیدا ہوئے۔ مسیحیوں کی طرح ہمارا یہ مقدس فریضہ ہے کہ مریم صدیقہ کے جلیل القدر فرزند کی عزت کو ان تمام ناپاک دشمنان دین کے مفتریانہ اور کافرانہ حملوں سے بچائیں جو مریم صدیقہ پر فسق کی تہمت لگاتے ہیں اور مسیح ابن مریم کو ولدالزنا قرار دیتے ہیں۔ حضرت مسیح اور حضرت مریم صدیقہ کی مقدس ومبارک شخصیتوں پر گندہ دہاں کفار کا یہ قرنہا قرن حملہ ہمارے دلوں میں غصہ اور غضب کا ایک طوفان بپا کر دیتا ہے اور ان کفرہ فجرہ کے اور ہمارے درمیان لامتناہی نفرت کی ایک ایسی خلیج حائل ہوچکی ہے جس پر کوئی پل نہیں باندھا جاسکتا۔

مسلمانان ہند کی طرف سے میں ادب کے ساتھ حضور کی توجہ ایک ایسے شخص کے اہانت آفرین ہذیانات کی طرف منعطف کرنے کی اجازت چاہتا ہوں جو ایک عامیانہ حیثیت سے تدریجی ترقی کرتا ہوا ناقابل رشک شدت کی بلندیوں پر پہنچ گیا اور جس نے قادیانیت کے نام سے ایک مبتدعانہ فرقہ کا پیشوا بن کر نہ صرف مسلمانوں بلکہ برعظیم ہند کی ساری آبادی کے مذہبی احساسات کو اپنی مغلظ خرافات کا تختۂ مشق بنا کر اوران سب کی روحانی جمعیت قلب میں ایک خلفشار عظیم پیدا کر دیا۔ اس شخص کا نام میرزا غلام احمد ہے جو صوبہ پنجاب کے ایک گاؤں قادیاں میں پیدا ہوا تھا۔ اس نے دعویٰ کیا کہ مسیح موعود ہوں اور اس زمانہ میں بحیثیت پیغمبر کے مبعوث ہوا ہوں۔ اس نے سادہ لوح اور سریع الاعتقاد مریدوں کی ایک جماعت اپنے گرد جمع کر لی جو اس کے ہر لفظ کو وحی آسمانی کا درجہ دیتی ہے اور از بسکہ بڑا ہی چالاک تھا۔ اسی لئے غیر جانب دار سرکاری جرائم کی خفگی سے بچنے کے لئے اس نے تاج برطانیہ کی جان نثاری ووفاداری کے دعوے کو اپنی سپر بنا لیا۔ اس کے بعد اس نے کھلے بندوں اسلام، مسیحیت اور ہندو دھرم پر جگر خراش حملے ایسے اشتعال انگیز الفاظ میں کرنے شروع کر دیئے جسے کوئی شریف آدمی جسے اپنے مذہبی جذبات کا ذرا سا بھی پاس ہو ان کی ہرگز تاب نہیں لاسکتا۔ مریم صدیقہ پر اس نے از راہ عنایت دریدہ ذہنی زنا کا الزام لگایا اور مسیح ابن مریم کی تصویر اس نے سر سے لے کر پاؤں تک سیاہی کی کوچی پھیر دی اور یہی قادیاں کے اس جھوٹے نبی کا سب سے بڑا شاہکار ہے۔ دنیائے اسلام نے بالاتفاق اسے اسلام کا سب سے بڑا دشمن قرار دیا اور طول وعرض عالم کے علمائے کرام نے اسے دجال کا لقب دیا۔ اس کے مرید جو پنجاب کی گزشتہ مردم شماری کے مطابق چھبیس ہزار نفوس ہیں۔ اس کے نقش قدم پر چل رہے ہیں اور اس کا موجودہ جانشین مرزا محمود احمد جو مذہب کی حدود سے نکل کر سیاسیات عالیہ کے دنگل میں آن کودا ہے اور پنجاب گورنمنٹ سے دست وگریباں ہو رہا ہے۔ اسلام دشمنی اور مسیحی کی ان تمام روایات کو برقرار رکھے ہوئے ہے جو اسے ترکہ میں ملی ہیں۔

میرزا غلام احمد نے اکثر کتابیں لکھی ہیں اور اس کی تمام تصانیف میں جا بجا اس بات کی شہادت ملتی ہے کہ اسلام کے معتقدات کے ساتھ اس کی دشمنی سوچی اور سمجھی ہوئی ہے۔ لیکن اس دشمنی کا سب سے نمایاں مظاہرہ وہ اس وقت کرتا ہے جب وہ مسیح علیہ السلام اور مریم صدیقہ پر حملہ آور ہوتا ہے۔ مثلاً اپنی کتاب ''چشمہ مسیحی'' میں میرزا غلام احمد حسب ذیل کفر بکتا ہے: ''مریم کو ہیکل کی نذر کر دیا گیا تا کہ وہ ہمیشہ بیت المقدس کی خادمہ ہو تمام عمر خاوند نہ کرے۔ لیکن جب چھ سات مہینے کا حمل نمایاں ہوگیا تب حمل کی حالت میں ہی قوم کے بزرگوں نے مریم کا یوسف نام کے ایک نجار سے نکاح کر دیا اور اس کے گھر جاتے ہی ایک دو ماہ بعد مریم کے بیٹا پیدا ہوا۔'' (چشمہ مسیحی ص ۲۶، خزائن ج ۲۰، ص ۳۵۵، ۳۵۶)

قرآن مجید کی صاف وصریح تعلیم کے خلاف مریم صدیقہ پر زنا کا کھلا ہوا الزام لگانے کے بعد میرزائے قادیاں مسیح علیہ السلام کی مقدس ذات پر جنہیں وہ ولد الزنا قرار دینے سے کبھی نہیں چوکتا۔ حسب ذیل اہانت آمیز حملہ کرتا ہے:

''ایسے ناپاک خیال، متکبر اور راست بازوں کے دشمن کو ایک بھلا مانس آدمی بھی قرار نہیں دے سکتے تھے۔ چہ جائے کہ نبی قرار دیں۔'' (ضمیمہ آتھم ص۹، خزائن ج۱۱، ص۲۹۳)

''آپ کا خاندان بھی نہایت پاک اور مطہر ہے، تین دادیاں اور نانیاں زنا کار اور کسبی عورتیں تھیں۔ جن کے خون سے آپ کا خون ظہور پذیر ہوا۔'' (ضمیمہ انجام آتھم ص۷، خزائن ج۱۱ص۲۹۱ حاشیہ)

''عیسیٰ علیہ السلام شراب پیا کرتے تھے۔'' (کشتی نوح ص۶۵، خزائن ۱۹، ص۷۱ حاشیہ)

''آپ کو گالیاں دینے اور بدزبانی کی اکثر عادت تھی یہ بھی یاد رہے کہ آپ کو کسی قدر جھوٹ بولنے کی بھی عادت تھی۔'' (ضمیمہ انجام آتھم ص۵، خزائن ج۱۱، ۲۸۹ حاشیہ)

مریم صدیقہ اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر میرزا غلام احمد کے ناپاک حملوں کی یہ صرف چند مثالیں ہیں جس کا قلم برداشتہ اقتباس اس کی فحش کتابوں سے بفحوائے مشتے نمونہ از خروارے کیا گیا ہے۔ یہ کتابیں ہندوستان کے طول وعرض میں عمومی احتجاج کے علی الرغم کسی قسم کی روک ٹوک کے بغیر اشاعت پذیر ہو رہی ہیں۔ کلیسائے عیسوی نے آپ کو حامی دین کا لقب دیا ہے اور ایک مسیحی تاجدار ہونے کی حیثیت سے آپ کا فرض اوّلین ہے کہ مسیح اور مریم کی عزت کو اس قسم کے ناپاک حملوں سے بچائیں۔ مسلمانان ہند کو یقین ہے کہ حضور اپنے نائب السلطنت لارڈ ولنگڈن کو یہ شاہانہ ہدایت فرما کر کہ اس بارہ میں بعجلت تمام ترمؤثر انسدادی تدابیر اختیار کی جائیں۔ اپنی مسلمان رعایا کو بطور خود مسیح ومریم علیہ السلام کی توہین کا سدباب کرنے کے قرآنی فریضہ سے سبکدوش ہوں گے۔

اس میں جناب کو ادب کے ساتھ اس واقعہ کی طرف متوجہ کرنا بھی میرا جسارت آمیز فرض ہے کہ جناب کے وزیر ہند سر سیموئیل میوز نے حال ہی میں سر فضل حسین کی جگہ جو نائب السلطنت کشور ہند کی کونسل میں حضور کی مسلمان رعایا کے مفاد کے نگہبان ایک قادیانی مسٹر ظفر اللہ خان کو نامزد کر دیا گیا ہے۔ یہ تقرر مسلمانان ہند کے ہمہ گیر احتجاج کو جس کا سلسلہ بدستور جاری ہے۔ یکسر نظرانداز کر کے عمل میں لایا گیا ہے کہ حضور کی مسلمان رعایا اس تقرر کی اس بناء پر مخالفت کر رہی ہے کہ مسٹر ظفر اللہ خان حلقہ اسلام سے خارج ہیں اور ظاہر ہے کہ نامسلمان ہو کر وہ وائسرائے کی کونسل میں مسلمانوں کی نمائندگی کرنے کا ہرگز ہرگز کوئی حق نہیں رکھتے۔ مسلمانوں کے اس احتجاج کی توثیق کے لئے یہ واقعہ موجود ہے کہ فرقہ قادیانیہ کا بانی اپنی کتاب حقیقت الوحی کے ص۱۶۷ پر لکھتا ہے کہ: ''جو مجھ پر ایمان نہیں لاتا وہ کافر ہے۔'' (حقیقت الوحی ص۱۶۳، خزائن ج۲۲، ص۱۶۷)

قادیانی عقائد کے ترجمان تشحیذ الاذہان ج۶ نمبر ۸ میں قادیان کا جھوٹا نبی مسلمانوں کے ساتھ اپنے تعلقات کی نوعیت ذیل کے واضح اور پرزور الفاظ میں بیان کرتا ہے: ’’ان مدعیان اسلام سے ہمارا کسی قسم کا کوئی تعلق نہیں۔ان کے ساتھ ہمارے تعلقات کا انقطاع خود خدا کے احکام کے ماتحت عمل میں آیا ہے۔‘‘

اپنی کتاب (آئینہ کمالات اسلام ص ۵۴۷، ۵۴۸،خزائن ج ۵ص ایضاً) پر میرزا غلام احمد اپنی عادت کے مطابق نہ صرف مسلمانوں بلکہ کل بنی نوع انسان کی تواضع ذیل کے مغلظات سے کرتا ہے۔

’’تمام وہ لوگ جو میری دعوت کو قبول نہیں کرتے حرام زادے ہیں۔‘‘

قادیان کے اس جھوٹے نبی کا موجودہ خلیفہ میرزا بشیر الدین محمود اس ساری خرافات کی حرف بحرف تصدیق کرتا ہے اور اپنی کتاب آئینہ صداقت میں لگی لپٹی رکھے بغیر صاف اور غیر مشتبہ الفاظ میں اعلان کرتا ہے کہ تمام وہ لوگ جو میرے باپ کی نبوت پر ایمان نہیں لاتے کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔

حضور پر اب واضح ہو گیا ہو گا کہ سر سیموئیل میور مسٹر ظفر اللہ خان کے لئے مسلمانان ہند کی نمائندگی کا مناسب تجویز کرنے میں ایک شدید غلط فہمی کا شکار ہوئے ہیں۔اس لئے مسلمان قوم کی مخلصانہ گزارش واستدعا ہے کہ مسلمانوں پر ظلم عظیم روا رکھا گیا ہے۔اس کی تلافی شاہی فرمان کے امضا سے فرمائی جائے۔دنیائے اسلام نے اپنے خفیف بین الجماعتی اختلاف کو بالائے طاق رکھ کر مرزا غلام احمد اور اس کے پیروؤں کو دائرہ اسلام سے خارج کر دیا ہے اور مسلمانان ہند کو اس لحاظ سے حضور کی رعایا ہونے کی حیثیت سے حق پہنچتا ہے کہ فرقہ قادیانیہ کو ایک جداگانہ اقلیت قرار دیا جائے جس کو کسی حالت میں یہ اجازت نہ ہو کہ یہ برطانوی ہند کے شہری ہونے کی حیثیت سے اسلام کو اپنے دنیوی مفاد کا ذریعہ بنائیں۔ بالآخر مسلمانان ہند کی طرف سے معروضات کا خلاصہ حسب ذیل ہے:

۱...... حضور حامیٔ دین ہیں۔اس لئے حضور کا مقدس فرض ہے کہ اس کی عزت کی حفاظت کریں۔جو بنی نوع انسان کا ایک بہت بڑا محسن اور ساری دنیا کے احترام کا مستحق ہے۔قرآن مجید مریم صدیقہ اور مسیح علیہما السلام کو صدیقہ اور کلمۃ اللہ کے القاب سے یاد کرتا ہے۔ان کی نسبت بکواس کی تاب مسلمانان ہند نہیں لاسکے۔ اس سلسلے میں جو تدابیر حضور عمل میں لائیں مسلمان بجاں سپاس گزار ہوں گے۔

۲...... ایک شاہی فرمان کے ذریعے ظفر اللہ خان کے تقرر پر خط تنسیخ کھینچا جائے۔اس لئے یہ شخص مجبور ہے کہ اپنے عقیدہ کی رو سے ساری دنیا کے مسلمانوں کو کافر سمجھے۔

۳...... قادیانی ایک جداگانہ غیر مسلم فرقہ قرار دیا جائے۔　　　　حضور کا نیازمند

خاکسار ظفر علی خان مدیر و مالک روزنامہ زمیندار ...... ۲۲ر نومبر ۱۹۳۴ء

(مولانا ظفر علی خان اور ان کا عہد از نسیم سوہدروی ص ۴۷۵ تا ۴۷۸)

جنگ یمامہ میں شہید صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی تعداد

مولانا عتیق الرحمٰن

آپ ﷺ کے زمانہ مبارک میں مدعیان نبوت میں سے ایک مسیلمہ کذاب تھا۔ جس کے خلاف صحابہ کرام نے سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں ایک معرکۃ لآ راء جنگ لڑی جس کو جنگ یمامہ کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ اس جنگ کے اندر جو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم شہید ہوئے ان کے متعلق مشہور یہی ہے کہ ان کی تعداد ۱۲۰۰ تھی۔ کچھ دن قبل حضرت مفتی نجم الہدیٰ دامت برکاتہم، کراچی نے اس بات کی طرف راہنمائی فرمائی کہ عمدۃ القاری شرح بخاری میں ایک قول ۱۴۰۰ شہید صحابہ کرام کا بھی موجود ہے۔ راقم نے بخاری شریف کے اندر تلاش کیا تو دو جگہ جنگ یمامہ کے متعلق شارح بخاری حضرت مولانا احمد علی محدث سہارنپوری رحمۃ اللہ علیہ نے وضاحت کی ہے۔

پہلی جگہ کتاب التفسیر سورۃ توبہ آیت ۱۲۸ کی تفسیر کے تحت جمع قرآن کے متعلق حدیث مبارکہ میں قد استحرّ یوم الیمامۃ ہے۔ اس پر حضرت سہارنپوری حاشیہ میں لکھتے ہیں کہ ایک قول یہ ہے کہ جنگ یمامہ میں جو مسلمان شہید ہوئے ان کی تعداد ۱۱۰۰ ہے۔ ایک اور قول کے مطابق ۱۴۰۰ ہے۔ جن میں سے ۷۰ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم وہ ہیں جنھوں نے قرآن مجید جمع کیا ہے۔ اور امام طیبی کا قول نقل فرماتے ہوئے لکھتے ہیں کہ مسلمانوں میں سے ۱۲۰۰ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم شہید ہوئے۔ ان میں ۷۰۰ قراء حضرات تھے۔

دوسری جگہ کتاب الاحکام باب مایستحب للکاتب ان یکون امینا کے تحت جمع قرآن کے متعلق اسی حدیث کو دوبارہ ذکر کیا گیا ہے۔ اس پر محشی حضرت سہارنپوری لکھتے ہیں کہ جنگ یمامہ میں قراء حضرات جو شہید ہوئے ان کی تعداد ۷۰ یا ۷۰۰ سو تھی۔ آگے فرماتے ہیں کہ قراء ۷۰۰ سو شہید ہوئے اور ان کے علاوہ پانچ سو گویا کل ۱۲۰۰ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے جام شہادت نوش فرمایا۔

اسی طرح (عمدۃ القاری ج ۱۷ ص ۱۳۲، مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ) میں علامہ بدرالدین عینی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی کتاب التفسیر میں ایک قول ۱۱۰۰ کی تعداد کا اور ایک قول ۱۴۰۰ کی تعداد کا ذکر کیا ہے۔ علامہ عینی رحمۃ اللہ علیہ نے ان دو قولوں کے علاوہ تیسرا قول ذکر نہیں کیا۔ ان اقوال کے ذکر کرنے سے معلوم یہ ہوا کہ شہداء یمامہ کی تعداد ۱۴۰۰ سو بھی ہے جس کو ذکر نہیں کیا جاتا۔

مناسب یہ ہے کہ اپنے بیانات و دروس میں ہمیں اس قول کو بھی ذکر کرنا چاہیے۔

ملکوال میں ختم نبوت کانفرنس اور چار نو مسلم افراد کی دستار بندی

جناب مسعود حجازی

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت تحصیل ملکوال ضلع منڈی بہاؤالدین کی دسویں سالانہ ختم نبوت کانفرنس میلاد چوک نزد ریلوے اسٹیشن ملکوال سٹی میں ۹ ستمبر ۲۰۲۲ء منعقد ہوئی۔ جس کی صدارت پیر طریقت مولانا خواجہ خلیل احمد سجادہ نشین خانقاہ سراجیہ کندیاں شریف ضلع میانوالی نے کی۔ کانفرنس سے شاہین ختم نبوت مولانا اللہ وسایا، خطیب خوش الحان مولانا عبدالحنان صدیقی، خطیب شعلہ بیان مولانا عثمان بیگ فاروقی اور مولانا عتیق الرحمٰن نے خطاب کیا۔ تلاوت قاری محمد اعجاز، قاری ثناء اللہ مالکی، قاری عبدالرؤف سرگودھوی اور نعتیہ کلام حافظ محمد زاہد، حافظ محمد ابوہریرہ اور معروف نعت خواں طاہر بلال چشتی نے پیش کیا۔ مقررین نے عقیدہ ختم نبوت کی اہمیت اور فتنہ قادیانیت کی حقیقت اور سنگینی کے بارے میں مفصل و مدلل گفتگو کی۔

عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ اور فتنہ قادیانیت کے تعاقب کے سلسلے میں عالمی مجلس تحفظِ ختم نبوت کی خدمات سے کانفرنس کے شرکاء کو آگاہ کیا جس پر مجمع سے بھرپور جوش وخروش سے نعرے بازی کی گئی۔ اس کانفرنس کی خاص بات ۲۰ چک تحصیل ملکوال کے چار سابق قادیانی جنہوں نے کچھ عرصہ پہلے عالمی مجلس تحفظِ ختم نبوت ضلع منڈی بہاؤالدین کی کاوشوں سے قادیانیت ترک کر کے اور جھوٹے اور دجال شخص مرزا غلام احمد قادیانی پر لعنت بھیجتے ہوئے نبی آخرالزمان حضرت محمد ﷺ کے دامنِ عافیت سے وابستہ کا اعلان کیا ان چار نومسلم خوش نصیب افراد راجہ فرید احمد، راجہ نبیل احمد، راجہ وقار احمد اور راجہ بلال احمد کے اعزاز میں ان کی دستار بندی کی گئی جب ان خوش نصیب افراد کو دستار بندی کے لئے سٹیج سیکرٹری مولانا محمد مسعود خوشابی نے دعوت دی تو مجمع جذبات سے بے قابو ہو گیا اور کھڑے ہو کر مکمل مذہبی جوش وخروش سے اور عقیدہ ختم نبوت زندہ باد، عالمی مجلس تحفظِ ختم نبوت زندہ باد اور قادیانیت مردہ باد کے نعرے لگائے جس سے ملکوال سٹی کی فضا ختم نبوت کے نعروں سے گونج اٹھی۔ ان خوش نصیب افراد کی دستار بندی مخدوم العلماء پیرِ طریقت مولانا خواجہ خلیل احمد اور مولانا اللہ وسایا نے کی اس موقع پر ان نومسلم افراد کے چہرے خوشی سے چمک دمک رہے تھے اور کئی شرکاء اس روح پرور منظر کو دیکھ کر آبدیدہ ہو گئے۔

ان چار افراد کو اسلام کی دولت سے مالامال کرنے میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت تحصیل ملکوال کے تاجر رہنماء راجہ ناصر کیانی کونسلر ۲۰ چک تحصیل ملکوال اور ان کے رفقاء راجہ آفتاب احمد، راجہ عدیل شوکت،

راجہ علی اکرم اور چوہدری شاہد شیر جٹ کی خصوصی کاوشوں کا دخل تھا کہ جنہوں نے باہمی مشاورت سے ان نومسلموں کو فتنہ قادیانیت کے دجل اور حقیقت کے بارے آگاہ کرنے کے لئے عالمی مجلس تحصیل ملکوال کے امیر قاری عمر فاروق سے رابطہ کیا اور پھر ۲۰ چک تحصیل ملکوال میں فتنہ قادیانیت کے بارے وسیع المطالعہ کی حامل شخصیت اور عالمی مجلس تحفظِ ختم نبوت ضلع منڈی بہاؤالدین کے سرپرست خطیب مرکزی جامع مسجد ریلوے روڈ مولانا عبدالماجد شہیدی کے ساتھ ان مذکورہ افراد کی خصوصی نشست رکھی گئی۔ علاوہ ازیں عالمی مجلس کے ضلعی امیر قاری عبدالواحد اور مبلغِ ختم نبوت مولانا محمد قاسم سیوطی کی کوششوں کو بھی سراہا گیا۔ کانفرنس میں ضلع منڈی بہاؤالدین کے علاوہ ضلع گجرات، جہلم اور سرگودھا سے عشاقِ ختم نبوت نے بھرپور شرکت کی اور عالمی مجلس تحصیل ملکوال کے امیر قاری عمر فاروق، ناظم عمومی حافظ محمد طاہر، مولانا نعیم اختر نعمانی، مفتی محمد زبیر و دیگر کے علاوہ ضلعی سرپرست مولانا عبدالماجد شہیدی، ضلعی امیر قاری عبدالواحد اور مبلغ ختم نبوت مولانا محمد قاسم سیوطی کو کانفرنس کی کامیابی پر مبارکباد پیش کی۔

ساہیوال میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ملکیتی دفتر کا افتتاح

فتنہ قادیانیت کے حوالہ ڈویژن ساہیوال ایک حساس ترین علاقہ ہے۔ اکابرین ختم نبوت اور کارکنان ختم نبوت کے دلی تمناؤں اور کوششوں سے ساہیوال ڈویژن میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ملکیتی دفتر قائم کیا گیا۔ مورخہ ۵ ستمبر ۲۰۲۲ء کو مرکزی راہنماء حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب باقاعدہ طور دفتر کا افتتاح فرمایا۔ افتتاحی تقریب کا آغاز قاری محمد عثمان المالکی کی تلاوت سے ہوا نقابت کے فرائض مولانا قاری عبدالجبار نے ادا کئے۔ افتتاحی تقریب میں شہر بھر کی مذہبی قیادت اور دینی جماعتوں کے راہنماء اور مساجد و مدارس کے علماء اور خطباء کے علاوہ کارکنان ختم نبوت نے بھرپور شرکت کی۔ افتتاحی تقریب سے خطاب کرتے ہوئے حضرت مولانا اللہ وسایا نے کہا کہ نامساعد حالات اور جبر واستبداد کے دور میں بھی اکابرین ختم نبوت اور اور رضا کاران ختم نبوت نے قید و بند کی صعوبتیں برداشت کرتے ہوئے ناموس رسالت اور دفاع ختم نبوت کے مقدس مشن کو برابر جاری وساری رکھا۔ پرچم ختم نبوت کو کبھی بھی سرنگوں نہیں ہونے دیا۔ انہوں نے کہا کہ اب ہم پنجاب کے تمام ڈویژن کی سطح پر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ملکیتی دفاتر قائم کر چکے ہیں۔ جو کہ ہمارے اکابرین ختم نبوت کی امانت و دیانت اور تحفظ ختم نبوت کے مقدس مشن سے فطری محبت کا منہ بولتا ثبوت ہیں۔ تمام شرکاء نے دفتر سے رابطہ رکھنے اور تحفظ ختم نبوت کے مقدس مشن کی ترویج واشاعت کا وعدہ فرمایا۔ افتتاحی تقریب کے تمام تر انتظامات کو مبلغ ختم نبوت مولانا عبدالحکیم نعمانی، مولانا محمد عمران اشرفی، قاری نصیر احمد اور قاری نوید احمد نے منظم طور پر سنبھالا ہوا تھا دفتر کی افتتاحی تقریب کی اختتامی دعا مولانا مفتی ظفر اقبال امیر عالمی مجلس چیچہ وطنی نے فرمائی۔

عظیم الشان، تاریخ ساز تحفظ ختم نبوت کانفرنس سیالکوٹ

علامہ محمد اویس فاروقی

۱۰ستمبر۲۰۲۲ء ختم نبوت کانفرنس سیالکوٹ میں انعقاد پذیر ہوئی، اسٹیج کی سیکورٹی کے لئے حضرت مولانا عبدالنعیم اور مولانا عبدالعزیز لاہور سے ۵۰ ساتھیوں کے ہمراہ تشریف لائے، عمومی سیکورٹی کے فرائض ختم نبوت نبوت یوتھ فورس کی ٹیم نے سرانجام دئے، مہمانوں کے پہلے استقبالیہ میں علامہ اویس احمد فاروقی، مولانا حافظ عمیر فاروقی، جناب یاسر حبیب فاروقی، محمد شعیب فاروقی، حکیم محمد شعیب نے ڈیوٹی دی۔ اسٹیج استقبالیہ میں مولانا حماد انذر قاسمی، مولانا قاری نذیر احمد، مولانا قاری خلیل احمد، مولانا عبدالباسط فاروقی، مولانا شرافت علی، مولانا محمد ریاض فاروقی سید محبوب احمد گیلانی نے مہمانوں کا استقبال کیا۔

پہلی نشست: مغرب تا عشاء

زیر صدارت: پیر سید محبوب احمد گیلانی، امیر ختم نبوت یوتھ فورس پاکستان۔

مہمان خصوصی: پیر سید شبیر احمد گیلانی، امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سیالکوٹ۔

اسٹیج سیکرٹری: مولانا محمد قاسم، مولانا مفتی داؤد احمد نفیس، مولانا عزیز الرحمٰن ثانی۔

تلاوت: قاری محمد قمر، نعت: مولانا محمد عمران یوسف۔

بیانات: مولانا حماد انذر قاسمی ناظم عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سیالکوٹ، مولانا محمد قاسم سیوطی مبلغ منڈی بہاؤالدین، مولانا عتیق الرحمٰن ملتان، مولانا محمد ایوب ثاقب ڈسکہ۔

دوسری نشست: بعد از نماز عشاء

دعا: حضرت پیر میاں رضوان نفیس لاہور۔

زیر صدارت: حضرت پیر حافظ ناصر الدین خاکوانی امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان۔

مہمان خصوصی: جانشین خواجہ خواجگان حضرت صاحبزادہ خواجہ خلیل احمد سجادہ نشین خانقاہ سراجیہ۔

اسٹیج سیکرٹری: مولانا محمد قاسم، مولانا مفتی داؤد احمد نفیس، مولانا عزیز الرحمٰن ثانی۔

تلاوت: مولانا حماد انور نفیسی گوجرانوالہ۔

نعتیہ کلام: مولانا محمد شاہد عمران عارفی ساہیوال، مولانا محمد قاسم گجر لاہور، مولانا ارشد محمود صفدر گوجرانوالہ، مولانا ابوبکر اشرف، مولانا محمد جعفر رفیق سفر حضرت خاکوانی صاحب۔

بیانات: مولانا محمد عارف شامی مبلغ گوجرانوالہ، مولانا نور محمد ہزاروی سرگودھا، مولانا محمد خالد عابد مبلغ سرگودھا، مولانا حکیم عبدالواحد سیالکوٹ، جناب رانا محمد شفیق پسروری مسلک اہلحدیث۔ مولانا سید علی رضا شاہ مسلک بریلوی سیالکوٹ، مولانا زاہد محمود قاسمی فیصل آباد، جناب محمد متین خالد لاہور، مولانا محمد الیاس چنیوٹی، حضرت پیر حافظ ناصر الدین خاکوانی مدظلہ ملتان۔ مولانا امجد خان جمعیت علماء اسلام لاہور، سید محبوب احمد گیلانی سیالکوٹ، جناب چوہدری فیصل رشید گجر ختم نبوت یوتھ فورس سیالکوٹ، شاہین ختم نبوت مولانا اللہ وسایا ملتان، مولانا مفتی محمد حسن لاہور۔

قراردادیں کانفرنس

☆...... آذربائیجان میں تعینات سیالکوٹ کے محمد بلال نامی قادیانی سفیر کو فوراً معطل کیا جائے، کیونکہ اس نے پاکستان کے سفارت خانہ کو قادیانی تبلیغ کا اڈہ بنا رکھا ہے۔

☆...... قادیانیوں کو فوراً تمام اکلیدی عہدوں سے ہٹایا جائے۔

☆...... ہم حکومت پنجاب سے مطالبہ کرتے ہیں کہ دوسرے شہروں کی طرح سیالکوٹ کے داخلی و بیرونی راستوں پر آیات واحادیث ختم نبوت کے بورڈ نصب کئے جائیں۔

☆...... چناب نگر و گردنواح کے علاقہ میں قادیانیوں کی سرگرمیوں پر گہری نظر رکھی جائے اور ان کی غنڈہ گردی کا بھی احاطہ کیا جائے۔

☆...... حکومت وقت فوری طور پر سیلاب زدگان کی امداد میں اپنے وسائل بروئے کار لائے۔

تحفظ ختم نبوت کانفرنس جنڈانوالہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت جنڈانوالہ کے زیراہتمام ۴؍اکتوبر ۲۰۲۲ بروز منگل بعد نماز عشاء عظیم الشان تحفظ ختم نبوت کانفرنس جامع مسجد علی المرتضی شمالی عیدگاہ میں حضرت مولانا خواجہ عزیز احمد کی زیرصدارت منعقد ہوئی۔ کانفرنس کا آغاز قاری رضوان گل کی تلاوت اور حافظ ذیشان وزیر کے نعتیہ کلام سے ہوا، کانفرنس سے مفتی محمد راشد مدنی، مفتی عبدالواحد قریشی اور مفتی عامر شفیق کے خطابات ہوئے جبکہ مولانا محمد صہیب اور مولانا محمد ساجد ضلعی مبلغ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے اسٹیج سیکرٹری کے فرائض انجام دیئے اور قراردادیں پیش کیں۔ کانفرنس میں علاقہ بھر کے علمائے کرام مولانا محمد یوسف امیر جمعیت علمائے اسلام بھکر، مولانا محمد آصف کلورکوٹ، مولانا حامد دریاخان ودیگر علماء کرام وعوام الناس نے کثیر تعداد میں شرکت کی، کانفرنس کے تیاری کے لئے مفتی عامر شفیق کی نگرانی میں تمام علماء کرام وکارکنان عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے بھرپور محنت کی۔

عظیم الشان تحفظ ختم نبوت کانفرنس لیاقت باغ راولپنڈی

مولانا محمد طارق

روالپنڈی کے تاریخی مقام لیاقت باغ میں تحفظ ختم نبوت ودفاع پاکستان کانفرنس کا اعلان راولپنڈی اسلام آباد کے علماء ومجلس کے ساتھیوں اور تاجر برادری کے مشورے سے ہوا۔ حتمی تاریخ کا اعلان عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی دفتر ملتان میں مرکزی اجلاس میں مشاورت کے بعد ۲۴؍ستمبر ۲۰۲۲ء بروز ہفتہ طے پایا۔ اس کے بعد ساتھیوں نے محنت شروع کردی۔ چکوال سے پشاور تک، آزاد کشمیر سے ہزارہ ڈویژن تک دورے اور پروگرام ہوئے۔ راولپنڈی، اٹک، ہری پور، اسلام آباد کانفرنس کے حوالے سے بیسیوں پروگرامات منعقد ہوئے۔ مجلس پنڈی کے امیر قاضی مشتاق احمد، مولانا آدم خان، مولانا قاضی ہارون الرشید، مولانا محمد طیب اور بندہ ناچیز نے دن رات ایک کردیا۔ مرکز کی طرف سے مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے دس دن دیئے۔ پنڈی شہر، ٹیکسلا، حسن ابدال میں حضرت کے پروگرام ہوئے۔ اسی طرح مولانا عزیز الرحمٰن ثانی، مولانا فقیر اللہ اختر، مولانا مفتی خالد میر، مولانا فضل الرحمٰن منگلا، مولانا محمد نعیم، مولانا شرافت علی نے مرکز کے حکم سے اپنا قیمتی وقت دیا اور محنت کا حق ادا کردیا۔ ایک دن میں چار چار پروگرام ودروس ہوئے۔ کانفرنس کے حوالے سے علماء کنونشن اسلامیہ مسجد مری روڈ پر ہوا جس کے مہمان خصوصی شاہین ختم نبوت مولانا اللہ وسایا، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی تھے۔ راولپنڈی، اسلام آباد واٹک کے علماء نے بھرپور شرکت کی۔ اسی طرح اور بھی کئی پروگرام ہوئے۔ مولانا عزیز الرحمٰن ثانی، قاضی مشتاق احمد اور بندہ نے مولانا قاضی ابراہیم ثاقب الحسینی کی معیت میں اٹک کا دورہ کیا۔ اسی طرح چکوال، تلہ گنگ، کہوٹہ، ہری پور، ٹیکسلا، حسن ابدال، حضرو، اٹک، فتح جنگ میں پروگرام ہوئے۔ ختم نبوت کی صدائیں بلند ہوئیں۔

راولپنڈی شہر میں مارکیٹوں میں تاجر رہنماؤں نے بھرپور محنت کی۔ خصوصاً شاہد غفور پراچہ، شرجیل میر، ارشد اعوان نے ایک ایک مارکیٹ میں جاکر دعوت دی۔ اسلام آباد میں مفتی عبدالرشید، مولانا محمد طیب قاری عبدالوحید قاسمی، مولانا خلیق الرحمٰن چشتی، قاری اسماعیل نے بھرپور محنت کی۔ راولپنڈی میں قاضی ہارون الرشید، مولانا آدم خان، مولانا عثمان ناصر، خالد مبین اور بہت سے حضرات نے دن رات محنت کی اور محنت کا حق ادا کیا۔ پنڈی کے نوجوان ساتھی رات کو فلیکس، بینر لگاتے اور دن کو دعوت دیتے اپنی جوانی کو ختم نبوت کے کام میں خوب کھپایا۔ اللہ تعالیٰ اپنی شان کے مطابق ان کو جزاء عطا فرمائے۔

پہلی نشست بعد نماز عصر: پورا لیاقت باغ لائٹنگ اور بینروں، جھنڈوں سے سجا ہوا تھا۔ بعد نماز عصر پروگرام کا آغاز ہوا اور پہلی نشست منعقد ہوئی۔ جس میں تلاوت مولانا قاضی حسین احمد، نعت بابا خورشید نے پڑھی۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغین حضرات کے بیانات ہوئے۔

دوسری نشست بعد نماز مغرب: تلاوت قاری اخلاق احمد مدنی، نعت مولانا قاسم گجر نے پڑھی۔ جب کہ مولانا فقیر اللہ اختر سیالکوٹ، مولانا امین کھوٹہ، مولانا آدم خان، ڈاکٹر عتیق الرحمٰن، مفتی معاذ چکوال، مولانا اسعد محمود مکی کے بیانات ہوئے۔ یہ سلسلہ جاری تھا کہ بارش کی صورت میں اللہ کی رحمت متوجہ ہوئی اور خوب ہوئی۔ کچھ قافلے بارش کی وجہ سے راستہ میں رک گئے۔ جو پنڈال میں آگئے الحمدللہ وہ بارش میں کھڑے رہے اور بیان بھی ہوتے رہے۔ قاضی عبدالرشید، صاحبزادہ عبدالقدوس چکوال، مولانا ہارون الرشید شامی، مولانا ظہور احمد علوی، ڈاکٹر ضیاء الرحمٰن، شرجیل میر، ارشد اعوان، شاہد غفور پراچہ کے بیانات بارش میں ہوئے۔ آخر میں قاضی مشتاق احمد نے بیان کیا اور شاہین ختم نبوت کو دعوت دی۔ مولانا اللہ وسایا نے آخری بیان کیا اور فرمایا: بقول حضرت سیدنا حسین رضی اللہ عنہ کہ انہوں نے کربلا میں جملہ ارشاد فرمایا تھا: ’’اے اللہ میں تیری قضاء پر بھی راضی ہوں اور تیری رضا پر بھی راضی ہوں۔‘‘ ہم بھی ہر طرح اللہ کی مشیت پر راضی ہیں۔

تحفظ ختم نبوت ودفاع پاکستان سیمینار بدین

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیراہتمام ۲؍اکتوبر ۲۰۲۲ء صبح دس بجے سے لے کر دو بجے تک العباس ہال بدین میں تحفظ ختم نبوت ودفاع پاکستان سیمینار منعقد ہوا۔ جس میں تلاوت کلام پاک حافظ ابوذر نے فرمائی جس کی صدارت حافظ عبدالحمید آرائیں امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت بدین اور نگرانی مولانا محمد حنیف سیال مبلغ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع بدین نے فرمائی عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی رہنما حضرت مولانا مفتی محمد راشد مدنی رحیم یار خان حضرت مولانا قاضی احسان احمد کراچی نے شرکاء کو عقیدہ ختم نبوت نزول سیدنا عیسی علیہ السلام اور امام مہدی علیہ الرضوان اور علماء کے کردار جیسے عنوانات پر خطاب فرمایا اس دوران مولانا محمد ابرار شریف مبلغ ختم نبوت حیدرآباد مولانا محمد حنیف سیال مولانا مفتی محمد اسماعیل مولانا آفتاب احمد مولانا مفتی عبدالغنی خطاب کرتے ہوئے کہا کہ قادیانی ملک اور ملت کے غدار ہیں اور حکومت قادیانیوں کو شعائر اسلام استعمال کرنے سے روکے اور امتناع قادیانیت آرڈیننس پر عملدرآمد کو یقینی بنایا جائے اس پروقار سیمینار میں وکلاء صحافی ٹیچرس ڈاکٹرز تاجر اور شہر کے معزز احباب نے شرکت کی اس سیمینار کو کامیاب بنانے کے لئے قاضی احسان احمد بدین ساجد بھائی حافظ مبین احمد حافظ ابوذر اور ان کی پوری ٹیم نے مثالی محنت کی اللہ تعالی ان تمام احباب کی محنت کو قبول فرمائے۔

تاریخ ساز تحفظ ختم نبوت کانفرنس سرگودھا کی کارروائی

مولانا مفتی محمد جہانگیر حیدر

آج سے پینتیس سال قبل (۱۹۸۷ء) میں مجاہد ختم نبوت مولانا محمد اکرم طوفانی نے اپنے گرامی قدر رفقاء کے ساتھ سرگودھا عیدگاہ باغ میں ختم نبوت کانفرنس کا آغاز کیا۔ اللہ تعالیٰ نے مولانا مرحوم کی اخلاص بھری کاوش کو ایسے طور پر قبول فرمایا پہلے سال ہی کانفرنس نے پورے ڈویژن میں قبولیت کا ریکارڈ قائم کرلیا۔ اس کے بعد ہر سال کانفرنس کا اجتماع بڑھتا گیا۔ مقررین وخطباء کے انتخاب میں بھی معیار قائم کیا گیا اور یوں دیکھتے دیکھتے کانفرنس نے ایسی قبولیت عامہ حاصل کی کہ پورا سال علاقہ بھر کے مسلمان کانفرنس کے لئے سراپا انتظار ہوتے۔ ایک آدھ سال بعض ڈی.پی.او صاحبان نے الٹی پلٹی رپورٹوں کی بنیاد پر رکاوٹ کی بدترین کوشش کی۔ مجاہد ختم نبوت مولانا محمد اکرم طوفانی ڈٹ گئے، سازشیں دم توڑ گئیں، حق اور اہل حق کو اللہ رب العزت نے کامیابیوں سے نوازا، سازشی عناصر منہ کی کھاگئے، مجاہدین ختم نبوت سرخرو ہوگئے اور اب تو یہ حال ہے کہ یہ کانفرنس اسلامیان سرگودہا کی وہ خوبصورت روایت اور مثال بن گئی ہے وہ اسے اپنی شناخت قرار دیتے ہیں۔

امسال ۳۵ویں سالانہ ختم نبوت کانفرنس سرگودہا اپنے بانی مولانا محمد اکرم طوفانی کے وصال کے بعد پہلی کانفرنس تھی جو ان کے بغیر منعقد ہورہی تھی۔ اس لئے رفقاء نے اس کانفرنس کی تیاری کے لئے دن رات ایک کردیئے۔ جناب شکیل احمد، مولانا عبدالرشید اور مولانا ثناء اللہ ایوبی نے شہر میں، مولانا نور محمد ہزاروی، مولانا محمد خالد عابد، مولانا حیدر علی حیدر نے بیرون شہر قرب وجوار کے شہر، تحصیل، تھانے، قریہ جات، قصبات، دیہات، میں دن رات ایک کردیا۔ بلا مبالغہ چھوٹے بڑے درجنوں اجتماعات منعقد کر کے کانفرنس کی دعوت کا سلسلہ چلایا۔ حق تعالیٰ شانہ نے کرم کا معاملہ کیا کہ ڈویژن بھر کے عوام وخواص کانفرنس کے لئے سراپا انتظار ہوگئے۔ بینرز، اشتہارات، پینافلیکس مجلس نے تو شائع کرنے ہی تھے، شہریوں کی انجمنیں، تاجران، یونینز، شخصیات، ادارے اتنے دوستوں نے بینرز و پینافلیکس آویزاں کرائے کہ پورے شہر کو دلہن کی طرح ختم نبوت کانفرنس کے اشتہارات سے سجادیا۔

اسی موقعہ پر آئندہ سہ سال کے لئے مجلس کی ممبرسازی اور جماعتوں کی تشکیل بھی ہونا تھی۔ اس کا عمل بھی برابر جاری رکھا گیا۔ شہر کے تمام دوستوں، مجلس کے تمام عہدے داران، بزرگ وخورد وکارکن

ورہنما اس کے لئے ایسے متحرک ہوئے کہ ہر شخص نے کانفرنس کے داعی کا کردار ادا کیا۔ اس کام کو اپنا کام سمجھا اور سراپا عمل بن گئے۔ اس جہد مسلسل کا نتیجہ یہ ہوا کہ ۲۹ر ستمبر ۲۰۲۲ء کی شام کو پورے علاقہ کا رخ کانفرنس کے پنڈال کی طرف نظر آتا تھا۔ مغرب کی نماز سے قبل اتنی حاضری ہوگئی تھی کہ مغرب کی نماز کے فوراً بعد کانفرنس کا آغاز کر دیا گیا۔

بعد از مغرب پہلا اجلاس منعقد ہوا۔

تلاوت: مولانا محمد عیسیٰ خان۔

افتتاحی کلمات ودعائے آغاز: مولانا اشرف علی مہتمم جامعہ محمودیہ۔

نعت: مختلف نعت خوان حضرات کی نعتیں ہوئیں۔

بیان: خطیب دلپذیر حضرت مولانا عبدالحنان صدیقی کا عشاء تک بیان ہوا۔

ان کے بیان کے بعد عشاء کی نماز ادا کی گئی۔ نماز کے بعد پھر کارروائی کا آغاز ہوا۔

صدارت: حضرت مولانا حافظ ناصرالدین خاکوانی

مہمان خصوصی: حضرت مولانا صاحبزادہ خلیل احمد، حضرت مولانا صاحبزادہ عزیز احمد۔

مقررین: مولانا سید عبدالقدوس ترمذی، مولانا طاہر مسعود، مولانا شاہد مسعود، مولانا نور محمد ہزاروی، مولانا اللہ وسایا، مولانا محمد الیاس چنیوٹی، مولانا سید ضیاء اللہ شاہ بخاری، مولانا اشرف علی راولپنڈی، مولانا نگاہ مصطفیٰ، مولانا عبدالواحد قریشی، مولانا ظہیر احمد ظہیر، مولانا محمد عثمان بیگ فاروقی، حضرت مولانا قاری اکرام الحق مردان۔ آخری بیان ودعا حضرت مولانا مفتی محمد حسن لاہور۔

ختم نبوت کانفرنس کی جھلکیاں

☆...... مولانا عبدالرشید، قاری عبدالوحید، مولانا ایوب صدیقی، مولانا ثناء اللہ ایوبی پر مشتمل کمیٹی آنے والے مہمانوں کا خیر مقدم کرتے رہے۔

☆...... سرگودہا کی سیاسی قیادت ایم.این.اے حامد حمید، جناب محمد اسلم کھچیلا، ڈسٹرکٹ بار کونسل کے صدر ملک غلام عباس اعوان، پروفیسر ہارون الرشید تبسم اسٹیج پر رونق افروز رہے۔

☆...... حضرت مولانا نور محمد ہزاروی کی زیر نگرانی، مولانا محمد خالد عابد، مولانا حیدر علی حیدر نے اسٹیج سیکرٹری کے فرائض خوش اسلوبی سے سرانجام دیئے۔

☆...... عالمی مجلس کے مبلغین مولانا توصیف احمد چناب نگر، مولانا محمد قاسم منڈی بہاؤالدین، مولانا عتیق الرحمٰن ملتان کے بھی بیانات ہوئے۔

☆...... نعت خوان حضرات: مولانا محمد قاسم گجر، حافظ ابوہریرہ، امین برادران اور اسماعیل تنولی۔

☆...... سرگودھا کے ڈی۔ پی۔او جناب طارق عزیز سیکورٹی کے حوالہ سے نہ صرف خود باخبر رہے بلکہ بارہا پنڈال میں خود تشریف بھی لاتے رہے۔

☆...... اس سال کانفرنس حاضری کے اعتبار سے تمام سابقہ کانفرنسز پر سبقت لے گئی۔

☆...... کانفرنس میں طوفانی تیرا قافلہ رواں دواں کے نعرے لگتے رہے۔

☆...... مہمانوں کے اکرام، سیکورٹی، بیانات، انتظامات ہر حوالہ سے کانفرنس کامیاب رہی۔ الحمدللہ!

اجلاس رابطہ کمیٹی بسلسلہ ختم نبوت کانفرنس سیالکوٹ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام دفتر سیالکوٹ میں یکم جون ۲۰۲۲ء کو ایک اہم اجلاس زیر صدارت پیر سید شبیر احمد گیلانی امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سیالکوٹ دفتر میں منعقد ہوا۔ جناب ملک محمد ناصر میراں، مولانا فقیر اللہ اختر، مولانا شرافت علی، مولانا محبوب الٰہی ہزاروی، مولانا حافظ احمد مصدق قاسمی، مولانا حماد انذر قاسمی، مولانا مفتی داؤد احمد، مولانا قاری خلیل احمد، مولانا عبدالباسط فاروقی، مولانا عزیز الرحمٰن قاسمی، مولانا قاری نذیر احمد، مولانا قاری منیر احمد فرقان، سید محبوب احمد گیلانی، چوہدری فیصل رشید گجر، رانا عابد حسین، اور علامہ اویس احمد فاروقی نے شرکت کی۔ اجلاس کی غرض وغایت مولانا فقیر اللہ اختر نے پیش کیں۔ اجلاس میں ۳ سالہ رکنیت سازی کے بعد ضلعی جماعت کی باڈی بھی کی تشکیل دی گئی۔

ازاں بعد ختم نبوت کانفرنس سیالکوٹ کے لئے رابطہ اور تشہیری کمیٹیاں بنائی گئیں:

سیالکوٹ کانفرنس رابطہ کمیٹی: مولانا فقیر اللہ اختر، مولانا حافظ احمد مصدق قاسمی، مولانا حماد انذر قاسمی، مولانا مفتی داؤد احمد، مولانا قاری خلیل احمد، مولانا عبدالباسط فاروقی، مولانا قاری نذیر احمد، مولانا قاری منیر احمد فرقان، سید محبوب احمد گیلانی، مولانا شرافت علی۔

تشہیری کمیٹی: مولانا محبوب الٰہی ہزاروی، مولانا عزیز الرحمٰن قاسمی، اور علامہ اویس احمد فاروقی۔

اجلاسات: ۲ جون ۲۰۲۲ء سے ۱۴ راگست ۲۰۲۲ء تک کانفرنس کی تیاری کے لئے ڈویژن بھر میں درجنوں اہم اجلاسات منعقد ہوئے۔ جس میں مولانا فقیر اللہ اختر، مولانا عزیز الرحمٰن ثانی لاہور، مولانا قاری نذیر احمد، مولانا حماد انذر قاسمی، مولانا مفتی داؤد احمد، مولانا قاری خلیل احمد، مولانا عبدالباسط فاروقی، مولانا قاری ارشد، مولانا عزیز الرحمٰن قاسمی، سید محبوب احمد گیلانی، مولانا محمد اشرف مجددی، قاری محمد یوسف عثمانی، مولانا محبوب الٰہی ہزاروی، مولانا شرافت علی، مولانا محمد عارف شامی، مولانا فضل الرحمٰن منگلا، مولانا حافظ عمیر فاروقی اور علامہ اویس احمد فاروقی نے خصوصی شرکتیں کیں۔

فقید المثال ختم نبوت کانفرنس بہاول پور

مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی

امسال عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان نے جن چند شہروں میں بڑی بڑی کانفرنسیں ڈویژنل سطح پر منعقد کرنے کا فیصلہ کیا، ان شہروں میں تحریک ختم نبوت کے قدیم مرکز بہاول پور میں ۶ را کتوبر ۲۰۲۲ء کو بڑی کانفرنس منعقد کرنے کا فیصلہ کیا گیا۔ چنانچہ کانفرنس کی تشہیر کے لئے شاہین ختم نبوت مولانا اللہ وسایا، مولانا عبدالحکیم نعمانی، مولانا محمد اقبال، مولانا محمد قاسم رحمانی، مولانا محمد نعیم، راقم الحروف اور آخری دنوں میں مولانا حافظ محمد انس، مولانا محمد خالد عابد، مولانا محمد حمزہ لقمان نے کانفرنس کے انتظامات میں حصہ لیا۔ بہاول پور کے مبلغ مولانا محمد اسحاق ساقی نے کانفرنس کی کامیابی کے لئے دن رات خوب محنت کی۔

کانفرنس ۶ را کتوبر بروز جمعرات ہاکی اسٹیڈیم میں منعقد ہوئی۔

پہلی نشست: بعد از مغرب کانفرنس کا آغاز ہوا۔

تلاوت، نعتیں، نظمیں اور بیانات ہوئے۔

صدارت: امیر عالمی مجلس بہاول پور مولانا مفتی عطاء الرحمٰن۔

دوسری نشست: عشاء کی نماز کے وقفے بعد شروع ہوئی۔

تلاوت: قاری محمد ذوالقرنین۔

نعت: مولانا محمد اصغر، حضور محمد عنصر۔

صدارت: حضرت حافظ پیر ناصر الدین خاکوانی، حضرت مولانا صاحبزادہ عزیز احمد مدظلہ۔

نقابت: مولانا محمد اسحاق ساقی، حافظ محمد انس، مولانا خالد عابد، مولانا حمزہ لقمان۔

مقررین: مولانا محمد قاسم رحمانی، راقم الحروف (محمد اسماعیل)، مولانا مفتی محمد راشد مدنی رحیم یار خان، شاہین ختم نبوت مولانا اللہ وسایا، معروف عالم دین عالمی مبلغ اسلام مولانا کریم بخش ملتان، جمعیت اہل حدیث کے مولانا سید ضیاء اللہ شاہ بخاری، جامعہ مہد الفقیر جھنگ کے شیخ الحدیث مولانا حبیب اللہ خلیفہ مجاز مولانا پیر ذوالفقار احمد نقشبندی، مرکزی امیر حضرت پیر حافظ ناصر الدین خاکوانی مدظلہم،

آخری خطاب: جمعیت علماء اسلام کے ترجمان مولانا حافظ حمد اللہ خان مدظلہ کا ہوا۔

کانفرنس میں بلا مبالغہ ہزاروں افراد نے شرکت کی۔

تبصرہ کتب

تبصرہ کے لئے دو کتابوں کا آنا ضروری ہے...... تبصرہ نگار: مولانا اللہ وسایا

نام کتاب: شرح صحیح مسلم: تالیف: حضرت مولانا عبدالقیوم حقانی مدظلہم!

شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالقیوم حقانی مدظلہم صحیح مسلم کی اردو میں مدلل اور مبسوط شرح تحریر فرما رہے ہیں۔ جس کی چودہ جلدوں پر گزراشات پہلے ماہنامہ لولاک میں ہوچکی ہیں۔ آج کی مجلس میں اس کی ج ۱۵، ۱۶، ۱۷ اسے متعلق معروضات قارئین لولاک تک پہنچانی مقصود ہیں۔

جلد ۱۵: کتاب الجمعہ، عیدین، کسوف اور کتاب الجنائز کی تشریحات پر مشتمل ہے۔ اس کے کل ۵۹۲ صفحات ہیں۔ اس جلد کے ۵۹۲ صفحات میں مسلم شریف کے ۲۷ ابواب کی ۴۱۰ احادیث کے ترجمہ وشرح موجود ہیں۔ یہ جلد ۱۲۷ احادیث اور ۷۰ رواۃ حدیث کے تراجم وشرحات کی تفصیل پر مشتمل ہے۔

جلد ۱۶: کتاب الزکوٰۃ، کتاب الصیام، کتاب الاعتکاف، کی تشریحات پر مشتمل ہے اس کے کل صفحات ۷۸۸ ہیں اس جلد میں ۵۲۲ احادیث اور ۹۷ رواۃ حدیث کی تفصیلات وشرح ہے۔

جلد ۱۷: مکمل کتاب الحج پر مشتمل ہے۔ اس کے ۷۴۴ صفحات احادیث ۶۰۸ اور رواۃ حدیث ۹۵ کی تفصیلات وشرح پر مشتمل یہ جلد ہے۔ اور جلد ۱۷ کے ص ۷۲۹ کے مطابق روایت نمبر ۳۳۸۲ تک میں آمدہ ۱۲۶۱ رواۃ حدیث کے جامع ومانع تراجم کا ذکر مکمل ہو چکا ہے۔

بظاہر تو ان سترہ جلدوں میں مسلم شریف کی تین ہزار تین سو اٹھانوے احادیث مبارکہ کا ترجمہ وتشریح پر کام مکمل ہوا ہے۔ اور اگر دیکھا جائے تو اس کتاب کی جس جس جلد میں بیان مذاہب میں جو جو روایات علاوہ مسلم شریف کی روایات کے علاوہ معرض بیان میں آئیں تو ان کا ترجمہ وتشریح بھی ساتھ آگئی ہے۔ اس حیثیت سے ہزار ہا احادیث کے ترجمہ وتشریح کو شرح اپنے اندر سموئے ہوئے ہے۔ گویا یہ حدیث شریف کا انسائیکلوپیڈیا تیار ہو رہا ہے۔ حدیث شریف کی تشریح میں حضرت حقانی صاحب مدظلہم نے ترجمہ حدیث، راویان حدیث، لطائف الاسناد کا ایسا اہتمام کیا ہے جو لائق تبریک ہے یہ مستقل علمی معلومات کا خزانہ ہے جو جگہ جگہ لبالب بھرا نظر آتا ہے۔ حدیث شریف کی تشریح میں بیان مذاہب کے ساتھ اپنے اکابر دیوبند مولانا خلیل احمد سہارنپوری، حضرت شیخ الہند، سید انور شاہ کشمیری، حضرت مدنی رحمہم اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کی تحقیقات کو سامنے لاتے ہیں تو موسم بہار کا سماں قائم کر دیتے ہیں۔ لطائف الاسناد میں وہ علمی نکات مختصر طور پر ذکر

کرتے ہیں۔ کہ اس روایت میں بیٹا، باپ، دادا روایت کر رہے ہیں۔ بیٹا باپ سے وہ اپنے باپ سے۔ گویا ان تینوں کا صحابی وتابعی وتبع تابعی ہونا بھی نمایاں ہوجاتا ہے۔ اس روایت میں کل راوی اتنے ہیں، اتنے مکی، اتنے مدنی، اتنے شامی، اتنے کوفی، اتنے بصری یہ تفصیلات سونے پہ سہاگے کا کام دیتی ہیں۔ مسلم شریف کی پہلی جلد کے کتاب الحج کے اختتام تک شرح مسلم کی سترہ جلدیں مکمل ہوگئیں۔ کتاب النکاح، رضاء، طلاق، لعان اور عتق کے مکمل ہونے پر مسلم شریف کی پہلی جلد کی شرح مکمل ہوگی اور ابھی جلد ثانی کی مکمل شرح کا کام باقی ہے۔ گویا ہنوز دلی دور است والی بات ہے۔ بظاہر تو یہی ہے کہ چوبیس پچیس جلدوں پر جاکر مسلم شریف کی یہ شرح مکمل ہوگی۔ جس سے یہی سمجھا جاسکتا ہے کہ یہ اس دور میں جامع، مبسوط عظیم اور ضخیم شروحات حدیث میں یہ کتاب نمایاں جگہ لے گی۔ زہے قسمت مولانا عبدالقیوم حقانی مدظلہم کہ آپ سے حق تعالیٰ نے حدیث شریف کی خدمت کا وہ کام لیا ہے کہ اس کی بلندیوں کے نظارہ کے لئے سنبھالنا مشکل ہو رہا ہے۔

نام کتاب: مفکر اسلام حضرت مولانا مفتی محمود ایک عہد ساز شخصیت: صفحات: ۱۶۰: قیمت: درج نہیں: ملنے کا پتہ: مکتبہ امام اہل سنت مرکزی جامع مسجد شیرانوالہ باغ گوجرانوالہ۔

ملک عزیز کے نامور بیدار مغز عالم دین اور معروف دانشور حضرت مولانا زاہد الراشدی مدظلہم کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ آپ نے قریباً ربع صدی مفکر اسلام حضرت مولانا مفتی محمود رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ ان کی زیر تربیت وزیر نگرانی جمعیۃ علماء اسلام میں کام کیا ہے۔ عرصہ تک آپ مرکزی سیکرٹری اطلاعات کے ناطے مرکزی مجلس عاملہ اور مرکزی مجلس شوریٰ کے رکن بھی رہے۔

دنیا جانتی اور مانتی ہے کہ آپ کو لکھنے کا قدرت نے خاص سلیقہ ودیعت کیا ہے۔ آپ نے حضرت مفتی صاحب کی شخصیت پر نامعلوم کتنے مضامین لکھے ہوں گے۔ ضرورت تھی کہ اس ذخیرہ کو جمع کر کے اس کا انتخاب کیا جائے اور اسے کتابی شکل میں شائع کیا جائے۔ جامعہ انوار العلوم گوجرانوالہ کے فاضل، فاضل نوجوان مولانا حافظ خرم شہزاد کو حق تعالیٰ نے اس توفیق سے سرفراز کیا کہ حضرت مفتی محمود مرحوم کے حوالہ سے مولانا زاہد الراشدی کے مضامین میں سے ۲۸ مضامین کا انتخاب کر کے یہ کتاب مرتب کردی۔ یہ اٹھائیس مضامین حضرت مفتی صاحب مرحوم کی زندگی کے اٹھائیس گوشے، جمعیۃ علماء اسلام کی اٹھائیس کوششیں اور جہتیں کامیابیاں یا کامرانیاں جو بھی آپ چاہیں نام دیں وہ کتاب پر پورا اترے گا۔ ایک ایک مضمون تاریخی واقعات وحقائق کا خزینہ ہے۔ اور معلومات گرانمایہ اثاثہ۔ صاحب کتاب ومرتب دونوں ہی مبارک باد کے مستحق ہیں تحریکی کارکن کے لئے اس کا مطالعہ لازمی ہے۔ ہر جمعیۃ کا کارکن اسے پڑھے ورنہ اس کا نصیب گل ہوجائے گا۔ جیسے پنجاب ۱۷ جولائی ۲۰۲۲ء کے ضمنی الیکشن میں ن لیگ کا ستارہ مقدر لیگی منافقت کی بھینٹ چڑھ گیا ہے۔

جماعتی سرگرمیاں

ادارہ

ختم نبوت پروجیکٹر کورس جھبراں ضلع شیخوپورہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت جھبراں کے زیر اہتمام بکاوش سرپرست مقامی جماعت مفتی محمد شفیق صاحب آٹھ مختلف مقامات پر تربیتی پروگرام منعقد ہوئے۔ جن کی اجمالی رپورٹ درج ذیل ہے:

۱۹/اگست ۲۰۲۲ء صبح دس بجے گورنمنٹ ہائی سکول جھبراں میں سر جناب ذوالقرنین پرنسپل سکول ہذا، میٹرک کی کلاس کے تقریباً ڈیڑھ سو سے زائد طلبائے کرام میں عقیدہ ختم نبوت اور ردّ قادیانیت کے عنوان پر بذریعہ پروجیکٹر لیکچر ہوا۔ پرنسپل صاحب نے آئندہ بھی ختم نبوت کے لئے ہر قسم کے تعاون کا وعدہ کیا۔ قبل نماز جمعہ فاطمۃ الزہراءؓ فاؤنڈیشن سکول جھبراں میں طلبہ وطالبات میں تعارف ختم نبوت وعقیدہ حیات مسیح علیہ السلام پر گفتگو ہوئی۔ اسی روز بعد نماز مغرب جامع مسجد صدیق اکبرؓ قصبہ کیلے میں بہ نگرانی مولانا مختار احمد تعارف امام مہدی علیہ الرضوان وحیات مسیح علیہ السلام کے عنوان سے کورس منعقد ہوا۔

۲۰/اگست ۲۰۲۲ء جناب سر محمد کاشف صاحب کے زیر نگرانی مثالی سکول سسٹم جھبراں میں دس بجے جبکہ سر ذوالقرنین کے زیر نگرانی گیارہ بجے دِن ایجوکیئر پرائیویٹ سکول سسٹم جھبراں بذریعہ پروجیکٹر تعارف نبوت وختم نبوت کے عنوان سے کورس منعقد ہوا۔ ۲۰/اگست ۲۰۲۲ء بعد نماز مغرب جامع مسجد بلالؓ اَجنیانوالا میں سید محمد عثمان شاہ ترمذی کے نگرانی میں پروجیکٹر کے ذریعہ کورس ہوا۔

۲۲/اگست ۲۰۲۲ء بروز پیر، دِی ڈان سکول جھبراں میں سر وقاص زیر نگرانی بوقت اسمبلی سکول تربیتی بیان ہوا۔ جبکہ بعد نماز مغرب جامع مسجد مسندہ وِرکاں میں ختم نبوت کے عنوان پر تفصیلی کورس ہوا۔

تمام نشستوں میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت شیخوپورہ ننکانہ کے مبلغ مولانا فضل الرحمٰن منگلا نے لیکچر دیے، جماعت کا لٹریچر فری تقسیم ہوا۔ الحمدللہ کثیر تعداد میں لوگ مستفید ہوئے۔

درس ختم نبوت ملکہ ہانس

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام ۴/ستمبر ۲۰۲۲ء بعد نماز ظہر جامع مسجد فاروق اعظمؓ المعروف موہلانوالی مسجد درس ختم نبوت کی تقریب منعقد ہوئی صدارت مولانا محمد اویس نے فرمائی۔ تقریب سے مولانا عزیز الرحمٰن ثانی اور مولانا عبدالحکیم نعمانی نے خطاب کیا۔ مضافاتی علاقوں سے عوام نے بھرپور شرکت کی۔

ختم نبوت کانفرنس پاکپتن

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیراہتمام مورخہ ۴ر ستمبر ۲۰۲۲ء ظہر تا عصر جامع مسجد مدنی فرید نگر میں ایک عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ صدارت مولانا محمد یوسف محمودی نقشبندی نے کی۔ کانفرنس سے مولانا عزیز الرحمٰن ثانی، مولانا عبدالحکیم نعمانی، مولانا رشید احمد اور معروف خطیب مولانا قاری محمد یاسین خطیب کنگن پور اور دیگر علماء کرام نے خطابات کئے۔

تحفظ ختم نبوت کانفرنس ساہیوال

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ساہیوال کے زیراہتمام ۴ر ستمبر ۲۰۲۲ء کو بعد نماز مغرب ایک فقید المثال سالانہ ختم نبوت کانفرنس جامعہ رشیدیہ غلہ منڈی ساہیوال میں منعقد ہوئی۔ صدارت عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے نائب امیر مرکزیہ مولانا صاحبزادہ خواجہ عزیز احمد مدظلہ نے فرمائی جبکہ کانفرنس سے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے راہنما شاہین ختم نبوت مولانا اللہ وسایا، مولانا عزیز الرحمٰن ثانی لاہور، مولانا مفتی ظفر اقبال، مولانا عبدالحکیم نعمانی، مولانا کلیم اللہ رشیدی، مولانا قاری عبدالجبار، مولانا عتیق الرحمٰن ملتان، مولانا محمد سلمان معاویہ، مولانا محمد عابد، وفاق المدارس العربیہ پنجاب کے ناظم مولانا قاضی عبدالرشید راولپنڈی، جمعیت علماء اسلام کے مولانا صفی اللہ بھکر اور چوہدری ضیاء الحق کے علاوہ مفتی ذکاء اللہ، مولانا قاری شکیل احمد عثمان، مولانا محمد عمران اشرفی پیر جی عبدالباسط، قاری بشیر احمد، قاری عتیق الرحمٰن اور قاری ممتاز احمد کے علاوہ بیسیوں علماء کرام نے شرکت وخطاب کیا۔ نعتیہ کلام معروف ثناء خواں حضرت مولانا محمد شاہد عمران عارفی نے پیش فرمایا۔ مولانا مجیب الرحمٰن نے شہر بھر کے چوکوں اور نمایاں مقامات پر بڑے بڑے بینرز لگوائے۔

تحفظ ختم نبوت کانفرنس کمیر ضلع ساہیوال

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیراہتمام مورخہ ۵ر ستمبر کو جامع مسجد عثمانیہ اڈہ کمیر ساہیوال میں بعد نماز عشاء ایک عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ صدارت جامع مسجد کے خطیب مولانا ضیاء اللہ نے کی۔ نقابت مولانا محمد سلیم طارق کے سپرد تھی کانفرنس سے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی راہنما شاہین ختم نبوت مولانا اللہ وسایا، مولانا عتیق الرحمان ملتان، مولانا عبدالحکیم نعمانی، مولانا مفتی ظہور احمد اور مولانا محمد یوسف سمیت متعدد علماء کرام نے خطاب فرمایا۔

آل پارٹیز ختم نبوت سیمینار چیچہ وطنی

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیراہتمام ۷ر ستمبر دن دس بجے بلدیہ ہال چیچہ وطنی میں آل پارٹیز ختم

نبوت سیمینار منعقد ہوا۔ صدارت مولانا ریاض احمد نے کی۔ سیمینار سے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے راہنماؤں مولانا مفتی ظفر اقبال، مولانا عبدالحکیم نعمانی، مفتی محمد ساجد، مفتی عبیدالرحمٰن، مسلک اہلحدیث کے مولانا اکرم ربانی، بریلوی مکتب فکر کے علامہ غلام نبی معصومی مفتی ظہیر الدین بابر پیپلز پارٹی کے چوہدری خالد ندیم مسلم لیگ نون کے ضلعی نائب صدر حاجی محمد ایوب تحریک احساس کے حافظ سالم قاسمی انجمن تاجران کے حافظ بلال، پاکستان تحریک انصاف کے حافظ ساجد محمود، چوہدری ساجد بشیر، چیچہ وطنی پریس کلب کے چوہدری عبدالنعیم جٹ، ظفر اقبال انصاری، مدرسہ تجوید القرآن درس پیر جی کے پیر جی حفظ الرحمٰن رائے پوری جمعیت علماء اسلام کے مولانا عدیل ارشد مولانا عطاء الرحمٰن کے علاوہ مولانا عبدالہادی مولانا محمد حسان زاھد، قاری محمد شاھد اور مولانا مطیع الرحمٰن سمیت متعدد احباب نے شرکت وخطاب کیا۔ نقابت کے فرائض مولانا حبیب الرحمٰن ضیاء نے ادا کئے۔ مقررین نے ۱۹۷۴ء کی تحریک ختم نبوت پر روشنی ڈالی اور تحریک ختم نبوت کے تمام قائدین کو خراج تحسین پیش کیا۔

یوم تحفظ ختم نبوت کانفرنس جام پور

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع راجن پور کے زیر اہتمام ہر سال ۷ ستمبر کو جامعہ مسجد حنفی ماڈل ٹاؤن بازار جام پور میں ختم نبوت کانفرنس کا انعقاد کیا جاتا ہے۔ امسال بھی ۷ ستمبر ۲۰۲۲ء بعد نماز مغرب کانفرنس زیر صدارت الحاج قاری محمد منور مغل متولی جامع مسجد ہذا منعقد ہوئی۔ جس میں شیخ الحدیث مولانا محمد ابوبکر عبداللہ، مولانا سید اکبر شاہ بخاری اور مولانا محمد وسیم اسلم مبلغ عالمی مجلس ملتان کے بیانات ہوئے۔ کانفرنس کی نگرانی مولانا محمد اقبال مبلغ راجن پور وڈیرہ غازی خان نے کی جب کہ نقابت کے فرائض مقامی امیر مولانا محمد اقبال نے انجام دیئے۔ کانفرنس میں کثیر علماء کرام اور عوام الناس نے شرکت کی۔

تحفظ ختم نبوت ریلی لیہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت چوک اعظم کی جانب سے ۷ ستمبر ۱۹۷۴ قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کے تاریخ ساز دن کی مناسبت سے لیہ روڈ ہیرا اڈہ سے اور فتح پور روڈ سے فتح پور بائی پاس سے، صابر آباد سے گولہ اڈہ سے چوک تک ایک عظیم الشان ریلی کا انعقاد کیا گیا جس سے مولانا سمیع اللہ ربانی چوک اعظم، مولانا اکرم شہزاد جمعیۃ اہل حدیث، خطیب اسلام مولانا قاری کفایت اللہ سفیر امن لیہ، مولانا محمد ساجد مبلغ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے خطاب فرمائے۔ اس موقع پر علماء کرام نے قادیانی مصنوعات کے مکمل بائیکاٹ کے اپیل بھی کی،، مولانا محمد ساجد عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے قرارداد پیش کی۔ شرکاء ریلی نے ہاتھ

لہرا کر تائید کی، قادیانیوں کی اسلام دشمن سرگرمیوں کو روکا جائے۔ قادیانیوں کو کلیدی عہدوں سے ہٹایا جائے ملک بھر کی جیلوں میں موت کی سزا پانے والے گستاخان رسول کو فی الفور پھانسی دی جائے مطالبہ کیا کہ چک نمبر ۳۵۲ کے عدالتی سزا یافتہ گستاخ رسول امین ملعون کو پھانسی دی جائے مطالبہ کیا کہ آذر بائیجان کے قادیانی سفیر کی اسلام دشمن سرگرمیوں کی وجہ سے عہدہ سے الگ کیا جائے، آخر میں قادیانیوں کی مصنوعات اور شیزان کی مصنوعات کے بائیکاٹ کا مطالبہ کیا گیا شرکاء بینیرز اور کتبے اٹھا رکھے تھے۔ ہزاروں افراد نے شرکت کی، روڈ کی ایک جانب ٹریفک جاری رہی ایک جانب ریلی چلتی رہی، ریلی کے انتظامات کے لئے مولانا علی معاویہ اور قاری ابوبکر مدنی کی نگرانی میں علمائے چوک اعظم نے بھرپور محنت کی۔

تحفظ ختم نبوت کانفرنس ضلع کرک

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کرک کے زیر اہتمام سالانہ تحفظ ختم نبوت کانفرنس بسلسلہ یوم الفتح ضلع کرک کے تقریباً تمام ویلج کونسل سطح پر منعقد ہوئے۔ ویلج کونسل ترکی خیل ۴ ؍ستمبر بروز اتوار بعد از نماز ظہر منعقد ہوئی جس میں تلاوت قاری محمد آیاز، ہدیہ نعت قاری حنیف صاحب، سٹیج سیکرٹری امیر تحفظ ختم نبوت ویلج کونسل ترکی خیل حضرت مولانا محمد الیاس صاحب اور خصوصی خطاب ناظم تحفظ ختم نبوت کرک مفتی کرامت اللہ صاحب نے فرمایا۔ ویلج کونسل غنڈی میر خانخیل اور یونین کونسل پلوسہ سر میں کانفرنس ۷ ستمبر بروز بدھ بعد از نماز ظہر منعقد ہوا۔ غنڈی میر خانخیل میں خصوصی خطاب شیخ الحدیث حضرت مولانا سکندر یار صاحب نے فرمایا۔ یونین کونسل صابر آباد میں ۹ ؍ستمبر بعد از نماز جمعہ کانفرنس کا انعقاد ہوا۔ ۷ ؍ستمبر کو مختلف چوکس اور سڑکوں پر تحفظ ختم نبوت ریلیاں بھی نکالی گئی۔ (عبدالمتین خٹک)

ختم نبوت کانفرنس پیرمحل

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پیرمحل کے زیرِ اہتمام ۹ ؍ستمبر بروز جمعۃ المبارک بعد نمازِ عشاء العصر تعلیمی مرکز پیرمحل میں ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ جس کی صدارت پیر طریقت رہبر شریعت حضرت مولانا مفتی محمد شیراز امیر عالمی مجلس پیرمحل نے فرمائی، کانفرنس کا آغاز حضرت مولانا قاری عبیداللہ سرپرست عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پیرمحل نے تلاوتِ کلامِ پاک سے فرمایا، جناب ملک مبشر صائم علوی آف حاصل پور نے اپنے مسحور کن آواز میں اپنے ہی کلام سے ہدیہ نعت پیش فرمایا، حضرت مولانا پیر حبیب اللہ نقشبندی شیخ الحدیث معہد الفقیر جھنگ، حضرت مولانا غلام رسول دین پوری شیخ الحدیث مرکز ختم نبوت چناب نگر، حضرت مولانا توصیف احمد مبلغ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت چناب نگر کے بیانات ہوئے۔

ختم نبوت اجتماع بنوں

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام سالانہ ختم نبوت اجتماع ۱۰ ستمبر ۲۰۲۲ء کو بمقام حافظ جی مسجد بنوں میں منعقد ہوا۔ جس میں پورے ملک سے جید جید علمائے کرام کے علاوہ مولانا خان محمدؒ کے صاحبزادہ حضرت مولانا خواجہ عزیز احمد نائب امیر مرکزیہ ختم نبوت پاکستان، صوبائی امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حضرت مولانا مفتی محمد شہاب الدین پوپلزئی، مناظر ختم نبوت مولانا محمد راشد مدنی رحیم یار خان، مبلغ ختم نبوت مولانا محمد عابد کمال نوشہرہ، نواسہ شیخ التفسیر مولانا احمد علی لاہوریؒ مولانا قاری محمد اسلم نوشہرہ، مولانا مفتی اسعد محمود وزیر برائے مواصلات، زاہد اکرم خان دُرانی ڈپٹی سپیکر قومی اسمبلی کے علاوہ جنوبی اضلاع سے ڈیرہ اسماعیل خان، ٹانک، لکی مروت، شمالی وزیرستان، کرک، کوہاٹ سے کثیر تعداد میں علماء کرام نے شرکت فرمائی۔ اجتماع میں قادیانی مصنوعات کے بائیکاٹ کی ترغیب بھی دی گئی۔ (مفتی عظمت اللہ بنوں)

ختم نبوت کانفرنس میلسی

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت تحصیل میلسی ضلع وہاڑی کے زیر اہتمام ۱۳ر ستمبر ۲۰۲۲ء کو جامع مسجد فاروقیہ موضع خانپور میں تحفظ ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ جس میں مداح رسول جناب محمد نعیم قریشی نے نعتیہ کلام پیش کیا۔ امیر عالمی مجلس میلسی مولانا مفتی محمود احمد، مولانا قاضی عبدالخالق، مبلغ خانیوال مولانا عبدالستار گورمانی نے خطابات کئے۔ مولانا سمیع اللہ نے اختتامی دعا کرائی۔

ختم نبوت کانفرنس میلسی

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت میلسی کے زیر اہتمام ۱۴ر ستمبر ۲۰۲۲ء بعد نماز مغرب جامع مسجد عدالت والی میلسی میں عظیم الشان تحفظ ختم نبوت منعقد ہوئی۔ جس کی صدارت مولانا مفتی محمود احمد امیر مجلس میلسی، نگرانی قاری خلیل الرحمٰن، تلاوت قاری محمد وقاص، ہدیہ نعت حافظ محمد سفیان، محمد نعیم قریشی، رانا محمد عثمان قصوری نے کی۔ ضلعی مبلغ مولانا عبدالستار گورمانی، مولانا عتیق الرحمٰن ملتان، مفتی محمد شیراز پیر محل، شیخ الحدیث مولانا محمد یاسین، مولانا محمد یوسف شیخوپوری اور شاہین ختم نبوت مولانا اللہ وسایا کے بیانات ہوئے۔

ختم نبوت کانفرنس وہاڑی

۱۵ر ستمبر ۲۰۲۲ء بروز جمعرات باغ والی مسجد وہاڑی میں ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ جس میں تلاوت قاری محمد ابوبکر اور قاری سیف اللہ، نعتیہ کلام محمد ندیم قریشی، رانا محمد عثمان قصوری نے پیش کیا۔ ضلعی

مبلغ مولانا عبدالستار گورمانی، مولانا عتیق الرحمٰن، مولانا شبیر احمد عثمانی فیصل آباد اور شاہین ختم نبوت مولانا اللہ وسایا کے بیانات ہوئے۔ میزبانی کے فرائض انجمن خدام الاسلام جامع مسجد باغ والی نے ادا کئے۔

ختم نبوت کانفرنس میانی ضلع سرگودھا

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام ۱۷ستمبر۲۰۲۲ء عظیم الشان چھٹی سالانہ تحفظ ختم نبوت کانفرنس صاحبزادہ خواجہ خلیل احمد کی زیر صدارت منعقد ہوئی۔ کانفرنس کی سرپرستی قاری محمد عثمان اور قاری نثار احمد نے کی۔ تلاوت مولانا قاری عمیم الاحسان، نعت حافظ عبدالباسط حسانی، حافظ ظہیر احمد فاروقی نے پڑھی۔ کانفرنس میں مولانا مفتی محمد حسن لاہور، علامہ شبیر احمد عثمانی فیصل آباد، مولانا نور محمد ہزاروی امیر عالمی سرگودھا، مولانا محمد خالد عابد مبلغ عالمی مجلس ضلع سرگودھا کے بیانات پر مغز بیانات ہوئے۔ نقابت مولانا مفتی محمد رفیق نے کی۔ کانفرنس کے انتظامات کی نگرانی مولانا سربلند الرحمٰن اور مولانا محمد بلال نے کی۔ معززین کرام میں مولانا قاضی مطیع اللہ سعیدی، مولانا محبوب الحسن طاہر، مولانا ظفر بلال، چوہدری محمد ریاض قادری، ایم این اے ڈاکٹر محمد مختار سمیت جید علماء کرام نے بھرپور شرکت کی۔ حضرت خواجہ خلیل احمد مدظلہ کی دعا سے کانفرنس کا اختتام ہوا۔ عوام الناس میں لٹریچر بھی تقسیم کیا گیا۔

تحفظ ختم نبوت کانفرنس مانگامنڈی لاہور

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام یکم اکتوبر ۲۰۲۲ء کو مانگا منڈی میں ختم نبوت کانفرنس کا انعقاد کیا گیا جس میں ملک بھر سے تمام مسالک کے جید علمائے کرام مولانا مفتی محمد حسن، شاہین ختم نبوت مولانا اللہ وسایا، ممتاز اہلحدیث رہنما مولانا سید ضیاء اللہ شاہ بخاری، مولانا عزیز الرحمٰن ثانی، مفتی عبدالواحد قریشی، مولانا نور محمد ہزاروی، سید سلمان گیلانی، مولانا شاہ نواز فاروقی، رانا محمد عثمان قصوری، مولانا عبدالنعیم، حافظ عمر فاروق، قاری محمود الحسن، پیر محمد حسن ناصر، مولانا محمد حسین، مفتی محمد عاطف، مولانا قدرت اللہ عارف، مولانا عبدالعزیز، مفتی خلیل الرحمٰن، مولانا کلیم اللہ جمیل، مولانا محمد ارشد، مولانا احسان اللہ، مولانا عابد ارشاد، مولانا عبدالواجد، مولانا ابوبکر، مولانا محمد اقبال، مولانا فضل الرحمٰن، سید عبدالوہاب، مولانا زاہد محمود انجم، مولانا عتیق الرحمٰن، مولانا یاسر حنیف، مولانا عبدالعزیز فاروقی، مولانا محمد سفیان، مولانا خالد زبیر، مولانا نصر اللہ، مولانا براء حسن خان، پیر مسعود قادری، مفتی عمر فاروق کے علاوہ متعدد حضرات نے بیانات و شرکت کی۔ کانفرنس کے لئے وسیع و عریض میدان میں انتظامات کئے گئے تھے۔ جہاں پر کرسیوں کے ساتھ فرشی

نشستوں کا بھی اہتمام تھا۔ سکیورٹی کے انتظامات پولیس، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے بڑی تعداد میں رضا کار تعینات تھے۔ کانفرنس میں شرکاء کی آمد عصر کے وقت سے ہی شروع ہوئی اور رات گئے تک سلسلہ جاری رہا۔ کانفرنس میں ہزاروں کی تعداد میں لوگ شریک تھے۔

ختم نبوت کانفرنس دنیاپور

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیراہتمام ۳؍اکتوبر۲۰۲۲ء کو دنیاپور ضلع لودھراں میں سالانہ ختم نبوت کانفرنس کا انعقاد کیا گیا۔ کانفرنس کا آغاز مولانا عبدالرشید شاد کی تلاوت سے ہوا، مختلف علماء کرام کے بیانات ہوئے۔ مولانا اللہ وسایا نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ قادیانی آج اسلام قبول کرلیں تو ہمارے دوست بن جائیں گے عقیدہ ختم نبوت اور مقدس قوانین کا تحفظ کریں گے۔ شیزان سمیت تمام قادیانیوں کی مصنوعات کا مکمل بائیکاٹ کا وعدہ لیا۔ مولانا پیر خواجہ عبدالماجد صدیقی نقشبندی نے کہا کہ عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے خود آپ ﷺ کے خلیفہ اوّل حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے لشکر روانہ کیا قیامت کی صبح تک قادیانیوں کا تعاقب جاری رہے گا۔ مولانا علامہ پروفیسر عون محمد سعیدی، مولانا ضیاء اللہ شاہ بخاری نے کہا کہ عقیدہ ختم نبوت ہمارے ایمان کا حصہ ہے ہم ختم نبوت کی چوکیداری کرتے رہیں گے۔ نقابت کے فرائض مولانا طلحہ اشرف نے انجام دیئے۔ اس موقع پر مولانا محمد اسحاق ساقی، مولانا محمد ارشد، مولانا تیمور، مولانا عمر فاروق، مولانا تنویر، مولانا عتیق الرحمٰن ملتان، مولانا حفیظ الرحمٰن، مولانا حسین احمد، مولانا محمد امین، مولانا مختار احمد، مولانا ابراہیم، مولانا محمد احمد، مولانا احسان اللہ، مولانا عبداللطیف، مولانا سجاد، مولانا محمد حنیف، مولانا محمد طاہر، مولانا عبدالسلام، مولانا محمد یوسف، مولانا محمد یونس، مولانا سلیم اللہ سہوتہ، مولانا شاکر، قاری محمد اکرم، قاری ندیم آصف، قاری شفیق الرحمٰن، قاری خلیل الرحمٰن سمیت کثیر تعداد میں علماء طلباء عوام نے شرکت وخطابات کئے۔

ختم نبوت کانفرنس سنانواں

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیراہتمام ۵؍اکتوبر۲۰۲۲ء کو جامع مسجد المجاہد سنانواں میں ایک عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ جس کی صدارت حضرت مولانا پیر عبدالقیوم نے فرمائی، تلاوت کلام پاک قاری انوار الحسن، ہدیہ نعت اسماعیل طارق برادران نے پیش کیا۔ نقابت کے فرائض مولانا ارشاد حسین گرمانی نے انجام دیئے۔ جب کہ مولانا مفتی محمد راشد مدنی رحیم یار خان، مولانا حامد حسن اور مولانا شمس الدین شاہ کے بیانات ہوئے۔ آخر میں ضلعی مبلغ مولانا محمد ساجد نے قرار دادیں پیش کی۔ کانفرنس میں مقامی علمائے کرام کے علاوہ عوام الناس نے کثیر تعداد میں شرکت کی۔

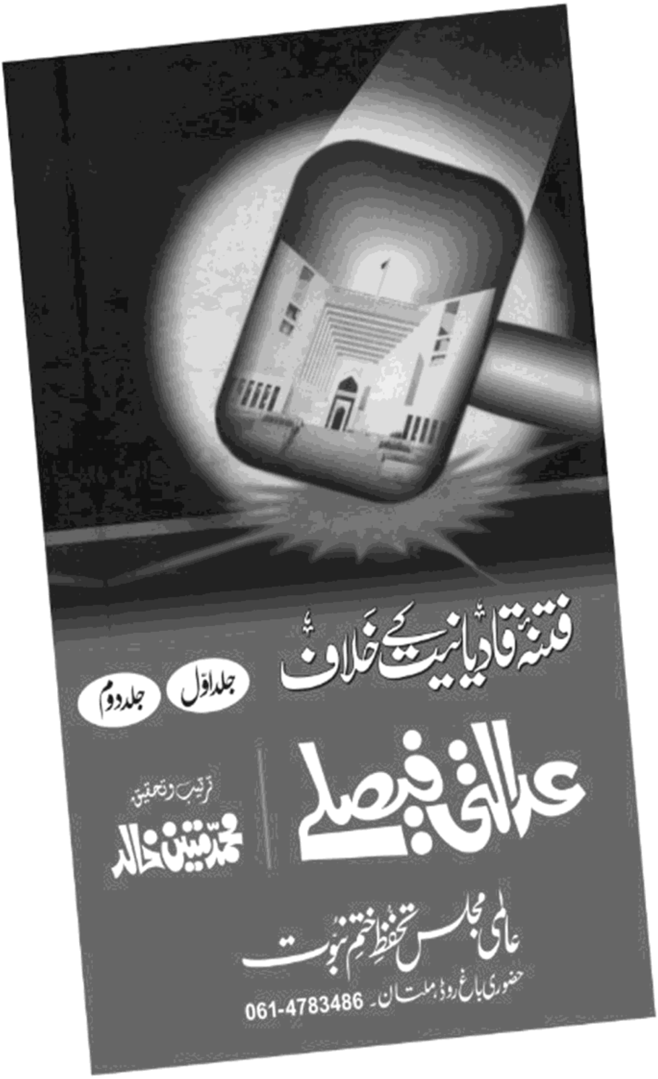
فتنہ قادیانیت کے خلاف
جلد اوّل
جلد دوم
عدالتی فیصلے
ترتیب وتحقیق
محمد متین خالد
عالمی مجلس تحفظِ ختمِ نبوت
حضوری باغ روڈ ملتان۔ 061-4783486

رعایتی قیمت مطبوعات عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان

نمبر شمار	نام کتاب	مصنف	رعایتی قیمت
1	قادیانی مذہب کا علمی محاسبہ	پروفیسر محمد الیاس برنیؒ	400
2	رئیس قادیان	ابوالقاسم مولانا محمد رفیق دلاوریؒ	300
3	ائمہ تلبیس	ابوالقاسم مولانا محمد رفیق دلاوریؒ	300
4	تحفہ قادیانیت (چھ جلدیں)	حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ	1200
5	فتنہ قادیانیت کے خلاف عدالتی فیصلے (2 جلدیں)	جناب محمد متین خالد صاحب	700
6	تحریک ختم نبوت (10 جلد مکمل سیٹ)	حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب	2500
7	مقدمہ بہاولپور مکمل سیٹ (تین جلدیں)	حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب	1000
8	محاسبہ قادیانیت. جلد نمبر 1 تا 20 (مزید جلدوں کی اشاعت جاری ہے)	متعدد حضرات کے مجموعہ رسائل	5100
9	قومی اسمبلی میں قادیانی مسئلہ پر بحث کی مصدقہ رپورٹ (5 جلدیں)	حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب	1000
10	قادیانی شبہات کے جوابات (کامل)	حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب	300
11	چمنستان ختم نبوت کے گلہائے رنگارنگ (5 جلدیں) مکمل سیٹ	حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب	1200
12	آئینہ قادیانیت	حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب	200
13	ایک ہفتہ شیخ الہندؒ کے دیس میں	حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب	130
14	قادیانیوں سے فیصلہ کن مناظرے	جناب محمد متین خالد صاحب	150
15	سیرت حضرت سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا	ابوالقاسم مولانا محمد رفیق دلاوریؒ	150
16	تذکرہ مجاہدین ختم نبوت	حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب	200
17	خطبات شاہین ختم نبوت (دو جلدیں)	مولانا محمد بلال، مولانا محمد یوسف ماما	400
18	اسلام اور قادیانیت ایک تقابلی مطالعہ	مولانا عبدالغنی پٹیالویؒ	150
19	مجموعہ رسائل (ردقادیانیت) (دو جلدیں)	رسائل اکابرین	400
20	قادیانیت کا تعاقب	مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ، مولانا قاضی احسان احمد	120
21	ختم نبوت کورس	مولانا مفتی مصطفیٰ عزیز صاحب	250

نوٹ: ..... عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت تبلیغی ادارہ ہے۔ تبلیغ کے نقطۂ نظر سے تقریباً لاگت پر کتب مہیا کی جاتی ہیں

ملنے کا پتہ:..... عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان ..... جامعہ عربیہ ختم نبوت مسلم کالونی چناب نگر ضلع چنیوٹ

MONTHLY LAULAK MULTAN REGD. Number M-108

قیمت فی شمارہ -/20 روپے
قیمت سالانہ -/240 روپے